



|--|

	No.		
ra	• ابليس كاطريقه واردات اس كى اپنى زبانى ٩	rir	• برنی کوایذ ادی گئی
77	• الله تعالى كے نافر مان جہنم كاليند هن ہيں	rim	• الله كے فیصلے امّل ہیں
77	• پېېلاامتخان اوراس ميں لغزش اوراس کاانجام	riy	• صرف الله تعالى كے نام كاذ بيحه حلال باقى سب حرام
141	• سفرارضی کے بارہ میں یہودی روایات	riy	
747	• نباس اور دازهی جمال وجلال	719	• مومن اور كا فركا تقابل جائزه
740	• ابلیس ہے بچنے کی تا کید	**	• بستیوں کے رکیس مراہ ہوجائیں تو تاہی کی علامت ہوتے ہیں
440	• جہالت اور طواف کعبہ	rrr	• جس پرانند کا کرم اس پیراه مدایت آسان
744	• برہنہ ہوکر طواف ممنوع قرار دے دیا گیا ِ	***	• قرآن کیم ہی صراط مثققیم کی تشریح ہے
247	• موت کی ساعت مطے شدہ ہےاورائل ہے	rrr	• يوم حشر
749	• الله يربهتان لكانے والاسب سے بروا ظالم ب	772	• سب سے بے نیازاللہ
14.	• کفارگی گرونوں میں طوق	771	• بدعت کا آغاز
14	ت بده رون ن رو ین رفت این جان بین	779	• نذرنیار
121	• الله تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل انسانی بس میں ہے!	- 174	• اولا د کے قاتل
t∠ ۵	• جنتیوںاوردوزخیوں میں مکالمہ	rr•	• مسائل ز كو ة اورعشر مظاهر قدرت
12.1	• جنت اور جہنم میں دیوارا وراعراف والے	***	• خودساخته حلال وحرام جہالت كاثمر ہے
141	• گفر کے ستون اوران کا حشر	٢٣٢	• الله تعالى كے مقرر كرده حلال وحرام
M	• آخری حقیقت جنت اور دوزخ کا مشامده	777	• مشرک ہُو یا کا فرتو بہ کر لے تو معاف!
ram	• تمام مظاہر قدرت اس کی شان کے مظہر ہیں	۲۳۸	• نبي اكرم عليه كي وصيتيس
11/	• نوح على السلام پركيا كزرى؟	١٣١	• تیبموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید
MA	• مودعليه السلام اوران كاروبي!	201	• شیطانی را میں فرقه سازی
r/\ 9	• قوم عاد كاباغياندروبي	rma	• قیامتاور بے بسی
794	• څمود کی قوم اوراس کاعبرت ناک انجام	17 2	• اہل بدعت گمراہ ہیں
44	• صالح عليه السلام ہلاكت كے اسباب كى نشاند بى كرتے ہيں	rai	• حجمو نے معبود غلط سہار ہے
192	• لوط عليه السلام كي بدنصيب قوم	tor	 الله کی رحمت الله کے غضب پر غالب ہے
799	• خطيب الانبياء شعيب عليه السلام	rap	• سابقه باغیول کی بستیوب کے کھنڈرات باعث عبرت ہیں
۳••	· • قومشعيب کي بداعماليان	104	• ابلیس آ دم علیه السلام اورسل آ دم
			•

وَلَوْ اَتَنَانَزَّلُنَا اللّهِمُ الْمَلَيْكَةَ وَكُلّمَهُمُ الْمَوْتَى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمَ كُلّ شَيْءٍ قَبُلاً مِنَا حَانُوا لِيُؤْمِنُوا اللّهِ اَنْ يَشَاءَ اللهُ وَلَا ثَلَ شَيْءٍ قَبُلاً مِنَا حَانُوا لِيُؤْمِنُوا اللّهِ اَنْ يَشَاءَ اللهُ وَلَا كُلّ شَيْءٍ قَبُلاً مِنَا حَانُوا لِيُؤْمِنُوا اللّهُ وَلَا ثَالِكُلُ ثَبِي عَدُوا شَيْطِيْنَ الْكَثَرَهُمُ وَيَجْهَلُونَ هُ وَكُولًا شَيْطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْجِى بَعْضُهُمْ إلى بَعْضِ ذُخُرُفَ الْقَولِ عُرُورًا الْإِنْسِ وَالْجِنِ يُوْجِى بَعْضُهُمْ إلى بَعْضِ ذُخُرُفَ الْقَولِ عُرُورًا الْإِنْسِ وَالْجِنِ يُوْجِى بَعْضُهُمْ إلى بَعْضِ ذُخُرُفَ الْقَولِ عُرُورًا وَلَا شَيْلُونَ هُ وَلَوْ شَاءَرَ تُلِكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ هُ وَلَوْ شَاءَرَ تُلِكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمُ وَمَا يَفْتَرُونَ هُ

اگرہم ان کے پاس فرشحے بھی اتارتے اور مرد ہے بھی ان ہے با تیں کرتے اور ہر چیز کوہم ان کے سامنے بھی لا کرجمع کر دیتے تو بھی یہ ایمان ندلاتے - ہاں یہ اور بات ہے کہ اللہ چاہے بلکہ ان میں کے اکثر نادانی کرتے ہیں O ای طرح ہم نے ہر ٹبی کے دشمن چند شریرانسانوں اور سرکش جنوں کو ہنا دیا ہے کہ دھو کہ دہی کی غرض سے ایک دوسرے کے کان میں چپٹی چپڑی با تیں پہنچاتے رہتے ہیں۔اگر تیرارب چاہتا تو یہ شیاطین ایسی حرکت ندکرتے -تو ان سے اور ان کی بہتان بازیوں

فرما تا ہے کہ بیکفار جوشمیں کھا کھا کرتم ہے کہتے ہیں کہا گرکوئی معجزہ وہ ود کچھ لیتے تو ضرورا یمان لے آتے۔ پیفلط کہتے ہیں۔ تمہیں ان کے ایمان لانے سے مایوس نہیں ہونا چاہئے - یہ کہتے ہیں کہ اگر فرشتے اتر تے تو ہم مان لیتے لیکن یہ بھی جھوٹ ہے - فرشتوں کے آجانے ر بھی اوران کے کہددیے سے بھی کہ بیرسول برحق ہیں' انہیں ایمان نصیب نہیں ہوگا - بیصرف ایمان ندلانے کے بہانے تراشتے ہیں کہ بھی کہددیتے ہیں اللہ کولے آ - بھی کہتے ہیں فرشتوں کولے آ - بھی کہتے ہیں اگلے نبیوں جیسے عجزے لے آ - یہ سب جحت بازی اور حیلے حوالے ہیں-دلوں میں تکبر بھراہوا ہے- زبان ہے سرکشی اور برائی ظاہر کرتے ہیں-اگر مرد ے بھی قبروں سے اٹھ کر آ جا کیں اور کہد یں کہ بیرسول برحق بین ان کے داوں پراس کا بھی کوئی اثر نہیں ہوگا۔ قُبُلاً کی دوسری قرات قَبُلاً ہے جس کے معنی مقابلے اور معائنہ کے ہوتے ہیں۔ ایک تول میں فُبُلاً کے معنی بھی یہی بیان کئے گئے ہیں- ہاں مجاہدٌ ہے مردی ہے کہاس کے معنی گروہ گروہ کے ہیں-ان کے سامنے اگر ایک ایک امت آ جاتی اوررسولوں کی صدافت کی گواہی دیتی تو بھی بیابیان ندلاتے مگریہ کداللہ چاہے اس لئے کہ ہدایت کا مالک وہی ہے نہ کہ ہیہ۔ وہ جسے چاہے ہدایت دے دے۔ وہ جوکرنا چاہے' کوئی اس سے پوچھنیں سکتااوروہ چونکہ حاکم کل ہے' ہرایک سے باز پرس کرسکتا ہے'وہ علیم و حکیم ہے- حاکم وغالب وقاہر ہے- اور آیت میں ہے إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتُ عَلَيْهِمُ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الخ العِيْ جن اوگوں ك ذمه کلمه هذاب ثابت ہو گیا ہے وہ تمام ترنشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان نہ لائمیں گے جب تک کہ المناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ ہر نبی کوایذادی گئی: 🌣 🌣 (آیت:۱۱۲) ارشاد ہوتا ہے کدا ہے نبی ﷺ آپ تنگ دل اور مغموم نہ ہوں جس طرح آپ کے زمانے کے م یکفارآپ کی دشمنی کرتے ہیں'ای طرح ہرنی کے زمانے کے کفاراپ اپنے نبیوں کے ساتھ دشمنی کرتے رہے ہیں' جیسے اورآیت میں تسلی ویتے ہوے فرمایا وَلَقَدُ کُذِّبَتُ رُسُلٌ مِّنُ قَبُلِكَ الْخُ ، تِجْھے پہلے کے پیغبروں کوبھی جھٹلایا گیا اُنہیں بھی ایذا کیں پہنچائی کئیں جس پرانہوں نے مبرکیا -اور آیت میں کہا گیا ہے کہ تجھ سے بھی وہی کہاجاتا ہے جو تجھ سے پہلے کے نبیوں کو کہا گیا تھا-تیرارب برسی مغفرت ہے اورساته بى المناك عذاب كرنے والا بھى ہے-اورآيت ميں وَكَذلِكَ جَعَلُنا لِكُلِّ نَبِيّ عَدُوًّا مِنَ الْمُحْرِمِينَ بم نے كَنهاروں

کو ہرنبی کا رحمن بنا دیا ہے۔ یہی بات ورقد بن نوفل نے آنخضرت علیہ ہے کہی تھی کہ آپ جیسی چیز جورسول بھی لے کر آیا'اس سے

وَلِتَصْغَى اِلَيْهِ آفَيْدَهُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُواْ مَاهُمُ مُمُقْتَرِفُونَ ١

بیصرف اس لئے کدان لوگوں کے دل ان باتوں کی طرف ماکل ہوجا کیں جوآخرت کونییں ماننے اور وہ انہیں پیند کرلیں اور جس عمل کے لائق یہ ہیں کرگذریں 🔾

عداوت كى كى - نبيول ك وتمن شريرانسان بھى موتے ہيں اور جنات بھى - عَدُوًّا سے بدل شيطينُنَ الْإِنْسِ وَالْحِنِ بے- انسانول ميں بھی شیطان ہیں اور جنوں میں بھی -حضرت ابوذررضی الله عندایک دن نماز پڑھ رہے تھاتو آنخضرت علیہ نے ان سے فرمایا کیاتم نے شیاطین انس وجن سے اللہ کی پناہ بھی مانگ لی؟ صحابیؓ نے یو چھا' کیاانسانوں میں بھی شیطان ہیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں- بیصدیث منقطع ہے- ایک اور روایت میں ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس مجلس میں آپ دیرینک تشریف فر مارہے- مجھ سے فر مانے لگئ ابوذرتم نے نماز بڑھ لی؟ میں نے کہایارسول اللہ ، نہیں بڑھی آپ نے فر مایا اٹھواوردورکعت اداکرلو-جب میں فارغ ہوکر آیا تو فرمانے لگ کیاتم نے انسانی و جناتی شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگی تھی؟ میں نے کہانہیں- کیا انسانوں میں بھی شیطان ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اوروہ جنوں کے شیطانوں سے بھی زیادہ شریر ہیں۔اس میں بھی انقطاع ہے۔

ا یک متصل روایت منداحمد میں مطول ہے-اس میں یہ بھی ہے کہ بیوا قعہ مجد کا ہے-اورروایت میں حضور ﷺ کااس فر مان کے بعد يه پڑھنا بھی مروی ہے کہ شَيْطِيُنَ الْإِنُسِ وَالْجِنِ يُوحِي بَعْضُهُمُ اِلَى بَعْضِ زُخُرُفَ الْقَوُلِ غُرُورً - الغرض بيحديث بهت سی سندوں سے مروی ہے جس سے قوت صحت کا فائدہ ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم عکر مدّ سے مروی ہے کہ انسانوں میں شیطان نہیں جنات کے شیطان ایک دوسرے سے کا نا پھوی کرتے ہیں آپ سے ریجی مروی ہے کہ انسانوں کے شیطان جوانسانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جنوں کے شیطان جوجنوں کو گمراہ کرتے ہیں جب آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے سے اپنی کارگز اری بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلال کواس طرح بہکایا - تو فلاں کواس طرح بہکایا ایک دوسرے کو گمراہی کے طریقے بتاتے ہیں - اس سے امام ابن جریرٌ تو یہ سمجھے ہیں کہ شیطان تو جنوں سے ہی ہوتے ہیں لیکن بعض انسانوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں' بعض جنات پر-توبی مطلب عکرمہ کے قول سے تو ظاہر ہے- ہاں سدگ کے قول میں متحمل ہے۔ ایک قول میں عکرمہ اورسدی دونوں سے بیمروی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں جنات کے شیاطین ہیں جوانہیں بہکاتے ہیں جیے انسانوں کے شیان جوانہیں بہکاتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کرمشورہ دیتے ہیں کداسے اس طرح بہکا – صحیح وہی ہے جوحضرت ابوذر والی حدیث میں او پر گذرا - عربی میں ہرسر کش شریر کوشیطان کہتے ہیں - سیح مسلم میں ہے کہ حضور نے سیاہ رنگ کے کتے کوشیطان فرمایا ہے اس کے معنی پیہوئے کہ وہ کتوں میں شیطان ہے واللہ اعلم-مجاہر فرماتے ہیں' کفار جن' کفار انسانوں کے کا نوں میں صور پھو نکتے رہتے ہیں۔عکرمة فرماتے ہیں میں مخارابن ابی عبید کے پاس گیا'اس نے میری بزی تعظیم و تکریم کی اپنے ہاں مہمان بنا کرتھ ہرایارات کو بھی شایدا پنے ہاں سلاتا کیکن مجھ سے اس نے کہا کہ جاؤلوگوں کو بچھ سناؤ میں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ ایک مخص نے مجھ سے بوچھا آپ وی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہاوی کی دوقتمیں ہیں ایک الله کی طرف سے جیسے فرمان ہے بِمَا آوُ حَیْناً اِلْیُكَ هذًا الْقُرُانَ اور دوسری وحی شيطانی جيے فرمان ہے شَيْطِيُنَ الْإِنُسِ وَالْحِنِ يُوحِيُ بَعُضُهُمُ إِلَى بَعُضِ الْخُ اتنا سَنْتَ بَى الوگ ميرے اوپر بل پڑے-قريب تعا کہ پکڑ کر مار پیٹ شروع کردیں' میں نے کہاارے بھائیوا بیتم میرے ساتھ کیا کرنے لگے؟ میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا اور میں تو تمہارامہمان ہوں چنانچےانہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ مختار ملعون لوگوں سے کہتا تھا کہ میرے پاس دحی آتی ہے۔اس کی بہن حضرت صفیہ حضرت

عبدالله بن عمر رضی الله عنه کے گھریس تھیں اور بڑی دیندار تھیں۔

جب حضرت عبدالله كومخاركا يقول معلوم مواتو آپ فرمايا وه محيك كهتا ب-قرآن مي بوال الشَّيْطِيْنَ لَيُو حُونَ إلَى اَوُلِیتِھے کم یعنی شیطان بھی اینے دوستوں کی طرف وحی لے جاتے ہیں- الغرض ایسے متکبر سرکش جنات وانس آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے بازی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ یبھی اللہ تعالیٰ کی قضا وقد راور جا ہت ومشیت ہے۔ وہ ان کی دجہ سے اپنے نبیوں کی اولوالعزی اپنے بندول کودکھا ویتا ہے۔ توان کی عداوت کا خیال بھی نہ کر-ان کا جموث تھے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا-تواللہ پر بھروسہ رکھ-ای پرتو کل کراوراینے کام اسے سونپ کر بے فکر ہوجا - وہ تجھے کافی ہےاوروہی تیرامددگارہے - بیلوگ جواس طرح کی خرافات کرتے ہیں کیے خس اس لئے کہ بے ایمانوں کے دل ان کی نگامیں اور ان کے کان ان کی طرف جمک جائیں۔ وہ ایسی باتوں کو پیند کریں۔ اس سے خوش ہو جائیں۔ پس ان کی باتیں وہی قبول کرتے ہیں جنہیں آخرت پرایمان نہیں ہوتا۔ ایسے داصل جہنم ہونے والے بہکے ہوئے لوگ ہی ان کی فضول اور چکنی چیڑی باتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ پھروہ کرتے ہیں جوان کے قابل ہے۔

أَفَغَيْرَ اللهِ أَبْتَغِي حَكِمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ الْيَكُمُ الْكِتْبَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينِ اتَّيْنَهُمُ الْكِتْبَ يَعْلَمُونَ آنَّهُ مُنَزَّلُ مُ هِن رَبِكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَرَ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿ وَتُمَّتُ كَلِمَتُ رَبِكَ صِدْقًا وَعَدُلًا لَا مُبَدِلَ لِكُلِمَتِهُ وَهُوَ السَّمِيعُ لَا

كيامين الله كيسواكس اوركوفيصلة كرنے والا تلاش كرون؟ حالا تكداى نے تفصيل واركتاب نازل فرمائى بجن لوگوں كوہم نے كتاب دے ركى بؤو بخوبي جانة ہیں کہ سے بلاشبہ تیرے رب کی طرف سے ہی حق کے ساتھ اتاری گئی ہے۔ پس توشک کرنے والوں میں سے نہ ہوتا ن تیرے رب کی بات صداقت وعدالت کے ساتھ کالل ہوگئ -اس کی ہاتوں کا بدلنے والا کوئی نہیں اور وہی سننے والا جانے والا ہے 🔾

الله کے فیصلے اتل ہیں: 🌣 🌣 (۱۱۳-۱۱۵) تھم ہوتا ہے کہ شرک جو کہ اللہ کے سواد وسروں کی پرستش کررہے ہیں ان سے کہد دیجئے کہ کیا میں آپس میں فیصلہ کرنے والا بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو تلاش کروں؟ اسی نے صاف کھلے فیصلے کرنے والی کتاب نازل فر مادی ہے۔ یہود و نصاری جوصاحب کتاب ہیں اور جن کے پاس اھلے نبیوں کی بشارتیں ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ قرآن کریم اللہ کی طرف ہے ت کے ساتھ نازل شدہ ہے- تخفی شکی لوگوں میں نہ لمنا جاہے- جیسے فرمان ہے فَاِنْ کُنُتَ فِی شَلْقٍ مِّمَّاۤ اَنُوَلُنَاۤ اِلْیُكَ الْخُ العِنْ ہم نے جو کچھوتی تیری طرف اتاری ہے اگر تخجے اس میں شک ہوتو جولوگ اگلی کتابیں پڑھتے ہیں تو ان سے بوچھ لے۔ یقین مان کہ تیرے رب کی جانب سے تیری طرف حق اتر چکا ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں نہ ہو۔ پیشرط ہےاور شرط کا واقع ہوتا کچھ ضروری نہیں۔ای لئے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا' نہیں شک کروں نہ کی ہے سوال کروں۔ تیرے دب کی باتیں صدافت میں پوری ہیں۔اس کا ہرتھم عدل ہے۔وہ اپنے تھم میں بھی عادل کے اور خبروں میں صادق ہے اور پی خبر صدافت پر بن ہے - جو خبریں اس نے دی ہیں ٔ وہ بلاشبہ درست ہیں اور جو تھم فر مایا ہے '

وہ سراسر عدل ہے۔ اور جس چیز سے روکا' وہ یکسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ جس چیز سے روکتا ہے' وہ برائی والی ہی ہوتی ہے۔ جیسے فرمان ہے یا اُمرُ ھُمُ بِالْمَعُووُ فِ وَیَنَہُ ہُمُ عَنِ الْمُنگرِ وہ انہیں بھلی باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ کوئی نہیں جواس کے فرمان کو بدل سکے۔ اس کے حکم اٹل ہیں۔ دنیا میں کیا اور آخرت میں کیا' اس کا کوئی حکم ٹل نہیں سکتا۔ اس کا تعاقب کوئی نہیں کرسکتا۔ وہ ایسے بندوں کی باتیں سنتا ہے اور ان کی حرکات وسکنات کو بخو بی جانتا ہے۔ ہرعامل کواس کے برے بھلے عمل کا بدلہ ضرور دے گا۔

وَإِنَ ثُطِعُ آخُنُرَ مَنَ فِي الْأَرْضِ يُضِلَّؤُكَ عَنَ سَبِيلِ اللهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّرِث وَإِنْ هُمْ اللَّا يَخُرُصُونَ ﴿ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ آعُلَمُ مَن يَضِلُ عَنَ سَبِيلِهُ وَهُوَ آعُلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿ سَبِيلِهُ وَهُوَ آعُلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿

د نیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر تو ان کے کہے پر چلے تو وہ مجھے راہ اللہ سے بعثکا دیں۔ وہ تو صرف گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اٹکل پچو با تیں ہی بناتے میں۔ تیرارب ہی انہیں بخو بی جانتا ہے جواس کی راہ سے بھٹکیے ہوئے ہیں۔ جوراہ راست پر ہیں انہیں بھی وہی خوب جانتا ہے O

بیکار خیالوں میں گرفتارلوگ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت:۱۱۱ –۱۱۱) الله تعالی خرویتا ہے کہ اکثر لوگ و نیا میں گراہ کن ہوتے ہیں - جیسے فرمان ہے وَ لَقَدُ ضَلَّ قَبُلَهُمُ اَکُثَرُ الْاَوَّلِینَ اور جگہ ہے وَ مَا اَکُثَرُ النَّاسِ وَ لَوُ حَرَصُتَ بِمُوْمِنِینَ گوتو حرص کر ہے کین اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں - پھر بیلوگ اپنی گراہی میں بھی کسی یقین پرنہیں صرف باطل گمان اور بیکار خیالوں کا شکار ہیں - انداز سے باتیں بنا لیتے ہیں - پھران کے پیچے ہو لیتے ہیں - خیالات کے پیرو ہیں - توہم پرتی میں گھرے ہوئے ہیں بیسب مثیت اللی ہے - وہ گراہوں کو بھی جانتا ہے اوران پر گمراہیاں آسان کر دیتا ہے - وہ راہ یافت لوگوں سے بھی واقف ہے اوران پر گمراہیاں آسان کر دیتا ہے - وہ راہ یافت لوگوں سے بھی واقف ہے اورانہیں ہما ہے آسان کر دیتا ہے - ہم شخص پروہی کام آسان ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے -

جس پرالله کانام لیا گیا ہوا ہے کھالیا کرواگرتم اس کی آیتوں پرائیان رکھنےوالے ہو 🔿 تنہیں کیا ہو گیا کہتم اسے ندکھاؤجس پراللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ جو چیزی تم

برحرام کی گئی ہیں' وہ کھول کھول کربیان ہوچکی ہیں بجزاس حالت کے کہتم ان چیزوں کی طرف بے بس کردیئے جاؤ۔ اکثر لوگ صرف اپنی خواہشوں کی بناپر بغیرعلم کے دوسروں کو بہکاتے رہتے ہیں۔ ہرایک حدے تجاوز کرنے والے کواللہ بخو بی جانتا ہے 🔾 کھلے چھیے ہرفتم کے گناہ چھوڑ دو- گنہگاریاں کرنے والوں کوان کی کی گنهگار بول کی سز ایقینا دی جائے گ

صرف الله تعالی کے نام کا ذبیحہ حلال باقی سب حرام: ﴿ ﴿ آیت: ١١٨-١١٩) عَلَم بیان ہور ہاہے کہ جس جانور کواللہ کا نام لے کر ذئح کیا جائے اسے کھالیا کرو-اس سےمعلوم ہوتا ہے کہ جس جانور کے ذئح کے وقت اللّٰد کا نام ندلیا گیا ہو'اس کا کھانا مباح نہیں- جیسے مشرکین ازخودمر گیا ہوا مردار جانور' بتوں اور تھالوں پر ذ کے کیا ہوا جانور کھالیا کرتے تھے۔کوئی وجہنہیں کہ جن حلال جانوروں کوشریعت کے تھم مےمطابق ذبح کیا جائے'اس کے کھانے میں حرج سمجھا جائے بالخصوص اس وقت کہ ہرحرام جانور کا بیان کھول کھول کر کر دیا گیا ہے-فصل کی دوسری قرات فصل ہے وہ حرام جانور کھانے منوع ہیں سوائے مجبوری اور سخت بے بسی کے کہ اس وقت جول جائے اس کے کھالینے کی اجازت ہے۔ پھر کا فروں کی زیادتی بیان ہورہی ہے کہوہ مردار جانورکواوران جانوروں کوجن پراللہ کے سوادوسروں کے نام لئے گئے ہوں حلال جانتے تھے۔ بیلوگ بلاعلم صرف خواہش ریسی کر کے دوسروں کو بھی راہ حق سے ہٹار ہے ہیں۔ایسوں کی افتر اپر دازی دروغ بافی اور زیادتی کواللہ بخوبی جانتاہے-

(آیت: ۱۲۰) ظاہری اور باطنی گناہوں کوترک کر دو-چھوٹے بڑے پوشیدہ اور ظاہر ہر گناہ کوچھوڑ و- نہ کھلی بدکارعورتوں کے ہاں جاؤ نہ چوری چھے بدکاریاں کرو محکم کھلا انعورتوں سے نکاح نہ کرو جوتم پرحرام کر دی گئی ہیں۔غرض ہر گناہ سے دوررہو- کیونکہ ہر بدکاری کا برابدلہ ہے-حضور سے سوال ہوا کہ گناہ کے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا'جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو نہ جا ہے کہ کسی کواس کی

وَلا تَأْكُلُوا مِمَّالَمْ يُذَكِّرِ السَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۖ وَإِنَّ لشَّيْطِيْنَ لَيُوْجُونَ إِلَى آوْلِيَ هِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَإِنْ آطَعْتُمُوْهُمْ اِتَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ١٠

جس پرنام الله نه لیا گیا ہؤاہے نہ کھاؤ۔اس کا کھانا کھلی نافر مانی ہے۔شیطان اپنے ڈھب کےلوگوں کے دلوں میں وسوے ڈالتے رہتے ہیں تا کہ وہ تم ہے کج بحثى كرير-ارتم نان كاكبامان لياتو تباريجى مشرك موني ميكونى شكنيس

سدھائے ہوئے کتوں کا شکار: 🌣 🏠 (آیت: ۱۲۱) یہی آیت ہے جس سے بعض علماء نے سیمجھا ہے کہ گوکسی مسلمان نے ہی ذبح کیا ہو کیکن اگر بوقت ذیج الله کا نام نہیں لیا تو اس ذبیحہ کا کھانا حرام ہے اس بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔ ایک تو وہی جو ندکور ہوا -خواہ جان بوجه كرالله كانام ندليا بويا بحول كر-اس كى دليل آيت فَكُلُوا مِمَّا آمُسَكُنَ عَلَيْكُمُ وَاذْكُرُو ااسُمَ اللَّهِ عَلَيْهِ بِيعِيْ جَس شكاركو تمبارے شکاری کتے روک رکھیں تم اسے کھالواوراللہ کا نام اس پراو-اس آیت میں اس کی تاکید کی اور فرمایا کہ بیکھلی نافر مانی ہے یعنی اس کا کھانا - یا غیراللد کے نام پرذئ کرنا - احادیث میں بھی شکار کے اور ذبیجہ کے متعلق حکم وارد ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جب تواپے سدھائے ہوئے کتے کواللہ کا نام لے کرچھوڑ ئے جس جانور کو وہ تیرے لئے پکڑ کرروک لئے تواسے کھالے-اور حدیث میں ہے جو چیزخون بہاوے

اوراللد کا نام بھی اس پرلیا گیا ہوا سے کھالیا کرو- جنوں سے حضور نے فر مایا تھا'تمہارے لئے ہروہ بڈی غذا ہے جس پراللہ کا نام لیا جائے - عید
کی قربانی کے متعلق آپ کا ارشاد مروی ہے کہ جس نے نمازعید پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کرلیا'وہ اس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرلے اور
جس نے قربانی نہیں کی وہ ہمارے ساتھ عید کی نماز پڑھے پھر اللہ کا نام لے کراپی قربانی کے جانور کو ذبح کرے چندلوگوں نے حضور سے
پوچھا کہ بعض نوسلم ہمیں گوشت دیتے ہیں - کیا خبر انہوں نے ان جانوروں کے ذبح کرنے کے وقت اللہ کا نام بھی لیا یانہیں؟ تو آپ نے
فرمایا'تم ان پراللہ کا نام لواور کھالو۔

ابن عباس کا تول ہے مراداس سے مردار جانور ہے جوائی موت آپ مرگیا ہو۔ اس ندہب کی تائید ابوداؤد کی ایک مرسل حدیث سے بھی ہوسکتی ہے جس میں حضور کا فرمان ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اس نے اللہ کا نام لیا ہو یا نہ لیا ہو یکونکہ اگر وہ لیتا تو اللہ کا نام بی الیتا ۔ اس کی مضبوطی داقطنی کی اس روایت ہے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ، جب مسلمان فرنج کرے اور اللہ کا نام ند ذکر کر بے تو کھالیا کرو کیونکہ مسلمان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس فرجب کی دلیل میں وہ حدیث بھی چیش ہوسکتی ہے جو پہلے بیان ہوچک ہے کہ نومسلموں کے ذبیحہ کھانے کی جس میں دونوں احتمال سے آپ نے اجازت دی۔ تو آگر بسم اللہ کا کہنا شرطاور لازم ہوتا تو حضور شخصیت کی نومسلموں کے ذبیحہ کھانے کی جس میں دونوں احتمال سے آپ نے اجازت دی۔ تو آگر بسم اللہ کا کہنا شرطاور لازم ہوتا تو حضور شخصیت کرنے کا حکم دیتے ۔ تیسرا قول بیہ ہے کہا گر بسم اللہ کہنا ہوقت ذرئ بھول گیا ہے تو ذبیح حلال ہے اورا گرقصد آئیس کہی تو حلال نہیں۔ ہدائی میں وہ اور مشائل کھا ہے کہ امام شافعی سے پہلے ہمی بہت ہا تھا ہے خوا ف تھے۔ چنا نچہ او پر جود وسرا نہ جب بیان ہوا ہے کہ ہم اللہ پڑھنا شرط نہیں بلکہ متحب ہے۔ امام شافعی سے جو ای اور ایک روایت میں امام احترکا اور امام مالی کا اور ایک روایت میں امام احترکا اور امام مالی کا اور احترام ہے۔ پھرا جما کا دعوی کرنا کیے درست ہو کہا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس معرف کا کور کی کرنا کے درست ہو کہا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس معرف کا دور ایک روایت میں امام احترکا اور اس سے اختلاف ہے۔ پھرا جماع کا دعوی کرنا کیے درست ہو کہا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس معرف کا دور کہا کہ کیا سے اختلاف ہے۔ پھرا جماع کا دعوی کرنا کیے درست ہو

سكتاب-والثداعلم-

امام ابوجعفر بن جریر دحمته الله علیه فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے بوقت ذبح بسم اللہ بھول کرند کیے جانے پر بھی ذبیح ترام کہا ہے انہوں نے اور دلائل سے اس صدیث کی بھی مخالفت کی ہے کہرسول اللہ عظاق نے فرمایا مسلم کواس کا نام بی کافی ہے۔ اگروہ ذیج کے وقت اللہ کا نام ذكركرنا بهول كيا توالله كانام كاوركها لي-بيرهديث بيهي مين بيكين اس كامرفوع روايت كرنا خطاب اوربيخطامعقل بن عبدالله خرزمي کی ہے۔ ہیں تو سیج مسلم کے راویوں میں سے مگر سعید بن منصور اور عبد الله بن زبیر حمیری اسے عبد الله بن عباس سے موقوف روایت کرتے ہیں-بقول امام بیمٹی پیروایت سب سے زیادہ تیجے ہے۔ شععی اور محد بن سیرین اس جانور کا کھانا کمروہ جانتے تھے جس پراللہ کا نام نہ لیا گیا ہو-گوبھول سے ہی رہ گیا ہو- ظاہر ہے کہ سلف کراہت کا اطلاق حرمت پر کرتے تھے- واللہ اعلم- ہاں یہ یا در ہے کہ امام ابن جر بڑکا قاعدہ یہ ہے کہ وہ ان دوایک تولوں کوکوئی چیز نہیں سجھتے جوجمہور کے مخالف ہوں اور اسے اجماع شار کرتے ہیں۔ واللہ الموفق – امام حسن بصری رحمته اللہ علیہ سے ایک شخص نے مسلم یو چھا کہ میرے پاس بہت سے پرند ذیح شدہ آئے ہیں۔ان میں سے بعض کے ذیح کے وقت بسم الله پرهی گئ ہاوربعض پر بھول سے رہ گئی ہےاورسب خلط ملط ہو گئے ہیں۔ آپ نے فتوی دیا کسب کھالو۔ پھر محد بن سیری سے یہی سوال ہواتو آپ نے فر مایا جن پراللہ کا ذکر نام نہیں کیا گیا انہیں نہ کھاؤ-اس تیسرے مذہب کی دلیل میں بیحدیث بھی پیش کی جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا' الله تعالیٰ نے میری امت کی خطا کو بھول کو اورجس کام پرزبردتی کی جائے' اس کومعاف فرمادیا ہے۔ کیکن اس میں ضعف ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک مختص نبی سلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہایارسول اللہ تتا ہے تو ہم میں سے کوئی مختص ذبح کرے اور بسم اللہ کہنا بھول جائے؟ آپ نے فرمایا' اللہ کا نام ہرمسلمان کی زبان پر ہے (یعنی وہ حلال ہے) لیکن اس کی اسناد ضیعف ہے۔ مروان بن سالم ابوعبداللہ شامی اس جدیث کاراوی ہے اوران پر بہت سے آئم نے جرح کی ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے اس مسئلہ پرایک مستقل کتاب تکھی ہے۔اس میں تمام مذاہب اوران کے دائل وغیر اتفصیل سے لکھے ہیں اور پوری بحث کی ہے۔ بظاہر دلیلوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ذیح کے وقت بسم اللد كہنا ضرورى ہے-ليكن اگر كسى مسلمان كى زبان سے جلدى ميں يا بھولے سے ياكسى اور وجه سے ند فطے اور ذبح ہو گيا تو وہ حرام نہيں ہوتا (واللداعلم مترجم) عام الل علم تو كہتے ہيں كه اس آيت كاكوئى حصه منسوخ نہيں كيكن بعض حضرات كہتے ہيں اس ميں اہل كتاب كے ذبيحہ کاستھنا کرلیا گیا ہے اوران کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھالینا ہمارے ہاں حلال ہے۔تو گووہ اپنی اصطلاح میں اسے ننخ ہے تعبیر کریں لیکن دراصل بدا یک مخصوص صورت ہے-

پھرفر مایا کہ شیطان اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب کہا گیا کہ مختار گمان کرتا ہے کہ اس کے پاس وحی آتی ہے تو آپ نے اس آتی سے کہ تا ہے۔ شیطان بھی اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ اور روایت میں ہے کہ اس وقت مختار جج کو آیا ہوا تھا۔ ابن عباس آئے اس جواب سے کہ وہ سچا ہے' اس مخض کو بخت تجب ہوا۔ اس وقت آپ نے تفصیل بیان فر بائی کہ ایک تو اللہ کی وحی جو آئے خضرت کی طرف آئی اور ایک شیطانی وحی ہے جو شیطان کے دوستوں کی طرف آئی ہے۔ شیطانی وسی اس کے کہ اس کے کہ اس کہ بیان فر بائی کہ ایک تو اللہ کا اور بیان فر مایا کہ وہ بیاتھ وساوس کو لے کر نظر شیطان اللہ والوں سے جھڑ تے ہیں۔ چنا نچے یہود یوں نے آئے خضرت تعلیق سے کہا کہ بیکیا اندھیر ہے؟ کہ ہم اپنے ہاتھ سے مارا ہوا جانور تو کھائیں اور جے اللہ مارد سے بینی اپنی موت آپ مرجائے اسے نہ کھا کیں؟ اس پر ایک آیت اتری اور بیان فر مایا کہ وجہ صلت اللہ کے نام کا ذکر ہے۔ لیکن ہے بیدقعہ فورطلب۔ اولا اس وجہ سے کہ یہود کی ازخود مرے ہوئے جانور کا کھانا طلال نہیں جانے تھے صلت اللہ کے نام کا ذکر ہے۔ لیکن ہے بیدقعہ فورطلب۔ اولا اس وجہ سے کہ یہود کی ازخود مرے ہوئے جانور کا کھانا طلال نہیں جانے تھے

دوسرے اس وجہ سے بھی کہ یہودی تو مدینے میں تھے اور یہ پوری سورت مکہ میں اتری ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ حدیث ترفدی میں مروی ہے طبرانی
میں ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد کہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہوا سے کھا لو اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہوا سے نہ کا اس نے
میں ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد کہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہوا سے کھا لو اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہوا ہونے کی
قریشیوں سے کہلوا بھیجا کہ آنخصرت عظیمتے ہے وہ جھڑیں اور کہیں کہ جسے تم اپنی چھری سے ذرج کرؤوہ تو حلال اور جسے اللہ تعالی سونے کی
چھری سے خود ذرج کرے وہ حرام؟ یعنی میت ازخود مراہوا جانور - اس پر بیر آیت اتری - پس شیاطین سے مراد فاری ہیں اور ان کے اولیاء قریش ہیں - اور بھی اس طرح کی بہت کی روایتیں کئی ایک سندوں سے مروی ہیں لیکن کسی میں بھی یہود کا ذکر نہیں -

پی سے کے فرج کی کے کونکہ آیت کی ہے اور یہود مدینے بیل تھے اور اس لئے بھی کہ یہودی خودمردارخوار نہ تھے۔ ابن عباس فریاتے ہیں جھے تم نے ذریج کیا 'میتو وہ ہے جس پراللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ مشر کین قریش فارسیوں سے خطو کتابت کررہے تھے اور دومیوں کے خلاف انہیں مشور سے اور امداد کہنچاتھے اور فاری قریشیوں سے خطو کتابت رکھتے تھے اور آن مخضرت کی خلاف انہیں اکساتے اور ان کی امداد کرتے تھے۔ ای میں انہوں نے مشر کین کی طرف پیاعتراض بھی بھیجا تھا اور مشر کین نے صحابہ سے خلاف انہیں اکساتے اور ان کی امداد کرتے تھے۔ اس پر بیآ بت اتری۔ پھر فرمایا 'اگر تم نے ان کی تابعد اری کی تو تم مشرک ہوجاؤ کی اعتراض کیا اور بعض صحابہ کے دل میں بھی بیات کھی ۔ اس پر بیآ بت اتری۔ پھر فرمایا 'اگر تم نے ان کی تابعد اری کی تو تم مشرک ہوجاؤ کے تھے اور فرمان کے خلاف دوسرے کی مان لی اور یہی شرک ہے کہ اللہ کے قول کے مقابل دوسرے کا قول مان لیا چنا نچہ قرآن کر کی میں ہے اِنت حکول اُرک کہنا نا جہا کہ حضور اُنہوں نے ان کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے حرام کو طل کی ماور کہا اور انہوں نے ان کا کہنا مانا۔ بھی عبادت ہے۔

آوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَآخِيَنْهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا يَّمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهُ فِي الظَّلُمُتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰ لِكَ النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهُ فِي الظِّلُمُتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰ لِكَ النَّاسِ كَمَانُونَ فَي الظَّلُمُتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰ لِكَ النَّاسِ فَا النَّاسِ فَي النَّاسِ فَا النَّاسُ فَا النَّاسُ فَا النَّاسِ فَا النَّاسِ فَا النَّاسُ فَا النَّاسِ فَا النَّاسُ النَّاسُ النَّاسِ فَا النَّاسِ فَا النَّاسُ اللَّاسِ فَا النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّالِ النَّاسُ النِّلَالِ النَّاسُ الْمُنْ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُلُولُ النَّاسُ النَّاسُلُولُ النَّاسُ النَّاسُلُولُ الْمُنَاسُلُولُ الْمُنْسُلُ اللَّاسُ الْمُنْ الْمُنْسُلُمُ النَّاس

کیاایک وہ مخض جومردہ تھا' پھرہم نے اسے زندہ کردیااورا سے ایک نورعطافر مایا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چل پھرر ہاہے مثل اس مخض کے ہے جس کی حالت یہ موکدوہ اندھیریوں میں گھر اہواہوجس نے نکل نہیں سکتا ۔ ٹھیک ای طرح کا فروں کے لئے ان کے اعمال خوبصورت کردیئے گئے ہیں 🔾

مؤمن اور کا فرکا تقابلی جائزہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۲) مؤمن اور کا فرک مثال بیان ہورہی ہے۔ ایک تو وہ جو پہلے مردہ تھا بعنی کفرو گراہی کی حالت میں جیران وسرگشتہ تھا۔ اللہ نے اسے زندہ کیا' ایمان و ہدایت بخشی۔ اتباع رسول کا چہکا دیا۔ قرآن جیسا نورعطا فرمایا جس کے منور احکام کی روشنی میں وہ اپنی زندگی گزارتا ہے۔ اسلام کی نورانیت اس کے دل مین رچ گئی ہے دوسراوہ جو جہالت و صلالت کی تاریکیوں میں گھر ا ہوا ہے جوان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ کیا بیدونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ اس طرح مسلم و کا فرمیں بھی تفاوت ہے۔ نوروظلمت کا فرق اورایمان و کفر کا فرق طاہر ہے اورا آیت میں ہے اللّٰہ وَلِی الّٰذِینَ امّنُوا اللّٰ ایمان داروں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کرنور کی طرف لاتا ہے اور کا فران و کے دلی طاغوت ہیں جو انہیں نور سے ہٹا کراندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہ ابدی جہنمی ہیں۔ اورا آیت میں ہے اَفْمَن یَّمُشِی مُرکِبًا عَلَی وَ جُھِه یعنی خمیدہ قامت والا میرھی راہ چلنے والا اور سید ھے قامت والا سیدھی

راہ چلنے والا کیا برابر ہے؟ اور آیت میں ہے ان دونوں فرقوں کی مثال اندھے بہرے اور سنتے دیکھتے کی طرح ہے کہ دونوں میں فرق نمایاں ہے افسوس چربھی تم عبرت حاصل نہیں کرتے اور جگہ فرمان ہے اندھا اور بینا 'اندھیرا اور روشیٰ سایہ اور دھوپ' زندے اور مردے برابر نہیں۔ اللہ جسے چاہے سنا دے لیکن تو قبر والوں کو سنانہیں سکتا۔ تو تو صرف آگاہ کر دینے والا ہے۔ اور بھی آیتیں اس مضمون کی بہت می ہیں۔ اس سورت کے شروع میں ظلمات اور نور کا ذکر تھا۔ اس مناسبت سے یہاں بھی مومن اور کا فرک یہی مثال بیان فرمائی گئی۔

بعض کہتے ہیں مراداس سے وہ خاص معین شخص ہیں جیسے حضرت عمر بن خطاب رہنی اللہ عنہ کہ یہ پہلے گمراہ تھے۔اللہ نے انہیں اسلای زندگی بخشی اورانہیں نورعطافر مایا جے لے کرلوگوں میں چلتے پھرتے ہیں۔اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمار بن یا سررضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ظلمات میں جو پھنسا ہوا ہے اس سے مراد ابوجہل ہے۔ صبحے یہی ہے کہ آ بت عام ہے۔ ہرموئن اور کافر کی مثال ہے۔ کافروں کی نگاہ میں ان کی اپنی جہالت و صلالت اسی طرح آ راستہ و پیراستہ کر کے دکھائی جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قضا وقد رہے کہ وہ اپنی ہرائیوں کو ہی اچھائیاں جھتے ہیں۔مند کی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کر کے پھر اپنا نوران پر ڈالا 'جے اس نور کا حصہ ملا اس نے دنیا میں آ کرراہ پائی اور جو وہاں محروم رہا 'وہ یہاں بھی بہکا ہی رہا۔ جیسے فر مان ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جاتا ہے۔اور جیسے فرمان ہے اور جیسے فرمان ہے اندھا اور دیکھا اور اندھیرا اور روشنی برابرنہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَافِي كُلِ قَرْيَةٍ أَكْبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ الآبِانَفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿ وَإِذَا جَاءَتُهُمْ ايَةٌ قَالُوْا لَنْ نَوْمِنَ حَتَّى نُوْتِي مِثْلَ مَا اوْتِي رُسُلُ اللهِ أَلَّهُ اعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنِ لَا الْحَرِمُوْا صَعَارُ عِنْدَاللهِ وَعَذَابٌ شَدِيدًا بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُونَ ﴾ الجُرَمُوْا صَعَارُ عِنْدَاللهِ وَعَذَابٌ شَدِيدًا بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴾

بستیوں کے رئیس گراہ ہوجا کیں تو تاہی کی علامت ہوتے ہیں: ہی ہے ہی (آیت:۱۲۳-۱۲۳) ان آیتوں میں بھی اللہ تعالی نے اپنی کی تسکین فرما تا ہے اور ساتھ ہی کفار کو ہوشیار کرتا ہے۔ فرما تا ہے کہ جیسے آپ کی اس بستی میں رؤسائے کفر موجود ہیں جو دوسروں کو بھی دین برق سے روکتے ہیں اس طرح ہر پیغیبر کے زمانے میں اس کی بستی میں کفر کے ستون اور مرکز رہے ہیں لیکن آخر کا روہ غارت اور تباہ ہوتے ہیں اور نتیجہ ہمیشہ نبیوں کا ہی اچھار ہتا ہے۔ جیسے فرمایا کہ ہرنی کے دشمن ان کے زمانے کے گنبگا درہے۔ اور آیت میں ہے ہم جب کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے رئیسوں کو کچھ کم احکام دیتے ہیں جس میں وہ تھلم کھلا ہماری نا فرمانی کرتے ہیں۔ پس اطاعت سے گریز کرنے پرعذابوں میں گھر جاتے ہیں۔ وہاں کے شریر لوگ اوج پر آجاتے ہیں کھر بستی ہلاک ہوتی ہے اور قسمت کا ان مٹ کھا سامنے آجا تا ہے۔

کے دوش پر ہوگا جیسے فرمان ہے وَ لَیک حِملُنَّ اَتُفَالَهُم مَّعَ اَتُفَالَهُم لیعن اپ ہوجھ کے ساتھان کے بوجھ بھی ڈھو کیں گے۔ جن کو ہے کملی کے ساتھان کے بہا کایا تھا۔ جب کوئی نشان اور دلیل دیکھتے ہیں تو کہد سے ہیں کہ کچھ بھی ہو جب تک اللہ کا پیغام فرشتے کی معرفت خود ہمیں نہ آئے ہم تو باور کرنے والے نہیں۔ کہا کرتے تھے کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں ہوتے ؟ اللہ ہمیں اپنادیدار کیوں نہیں وکھا تا؟ حالا نکمہ رسالت کے ستحق کی اصلی جگہ کواللہ ہی جانتا ہے۔ ان کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ ان دونوں بستیوں میں سے کسی ہورے رئیس پریقر آن کیوں

نہیں اترا؟ جس کے جواب میں اللہ عزوجل نے فرمایا' کیا تیرے رب کی رحت کے تقسیم کرنے والے وہ ہیں؟ پس کھے یا طائف کے کسی رئیس پرقر آن کے نازل نہ ہونے سے وہ آنخضرت کی تحقیر کا ارادہ کرتے تھے اور بیصرف ضداور تکبر کی بنا پر تھا-جیسے فرمان ہے کہ تجھے دیکھتے ہی بیلوگ مذاق اڑاتے ہیں اور کہددیتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتا ہے؟ بیہ

تیسے مران ہے لہ جے دیکھے ہی بیوں مذال ازائے ہیں اور اہددیتے ہیں لہ ایا ہی ہے جومہارے مبودوں فاذ بر ایا برتا ہے ہیں لوگ ذکر رحمٰن کے منکر ہیں۔ کہا کرتے تھے کہ اچھا بہی ہیں جنہیں اللہ نے اپنارسول بنایا ؟ نتیجہ یہ ہوا کہ ان سخر وں کا مسخر اپن انہی پر الٹا پڑا۔
انہیں ماننا ہی پڑاتھا کہ آپ شریف النب ہیں۔ آپ سے اور امین ہیں۔ یہاں تک کہ نبوت سے پہلے قوم کی طرف سے آپ کوامین کا خطاب ملاتھا۔ ابوسفیان جسے ان کا قریشیوں کے مردار نے بھی دربار ہر قل میں بھی حضور کے عالی نب ہونے اور سے ہونے کی شہادت دی تھی۔ جس ملاتھا۔ ابوسفیان جسے شاہ روم نے حضور کی صدافت طہارت نبوت وغیرہ کو مان لیا تھا۔ مند کی حدیث میں ہے مضور گراتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اولا دابرا ہم میں سے شاہ روم نے حضور گرائے ہیں اللہ تعالیٰ نے اولا دابرا ہم میں سے بھے۔ سے اساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا سے بنو ہاشم میں سے بھے۔ سے اساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا کے بہند کی اس میں ہے ہوں کی در بی کر اس کی اس میں سے بھو کہ میں کہ در کہ تنہ سے سے اساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا کے بین در میں سے بنو ہاشم میں سے بھے۔ سے اساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا کے بین در میں سے بنو ہاشم میں سے بھو کہ میں کہ دور کا در اساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیا کو پہند فر میں سے بنو ہاشم میں سے بھو کہ میں کہ دور کہ میں کہ میں کہ کر بین کر میاں کا ایسان کی بھونے کی در کہ ان کہ میں کر اس کر اس کی گئی کر اس کر اس

سے شاہ روم نے حضورگی صدافت طہارت نبوت وغیرہ کو مان لیا تھا۔ مندکی حدیث میں ہے حضور گرماتے ہیں اللہ تعالی نے اولا داہرا ہیم سے جھے۔

سے اساعیل کو پہند فر مایا۔ اولا داساعیل سے بنو کنانہ کو پہند فر مایا۔ بنو کنانہ سے قریش کی اور بنو ہاشم میں سے جھے۔
فرمان ہے کہ کیے بعد دیگر سے قرنوں میں سے سب سے بہتر زمانے میں پیٹمبر بنایا گیا۔ ایک مرتبہ جبکہ آپ کولوگوں کی بعض ہی ہوئی ہاتیں قرمان ہے کہ کہ کے بعد دیگر سے قرنوں میں سے سب سے بہتر زمانے میں پٹنجیں تو آپ منبر پر تشریف لائے اور لوگوں سے بوچھا میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں مجر بہتر حصہ تھا عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالی نے اپنی تمام گلوق میں مجھے بہتر بنایا ہے۔ گلوق کو جب دو حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان دونوں میں جو بہتر حصہ تھا اس میں کیا 'کھر قبیلوں کی تقسیم کے دونت مجھے سب سے بہتر قبیلو میں کیا۔ پھر جب گھر داریوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے اچھے گھر انے میں بنایا۔ پس میں گھر انے کے اعتبار سے اور ذات کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔ صلوات اللہ وسلام علیہ۔ حضرت جرئیل نے ایک مرتبہ بنایا۔ پس میں گھر انے کا عتبار سے اور ذات کے اعتبار سے تم مسب سے بہتر ہوں۔ صلوات اللہ وسلام علیہ تی) مندا حمد میں ہے اللہ تعالی نے سے فرمایا میں نے تمام مشرق و مغرب ٹول لیا لیکن آپ سے زیادہ افضل کی کونہیں پایا (حاکم بیبق) منداحہ میں ہے اللہ تعالی نے سے نبر دل کے دلوں کود کے معا اور سب سے بہتر دل والے نے بندوں کے دلوں کود کے معا اور سب سے بہتر دل والے نہیں نا پار حاکم بیبق کی مدون کی تھوں کونہیں پایا (حاکم بیبق) مندادہ میں ہے بہتر دل والے نہ بندوں کے دلوں کود کے معا اور سب سے بہتر دل والے نے بندوں کے دلوں کود کے معا اور سب سے بہتر دل والے کو بیات کونہیں پایا (حاکم بیبق) میں دلوں کو کو اور سب سے بہتر دل والے کو بیات کونوں کونوں

اصحاب رسولؑ یائے۔ پس حضور کواپنا خاص چیدہ رسولؑ بنایا اور اصحابؑ کوآ پ کا وزیر بنایا جوآ پ کے دین کے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ پس سے

مسلمان جس چیز کوبہتر سمجھیں' وہ اللہ وصدۂ لاٹریک کے نزدیک بھی بہتر ہے اور جے یہ براسمجھیں' وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے۔ ایک باہر کے خص نے حصرت عبداللہ بن عباس کوم جد کے دروازے ہے آتا ہواد کھے کرمرعوب ہو کرلوگوں سے بوچھا' بیکون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ رسول کریم ﷺ کے چچا کے لاکے حصرت عبداللہ بن عباس ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تو ان کے منہ سے بے ساختہ بیآ یت نکلی کہ نبوت کی جگہ کو اللہ بی بخو بی جانتا ہے۔

پھر فرما تا ہے کہ جولوگ اس عظیم الثان نی کی نبوت میں شک وشہ کررہے ہیں'اطاعت سے منہ پھیررہے ہیں'انہیں اللہ کے سامنے قیامت کے دن ہوی ذات ہوگی۔ جیسے فرمان ہے کہ جو قیامت کے دن ہوی ذات ہوائی ہوگی۔ جیسے فرمان ہے کہ جو لوگ میری عبادت ہے تی چراتے ہیں'و و ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جائیں گے۔ انہیں ان کے مکر کی سز ااور سخت سزا ملے گی۔ چونکہ مکاروں کی چالیں خفیہ اور ہلکی ہوتی ہیں'اس کے بدلے میں عذاب علانے اور سخت ہوں گے۔ بیاللہ کاظلم نہیں بلکہ ان کا بچرا بدلہ ہے۔ اس دن ساری چھی عیاریاں کھل جائیں گی حضور گاار شاد ہے کہ ہر بدع ہدکی راہوں کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈ الہراتا ہوگا اور اعلان ہوتا ہوگا کہ میہ فلال بن غداری ہے۔ پس اس دنیا کی بوشیدگی اس طرح قیامت کے دن فلا ہر ہوگی۔ اللہ ہمیں بچائے۔

فَمَنَ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهَدِيَهُ يَشْرَحُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَاهِ وَمَن يُرِدُ آن يُضِلَّهُ يَجْعَلُ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَانَّمَا يَصَّعَدُ فِي السَّمَاءِ كَذَٰ لِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ ۞

جس کی ہدایت کا ارادہ اللہ کا ہوتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہےاور جے وہ گمراہ کرنا چا ہتا ہے اس کے سینے کوا تنا بھیا ہوااور ننگ کردیتا ہے کہ گویا اسے 7 سان پرچڑ ھناپڑ رہا ہے-اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے دلول پر پھٹکا راور نجاست ڈال دیتا ہے جویفتین نہیں کرتے O

جس پراللہ کا کرم اس پراہ ہدایت آسان: ہے ہے اللہ صدر آیت: ۱۲۵ اللہ کا دادہ جے ہدایت کرنے کا ہوتا ہے اس پر نیک کے داست آسان ہوجاتے ہیں جیسے فرمان ہے اَفَمَنُ شَرَحَ اللّٰهُ صَدُرةً لِلْإِسُلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورِ مِّنُ رَّبِهِ الْحُ یعنی اللہ ان کے سینے اسلام کی طرف کھول ویتا ہے اور آئیس اپنا نور عطا فرماتا ہے۔ اور آیت میں ہے فرمایا وَلکِنَّ اللّٰهُ حَبَّبَ اِلْیَکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیْنَهُ فِی طرف کھول ویتا ہے اور آئیس اپنا نور عطا فرماتا ہے۔ اور آیت میں ہے فرمایا وَلکِنَّ اللّٰهُ حَبَّبَ اِلْیَکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیْنَهُ فِی عَلَیْ اِیْکُمُ الله این این اور افرمائی کی عجب پریا کر دی۔ اور استے تہارے دلوں میں کراہیت ڈال دی۔ یک لوگ راہ یافۃ اور نیک بخت ہیں۔ این عباس فرماتے ہیں اس کا دل ایمان وتو حید کی طرف کشادہ ہوجاتا ہے۔ حضور عظیم ہو سے سوال ہوا کہ سب سے زیادہ دانا کون ساموس ہے فرمایا سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ کی جانب سے میں کراہیت کی ایک اس کے دل میں ایک نور ڈال دیا جاتا ہے جس سے اس کا سینہ کھل جاتا ہے۔ لوگوں نے اس کی نشانی دریافت کی تو فرمایا جنت کی طرف جھکنا اور اس کی جانب رغبت کا مل رکھنا اور دنیا کے فریب سے بھا گنا اور الگ ہونا اور موت کے آئے نے پہلے تیاریاں کرنا ضَیقاً کی ایک قرات ضَیقاً بھی ہے۔ حَرَجًا کی دوسری خرباً جاتھی ہے بین گنہا کہ ۔ یا دونوں کے ایک بی معنی لین تک جو ہدایت کے لئے نہ کھلے اور ایمان اس میں جگہ نہ پائے۔ ایک مرتبا یک بار شین میں بڑ در ایف ہونا ہے۔ ایک مرتبا کی بار سے میں دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہیا گیں درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کہا ہا تو میں ایک کہا ہے ایک درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں ایک میں در فرت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہیں درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں ایک میں دیافت فرمایا تو اس نے کہا ہیا گیں۔ درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کہا ہیا تو اس کے کہا ہے اس کی جانب ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہوت کی ہوت کے ہیں کہا ہے۔ ایک درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہیں دونوں کے ایک درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہیں دونوں کے ایک دو میں کیا ہوتا ہوں کے کہا ہے۔ ایک دو میاں کیا کہا ہوں کے کہا ہوں کیا کہا گیا گور کیا گور کے کہا ہوں کیا گیا گور کور کیا گیا گور کیا گیا گیا گیا گیا گیا گور کیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گیا گور کیا گیا گو

نہ تو چروا ہے جاتے ہیں نہ جانور نہ وحشی- آپ نے فرمایا کی ہے ایسا ہی منافق کا دل ہوتا ہے کہ اس میں کوئی بھلائی جگہ پاتی ہی نہیں-ابن عبال كا قول ہے كماسلام باوجود آسان اور كشاده ہونے كے اسے تخت اور تنگ معلوم ہوتا ہے۔خود قر آن ميں ہے وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمُ فِي الدِّيُنِ مِنُ حَرَج اللّذ فِتهار ب مِن مِن كُونَي تَكَي نهيں كئى -ليكن منافق كاشكى دل اس نعمت سے محروم رہتا ہے-اسے الدالا الله کا اقرارا یک مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ جیسی کسی پرآسان کی چڑھائی مشکل ہو۔ جیسے وہ اس کے بس کی بات نہیں۔اس طرح توحید وایمان بھی اس کے قبضے سے باہر ہیں۔ پس مردہ دل والے بھی بھی اسلام قبول نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ تعالی ہے ایمانوں پر شیطان مقرر کر دیتا ہے جوانہیں بہکاتے رہتے ہیں اور خیرسے ان کے دل کو تک کرتے رہتے ہیں۔ نخوست ان پر برتی رہتی ہے اور عذاب ان پر اتر آتے ہیں۔

وَهٰذَاصِرَاطُ رَبِّكِ مُسَتَقِيًّا ۚ قَدْفَصَلْنَ الْايْتِ لِقَوْمِ تِنَّذِكُرُونَ۞ لَهُمُ وَارُالسَّالْمِ عِنْدَرَبِّهِ مُ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

تیرے رب کی سیدھی راہ یہی ہے۔ جولوگ غور وفکر کرتے ہیں ان کے لئے تو ہم اپنی آیتی تفصیل واربیان کر بچلے ہیں 🔾 ان کے لئے ان کے رب کے ہاں امن دامان کا گھرہے-وہی ان کا کارساز ہے بہسیب ان اعمال کے جووہ کرتے رہے 🔾

قرآن علیم ہی صراط متنقیم کی تشریح ہے: ﴿ ﴿ آیت ١٢١-١٢) مراہوں کا طریقہ بیان فرما کرا ہے اس دین حق کی نسبت فرما تا ہے کہ سیدھی اور صاف راہ جو بے روک اللہ کی طرف پہنچا دے کہی ہے-مُستَقِیدًا کا نصب حالیت کی وجہ سے ہے- پس شرع محمدی کلام باری تعالیٰ ہی راہ راست ہے چنانچے حدیث میں بھی قرآن کی صفت میں کہا گیا ہے کہ اللہ کی سیدھی راہ 'اللہ کی مضبوط رسی اور حکمت والا ذکر یمی ہے (ملاحظہ ہوتر فدی مندوغیرہ) جنہیں اللہ کی جانب سے عقل وہم وعمل دیا گیا ہے ان کے سامنے تو وضاحت کے ساتھ اللہ کی آیتیں آ چکیں-ان ایمانداروں کے لئے اللہ کے ہاں جنت ہے- جیسے کہ بیسلامتی کی راہ یہاں چلے ویسے ہی قیامت کے دن سلامتی کا گھر انہیں ملے گا – وہی سلامتیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ان کا کارساز اور دلی دوست ہے۔ حافظ و ناصر موید ومولیٰ ان کا وہی ہے۔ ان کے نیک اعمال کا بدله بدپاک گھر ہوگا جہال ہیشکی ہےاور یکسرراحت واطمینان سروراورخوثی ہی خوشی ہے۔

وَيَوْمَ رَيَحْشُرُهُمْ مَجَيْعًا الْمَعْشَرَالْجِنِّ قَدِالْسَتَكُنَّرُتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيَوْهُمُ مِ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ قَبَلَغْنَا لَجَلَنَا الَّذِي اَجَّلْتَ اَجَلَنَا الَّذِي آجِّلْتَ لَنَا ْ قَالَ النَّارُ مَثْوْبَكُمْ خُلِدِيْنَ فِيهَا إِلَّامَا شَاءَ اللَّهُ ۖ إِنَّ رَبِّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿ وَكَذَٰ لِكَ ثُوَلِّي بَغْضَ الطَّلِمِينَ بَغْضًا أَبِمَا كَانُوْلِ يَكْسِبُونَ ١١٠ عُ

جس دن وہ ان سب کوجمع کرےگا-اے جنو! تم نے بی آ دم میں ہے اپنی جماعت بہت بزی کر کی تھی- ان کے دوست انسان کہیں گے کہ اے ہمارے پرور دگار ہم ایک دوسرے سے فائدے اٹھاتے رہے اور جو وفت تونے ہمارے لئے مقرر کردیا تھا'اس وعدے تک ہم پہنچ گئے۔ فرمائے گائم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جہاں تم ہمیشہ رہوگے۔آگے جواللہ کی مرخی - تیرار ب حکمت وعلم والا ہے 🔾 ای طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنادیتے ہیں بہسبب اس کے جود ہ کرتے رہے 🔾

یوم حشر: ہنہ ہنہ (آیت: ۱۲۸) وہ دن بھی قریب ہے جبکہ اللہ تعالی ان سب کوجی کرےگا۔ جنات انسان عابہ معبود سب ایک میدان میں کھڑے ہوں گے۔ اس وقت جنات سے ارشاد ہوگا کہ تم نے انسانوں کو خوب ہم کا یا اور ورغلا یا۔ انسانوں کو یا و دلا یا جائے گا کہ میں نے تو تہمیں پہلے ہی کہد ویا تھا کہ شیطان کی نہ مانتا۔ وہ تمہارا و تمن ہے۔ میر کی ہی عبادت کرتے رہنا۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ لیکن تم نے بچھ سے کا مذہ یا اور شیطانی راگ میں آگے۔ اس وقت جنات کے دوست انسان جواب ویں گے کہ ہاں انہوں نے تھم دیا اور ہم نے عمل کیا۔ دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے اور فاکدہ حاصل کرتے رہے۔ جا ہلیت کے ذمانہ میں جو مسافر کہیں اثر تا تو کہتا کہ اس وادی کے بڑے جن کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں سے جنات کو بھی فاکدہ مین پنجا تھا کہ وہ اپنے آپ کو ان کے سردار بچھنے لگے تھے۔ موت کے وقت تک یہی حالت رہی ۔ اس وقت انہیں کہا جائے گا کہ اچھا اب بھی تم ساتھ ہی جہنم میں جاؤ۔ و جی ہمیشہ پڑے رہنا۔ یہ انسٹناء جو ہے وہ وہ راجع ہے برزخ کی طرف۔ بعض کہتے ہیں دنیا کی مدت کی طرف۔ اس کا پورا بیان سورہ ہود کی آیت خلائی فیڈھا مَا دَامَتِ السَّمُونُ وَ الْاَرُصُ الَّا مَا مَا مَا اللَّمُونُ وَ کَا فیصلہ ہیں کرسکا۔ مَا شیاء رہنے کا فیصلہ ہیں کرسکا۔ میاشاء رَبُّ کی قضیر میں آئے گا ان شاء اللہ اس آیہ سے معلوم ہور ہا ہے کہ کوئی کی کے لئے جنت دوز خ کا فیصلہ ہیں کرسکا۔ سب مشیت رب پرموقوف ہے۔

ہم مزاج ہی دوست ہوتے ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۹) لوگوں کی دوستیاں اعمال پر ہوتی ہیں۔مومن کا دل مومن ہے، ہوگاہ ہو ہو ہمیں کا ہم مزاج ہی دوست ہوتے ہیں؛ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۹) لوگوں کی دوستیاں اعمال پر ہوتی ہیں۔مومن کا دل ہو اور کیا ہم مزار ہوں کا نام ہیں۔ اس ہواور کیسا ہی ہواور کا فرکا فرکا فرکا ہم ہیں ہواور کا فرکا فرکا ہم ہیں ہواور کا فرکا ہم ہیں ہواور کا فرکا ہم ہیں ہواور کا فرکا ہم ہیں ہواور کیا ہم ہیں ہواور کا ایک مطلب ہے ہی ہے کہ اس طرح کے بعد دیگر نے تمام کفار جہنم میں جھونک دیئے جا کیں گے۔ مالک بن دینار کہتے ہیں میں نے زبور میں پڑھا ہے اللہ تعالی فرما تا ہے میں منافقوں سے انتقام منافقوں کے ساتھ ہی لوں گا۔ پھر سب سے ہی انتقام لوں گا۔ کہتے ہیں میں نے ذبور میں پڑھا کہ جن اور ظالم انس ۔ پھر اس کی تقد ایق قرآن کی مندرجہ بالا آیت ہے بھی ہوتی ہے کہم ولی بنا کیں گے بعض ظالموں کو بعض ظالموں کا بعنی ظالم جن اور ظالم انس ۔ پھر آپ نے آیت وَ مَنُ یَّعُشُ عَنُ ذِ کُرِ الرَّ حُمْنِ کی تلاوت کی اور فرما یا کہم سرکش جنوں کو سرکش انسانوں پر مسلط کردیں گے۔ ایک مرفوع صدیث میں ہے جو ظالم کی مدرکرے گا اللہ ای کواس پر مسلط کردے گا۔ کسی شاع کا قول ہے

وما من يدالا يد الله فوقها وما ظالم الاسيبلي بظالم

یعنی ہر ہاتھ ہرطاقت پراللہ کا ہاتھ اور اللہ کی طاقت بالا ہے اور ہرظالم دوسرے ظالم کے پنج میں مجینے والا ہے-مطلب آیت کا میہ ہم نے جس طرح ان نقصان یا فتہ انسانوں کے دوست ان بہکانے والے جنوں کو بنا دیا 'ای طرح ظالموں کے بعض کو بعض کا ولی بنا دیے ہیں اور بعض بعض سے ہلاک ہوتے ہیں اور ہم ان کے ظلم وسرکٹی اور بعناوت کا بدلہ بعض سے بلاک ہوتے ہیں۔

لِمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُ يَاتِكُمْ رُسُلُّ مِّنْكُمْ يَقْصُونَ عَلَيْكُمْ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّمْ يَاتِكُمْ رُسُلُّ مِّنْكُمْ لَقَالُوا شَهِدُنَا عَلَىٰ الْخِيْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ لِهَذَا فَالُولُ شَهِدُنَا عَلَىٰ الْفُسِنَا وَغَرَّتُهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمُ كَانُوا ضَعْدَنَ هُو الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمُ كَانُوا كَانُوا صَالِحَانَ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ وَاعْلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اللَّهُمُ كَانُوا صَالِحَانِ اللَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ النَّهُمُ كَانُوا صَالِحَانِ اللَّهُ اللَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ النَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَ وَشَهِدُوا عَلَىٰ الْفُلُولُ اللَّهُمُ الْحَيْقُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْعُلْمُ الْمُؤْمِدُ الْعُلْمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُومُ الْمُؤْمِ الْمُ

ا بنول اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس خودتم میں ہے ہی رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے میری آ بیتی تلاوت کرتے تھے اور تمہیں اس دن کی

ملاقات سے ہوشیار کررے تھے۔سب کہیں گے کہ ہاں ہم خودا پنے او پرگواہ ہیں۔ انہیں حیات دنیا نے دھوکے میں ڈال دیا اورا پنے کا فرہونے کی گواہی خودانہوں

جن اور انسان اور پاواش عمل: ہم ہم آر آیت: ۱۳۰) ہے اور سرزنش اور ڈائٹ ڈپٹ ہے جوقیا مت کے دن اللہ کی طرف سے انسانوں اور جنوں کو ہوگا ۔ ان سے سوال ہوگا کہ کیا تم میں سے ہی تہمارے پاس میرے بھیجے ہوئے رسول نہیں آئے تھے۔ یہ یا در ہے کہ رسول کل کے کل افسان ہی تھے۔ کوئی جن رسول نہیں ہوا۔ انکہ سلف خلف کا ند بہ یہی ہے۔ جنات میں نیک لوگ جنوں کوئیکی کی تعلیم کرتے تھے۔ بدی سے روکتے تھے کیکن رسول صرف انسانوں میں سے ہی آئے رہے۔ خاک بن مزاحم سے ایک روایت مروی ہے کہ جنات میں بھی رسول ہوتے ہیں اور ان کی دلیل ایک تو یہ ہے۔ سو یہ کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ اس میں صراحت نہیں اور یہ آیت تو بالکل و لی ہی ہی جیسے مَرَ بَ ہِن اور ان کی دلیل ایک تو یہ منافی کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ اس میں صراحت نہیں اور یہ آیت تو بالکل و لی ہی ہی جیسے مَرَ بَ اللّٰهُ وُلُو وَ الْمَرَ جَانُ اللّٰہُ تَک کی آئیتں۔ صاف ظاہر ہے کہ موتی مرجان صرف کھاری پانی کے سمندروں میں تھے موتیوں کا فکنا پایا جاتا ہے کہ ان کی جنس میں سے موتیوں کا فکنا پایا جاتا ہے کہ ان کی جنس میں سے مراد یہی ہے۔

اس طرح اس آیت میں مراد جنوں انسانوں کی جنس میں سے ہے نہ کدان دونوں میں سے ہرایک میں سے اور رسولوں کے صرف انسان ہی ہونے کی دلیل اِنَّا اَوُ حَیْنَا اِلْیُکَ سے بَعُدَ الرُّسُلِ تک کی آیتیں اور وَ جَعَلْنَا فِی ذُرِّیَّتِهِ النَّبُوَّ ، وَالْکِتْبِ پُس ثابت ہوتا ہے کھل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نبوت کا انحصار آپ ہی کی اولا دمیں ہور ہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس انوکھی بات کا قائل ایک بھی نہیں کہ آپ سے پہلے نبی ہوتے تصاور پھران میں سے نبوت چھین لی گئی۔

اور آیت اس سے بھی صاف ہے۔فرمان ہے و مَآ اَرُ سَلُنَا قَبُلَكَ مِنَ الْمُرُ سَلِیْنَ اِلَّا اِنَّهُمُ لَیَا کُلُونَ الطَّعَامَ وَ یَمُشُونَ فِی الْاَسُواقِ یعنی تجھ ہے بہلے جینے رسول ہم نے بھیج سب کھانا کھاتے تھاور بازاروں میں آتے جاتے تھے۔اور آیت میں ہاوراس نے یہ سکتہ بالکُل صاف کر دیا ہے فرما تا ہے و مَآ اَرُ سَلُنَا مِنُ قَبُلِكَ اِلَّا رِحَالًا نُّوْحِیِّ اِلْیُهِمُ مِّنُ اَهُلِ الْقُرٰی یعنی تجھ ہے پہلے ہم نے مردول کو ہی بھیجا ہے جوشہروں کے ہی تھے جن کی طرف ہم نے اپنی وی نازل فرمائی تھی۔ چنانچ جنات کا بہی قول قرآن میں موجود ہے وَادُصَرَفُنَآ اِلَیُكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ الْحُجْبَہِ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف پھیرا جوقرآن سنتے رہے۔جب من چکو والیس اپنی قوم کے پاس گئے اور انہیں آگاہ کرتے ہوئے کہ نے کئے کہ ہم نے موقی کے بعد کی نازل شدہ کتاب بن جوا ہے ہے پہلے کی کتابوں کی تھدین کرتی ہے اور راہ حق دکھاتی ہے اور صراط متعقم کی رہبری کرتی ہے۔ پستم سب اللہ کی طرف وعوت دینے والے کی مانو اور اس پر ایک لاؤ تا کہ اللہ کو عالی والے ہیں المناک عذابول سے بچائے۔اللہ کی طرف سے جو پکارنے والا ہے اس کی نہ مانے والے اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے نہ اس کے سے باللہ کو عاجر نہیں کر سکتے نہ اس کے سوالیا کوئی اور کارساز اور والی پا سے بی اے اللہ کو عاجر نہیں کر سکتے نہ اس کے سوالیا کوئی اور کارساز اور والی پا سے بی اے اللہ کو عاجر نہیں کر سکتے نہ اس کے سوالیا کوئی اور کارساز اور والی پا سکتے ہیں بلکہ ایسے گوگی گراہی میں ہیں۔

تر مذی وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ اس موقعہ پر جنات کورسول اللہ ﷺ نے سورہ الرحمٰن پڑھ کر سنائی تھی جس میں ایک آیت سَنَفُرُ نُح لَکُمُ اَیُّهُ النَّقَالِ الْح ہے بعنی اے جنوانسانو ہم صرف تہاری ہی طرف تمام تر توجہ کرنے کے لئے عنقریب فارغ ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جمٹلار ہے ہو؟ الغرض انسانوں اور جنوں کواس آیت میں نبیوں کے ان میں سے بھیجنے میں بطور خطاب کے شامل کرلیا ہے ورندرسول سب انسان ہی ہوتے ہیں۔ نبیوں کا کام یہی رہا کہ وہ اللہ کی آئیتیں سنا کمیں اور قیامت کے دن سے ڈرا کمیں۔ اس سوال کے جواب میں سب کہیں گے کہ ہاں ہمیں اقر ارہے تیرے رسول ہمارے پاس آئے اور تیرا کلام بھی پہنچایا اور اس دن سے بھی متنبہ کردیا تھا۔ پھر جناب باری فرما تا ہے انہوں نے دنیا کی زندگی دھو کے میں گزاری-رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔ مجزوں کی مخالفت کرتے رہے۔ دنیا کی آ رائش پر جان دیتے رہ گئے۔ شہوت پر تی میں پڑے رہے۔ قیامت کے دن اپنی زبانوں سے اپنے کفر کا اقر ارکریں گے کہ ہاں بے شک ہم نے نبیوں کی نہیں مانی - صلوات اللہ وسلام علیہم

لَّذَلِكَ آنَ لَمْ يَكُنُ رَّبُكَ مُهُلِكَ الْقُرَى بِظُلْمِ وَآهُلُهَا عُفِلُونَ ﴿ وَآهُلُهَا عُفِلُونَ ﴿ وَمَا رَبُّكَ بِخَافِلِ عُفِلُونَ ﴿ وَمَا رَبُّكَ بِخَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿ وَمَا رَبُّكَ بِخَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴾

ییاس لئے کہ تیراربظلم کے ساتھ کی نبی کواس حال میں کہ وہ غافل ہوں کہلاک کرنے والانہیں ○ مرفخص کے لئے اس کے انمال کے بدلے کے درجے ہیں۔ تیرا ربان کے اعمال سے غافل نہیں ○

وَرَبُّكَ الْعَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ 'إِنْ يَشَا يُدُهِبَكُمُ وَيَسْتَخْلِفُ مِنْ بَعْدِكُمُ مِسَايَشَاءُ كَمَّ النَّشَاكُمُ مِّن دُرِّيَةِ قَوْمٍ مِنْ بَعْدِكُمُ مِسَايَشَاءُ كَمَّ النَّشَاكُمُ مِّن دُرِّيَةِ قَوْمٍ الْحَرِيْنَ فَهِ إِنَّ مَا تُوْعَدُونَ لَاتٍ وَمَّا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فَ الْحَرِيْنَ فَهُ إِنِّ مَا تُوْعَدُونَ لَاتِ وَمَّا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فَ الْحَرِيْنَ فَالْمُونَ فَا لَكُولُ لَا يُقَوْمِ اعْمَالُوا عَلَى مَكَانَتِكُمُ النِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ النَّهُ لا يُفْلِحُ الظّلِمُونَ فَ لَهُ لَكُولُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ النَّهُ لا يُفْلِحُ الظّلِمُونَ فَ لَهُ عَلَيْهُ الدَّارِ النَّهُ لا يُفْلِحُ الظّلِمُونَ فَ لَهُ عَلَمُونَ الْمَافِينَ فَي السَّالِ اللَّهُ الدَّارِ النَّهُ لا يُفْلِحُ الظّلِمُونَ فَي الْعَلَيْمُ الطَّلِمُونَ فَي الْعَلَيْ اللَّالِ اللَّهُ الدَّالِ اللَّهُ اللَّهُ الدَّالِ اللَّهُ الْعَلَيْ الطَّلِمُونَ فَي الْعَلَيْ اللَّهُ الْعَلَيْ اللَّهُ الْعَلَيْمُ السَّالِ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلَيْ اللَّهُ الْعَلَيْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْمُولِ الْعَلْمُ الْعَلَامُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلَيْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْوَلِيْلُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلَيْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ الْعَلَيْمُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعَلَامُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْحُلِقُلِمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُ

تیرارب بے نیاز اور رحت والا ہے۔اگروہ چاہے تو تم سب کوفنا کردےاور تمہارے بعد جھے چاہے تمہارا جانشین بنادے جیسے کہاس نے تمہیں دوسری قو موں کی نسل

ے پیدا کیا ہے ○ جو پھروعد ہے تہمیں دیئے جارہے ہیں 'وہ قطعا آنے والے ہیں۔تم اللہ کوکسیات پرعاجز نہیں کرسکتے ۞ کہدے کہاں اوگوتم سب پنی جگہ ملل کے جاؤ۔ میں بھی عمل کرنے والا ہوں۔ تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ دار آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے؟ اس میں تو پھرشک نہیں کہ بے انصاف کسی طرح
فلاح یانے والے نہیں ○

سب سے بے نیاز اللہ: ہم ہم (آیت: ۱۳۵ – ۱۳۵) اللہ تعالی اپی تمام مخلوق سے بے نیاز ہے اسے کی کوئی حاجت نہیں - اسے کی فائدہ نہیں - وہ کسی کامختاج نہیں - ساری مخلوق اپنے ہر حال میں اس کی مختاج ہے - وہ ہوئی ہی رافت ورحت والا ہے - رحم و کرم اس کی خاص صفتیں ہیں - جیسے فرمان ہے اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَةً وُفَ رَّحِیُہُ اللّٰدا پنے بندوں کے ساتھ مہر پانی اور لطف سے پیش آنے والا ہے۔ تم جواس کی مخالفت کرر ہے ہوتو یا در کھو کہ اگر وہ چا ہے تو تہمیں ایک آن میں عارت کرسکتا ہے اور تمہار سے بعد ایسے لوگوں کو بساسکتا ہے جواس کی مخالفت کر رہے ہوتو یا در کھو کہ اگر وہ چا ہے تو تہمیں ایک آن میں عارت کرسکتا ہے اور تمہار سے بعد دوسر اقرن کی اطاعت کریں - بیاس کی قدرت میں ہے - تم دیکھو اس نے آخر اور وں کے قائم مقام تہمیں بھی کیا ہے - آیک قرن کے بعد دوسر اقرن وہی اللہ وگو ہم اللہ وگو ہم سب کوفنا کر و سے اور دوسروں کو لے آئے - وہ اس پر قادر ہے - لانے لے جانے پر اے کمل قدرت ہے جیسے فرمان ہے آگر وہ چا ہے تو اے لوگو! مسب کوفنا کر و سے اور دوسروں کو لے آئے - وہ اس پر قادر ہے - فرمان ہے یک ٹیکھا النَّاسُ اَنْتُمُ اللَّهُ اللَّهُ لَا لَّهُ اللَّهُ لَا لَا اللّٰ اللّٰ

اور فرمان ہے وَ اللّٰهُ الْعَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اللّٰهُ عَلَى ہاورتم سب فقیر ہو- فرما تا ہے اگرتم نافرمان ہو گئے تو وہ تہہیں بدل کراور قوم لائے گا جوتم جیسے نہ ہول گے۔ ذریت سے مراداصل ونسل ہے۔ اے نبی آپ ان سے کہد دیجئے کہ قیامت جنت دوزخ وغیرہ کے جو وعدے تم سے کئے جارہے ہیں وہ یقینا سے ہیں اور بیسب کچھ ہونے والا ہے۔ تم اللّٰد کوعا جزنہیں کر سکتے ۔ وہ تمہارے اعاد بے پر قاور ہے۔ تم کل سر کرمٹی ہوجاؤ گے۔ پھر وہ تہہیں نئی بیدائش میں بیدا کر سے گا۔ اس پر کوئی عمل مشکل نہیں۔

حضور عظی ہیں' کوئی نہیں جواللہ کے ارادے میں اسے ناکام کردے۔ اس کی چاہت کو نہ ہونے دے۔ لوگوتم اپنی کرنی کئے جاؤ' میں اپنے مرادے والی ہیں' کوئی نہیں جواللہ کے ارادے میں اسے ناکام کردے۔ اس کی چاہت کو نہ ہونے دے۔ لوگوتم اپنی کرنی کئے جاؤ' میں اپنی طریقے پر قائم ہوں' ابھی معلوم ہوجائے گا کہ ہدایت پر کون تھا؟ اور صلالت پر کون تھا؟ کون نیک انجام ہوتا ہے اور کون گھٹنوں میں سر ڈال کرروتا ہے۔ جیسے فرمایا' ہے ایمانوں سے کہدو کہتم اپنے شغل میں رہو۔ میں بھی اپنے کام میں لگا ہوں۔ تم منتظر رہو' ہم بھی انتظار میں ہیں۔ معلوم ہوجائے گا کہ انجام کے لحاظ سے کون اچھار ہا؟ یا در کھواللہ نے جو وعدے اپنے رسول سے کئے ہیں سب اٹل ہیں۔ چنا نچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ نبی جس کا چپہ چپہ پخالف تھا، جس کا نام لینا دو بھر تھا جو کہ و تنہا تھا، جو وطن سے زکال دیا گیا تھا، جس کی دشنی ایک کرتا تھا، اللہ نے اسے غلبد دیا' الکھوں دلوں پر اس کی حکومت ہوگئ اس کی زندگی میں ہی تمام جزیرہ عرب کا وہ تنہا مالک بن گیا۔ یمن اور بحرین پر بھی اس کے سامنے اس کا جھنڈ الہرانے لگا۔ پھر اس کے جانشینوں نے دنیا کو کھڑگال ڈالا۔ پروی بڑی سلطنوں کے منہ پھیر دیے' جہاں گئے غلبہ پایا۔ جدھررخ کیا' فتح حاصل کی' بیں اللہ کا وعدہ تھا کہ میں اور میر ہے رسول عالب آئیں گی ۔ جھے سے زیادہ توت وعزت کی کی نہیں۔ فرما دیا تھا کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ایما نداروں کی مدوفر مائیں گے۔

د نیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ رسولوں کی طرف اس نے وحی بھیجی تھی کہ ہم ظالموں کوتہہ و بالا کر دیں گے اور ان کے بعد زمینوں کے سرتاج تنہیں بنا دیں گے کیونکہ تم مجھ سے اور میرے عذا بوں سے ڈرنے والے ہو۔ وہ پہلے ہی فرما چکا تھا کہتم میں سے ایما نداروں اور نیک کاروں کو میں زمین کا سلطان بنا دوں گا جیسے کہ پہلے سے یہ دستور چلا آ ربا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالی ان کے دین میں مضبوطی اور کشائش دے گا۔جس کے دین سے وہ خوش ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا کہ وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کی کو شریک ندھم ہرائیں۔ الحمد للہ الحمد و المنه او لا اور میرے ساتھ کی کو شریک ندھم ہرائیں۔ الحمد للہ اللہ تعالی نے اس امت سے اپنا بیہ وعدہ پورا فرمایا۔ فللہ الحمد و المنه او لا و ظاہرا و باطنا۔

وَجَعَلُوْ اللهِ مِمّا ذَرَا مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْ الْهُذَا لِللهِ بِزَعْمِهِمْ وَهُذَا لِشُرَكَا إِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَا إِهِمْ فَلا يَصِلُ اللهُ بِزَعْمِهِمْ وَهُذَا لِشُرَكَا إِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَا إِهِمْ فَلا يَصِلُ اللهُ شَرَكَا إِهِمْ لَا سَاءً مَا اللهَ اللهُ وَمَا كَانَ لِللهِ فَهُو يَصِلُ الله شُرَكَا إِهِمْ لَا سَاءً مَا يَحْكُمُونَ ﴿ وَمَا كَانَ لِللهِ فَهُو يَصِلُ اللهُ شَرَكَا إِهِمْ لَا اللهُ مَا تَعَلَّمُ وَلَيْ لَا لَهُ فَوَا يَلْمُ اللهُ مَا اللهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَلِيَلْ لِللهِ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَلَوْشَاءَ اللّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَلِيَلْ لِللهِ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَلَوْشَاءَ اللّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴾

الله تعالى نے جو کھتی اور چوپائے پیدا کئے ہیں اس میں سے بھے حصہ تو وہ اللہ کا مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں بیتو اللہ کا ہے اپنے گمان سے اور بیر ہمارے شریکوں کا ہے۔ پھر جو ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ ان کے بنائے ہوئے شریکوں کو پہنچ سکتا ہے۔ ہیں بر نیسے رَت ہوں ہے۔ پھر جو ان کے شریکوں کو پہنچ سکتا ہے۔ ہیں بنیس بر باوکردیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر ہیں اس کے معبودوں نے اپنی اولا دوں کو مارڈ النا بھی بھلا کردکھانیا ہے تا کہ آئیس بر باوکردیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور ان کے دین گو ان پر خلط ملط کر دیں اگر اللہ جا ہتا تو وہ ایسانہ کرتے ۔ پس تو آئیس اور ان کی افتر اء پر دازیوں کو چھوڑ دے ن

برعت کا آغاز: ہے ہی اور ہیں۔ ۱۳۹۱) مشرکین کی ایک نوا بجاد (برعت) جو کفر وشرک کا ایک طریقة تھی نہیان ہورہی ہے کہ ہر چیز بیدا کی ہوئی تو ہماری ہے پھر بیاس میں سے نذرانہ کا بچھ حصہ ہمارے نام کا تھہراتے ہیں اور پچھ اپنے گھڑے ہوئے میں اور کچھ اپنے گھڑے ہوئے ہیں اور پھھ اپنے گھڑے ہوئے ہیں اور پھھ اپنے کو قام ہوئی ہوئی کی ہوئی ہی کرتے ہیں کہ اللہ کے نام کا تھہرا یا ہوا نذرانہ ہوئی کے مام والے میں اُل گیا تو اسے جھٹ سے نکال لیتے تھے۔ کوئی ذبحہ اپنی معبود وں کے نام کا کر بتوں کے بنام کا کر بتوں کے لئے تھہرائے ہوئے میں سے پچھ اللہ کے نام والے میں اُل گیا تو اسے جھٹ سے نکال لیتے تھے۔ کوئی ذبحہ اپنی معبود وں کے نام کا کر بی تو بھول کر بھی اس پر اللہ کا نام نہیں لیتے ۔ یہ میں بری تقسیم کرتے ہیں۔ اولاً تو بقتیم ہی جہالت کی علامت ہے کہ سبب چیزیں اللہ کی بیدا کی ہوئی اُس کی ملکمت پھر اس کی اللہ کو بھو۔ اللہ کے حصے میں سے تو بتوں کو بھے اے اور بتوں کا حصہ ہر گز اللہ کونہ پہنچ سے۔ انہیں اس کے شریک اور بتوں کا حصہ ہر گز اللہ کونہ پہنچ سے۔ اور بتوں کا حصہ ہر گز اللہ کونہ پہنچ سے۔ اور بتوں کا حصہ ہر گز اللہ کونہ پہنچ سے۔ اور بول کو بھو۔ اللہ کے اور بتوں کا حسم ہر گز اللہ کونہ پہنچ سے۔ اور جو بی اور بیل کی اس کے بندوں کو اس کا جز مخہر اگر اس کے بیدا کی ہوئی ہوئی کہ کہ کہ کے لئے کہاں اور جن لؤ کیوں سے کہ بول اور جن لؤ کیوں سے تم بیز اردوہ اللہ کی ہوئی ہوئی ہوئی میں دور اس کے جم اس کوئی اس وجہ ہے کہ ہم اس کا بی میں میں میں ہوئی کی بیار ہم کی کے ضربین گے و غیرہ۔ اس شیطانی حرک کا تیجہ ہلاک اور دین کی طلائیں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں ہے کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ان بیٹیوں کی بیار ہم کی کے ضربین گے وغرہ۔ اس شیطانی حرک کا تیجہ ہلاک اور دین کو کہاں سے جوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں ہوئی کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں گے کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں گوئی اس وجہ سے کہ کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں گے کہاں سے جوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں گے کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلوں کی کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں گے کہاں سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلائیں کے کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلوں کوئی اس وجہ سے کہ اس کھلوں کی اس وجہ سے کہ ہم اس کھلوں کوئی اس وجہ سے کہ ہم اس کوئی اس وجہ سے کوئی اس وجہ سے کہ ہم

الجھن ہے۔ یہاں تک کہ یہ برترین طریقہ ان میں پھیل گیا تھا کہ اُڑی کے ہونے کی خبران کے چہرے سیاہ کردی تھی ان محمدے بینکتا نہ تھا کہ میرے ہاں اُڑی ہوئی۔ پچیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ وہ کمن میں برتل کر دہ کمن میں برتل کر دہ کمن میں کہ اور اختیاراس سے الگ نہ تھا۔ اگر وہ چاہتا تو مشرک آن کے کہ دب کا ارادہ اور اختیاراس سے الگ نہ تھا۔ اگر وہ چاہتا تو مشرک آن کے کہ دب کا ارادہ اور اختیاراس سے الگ نہ تھا۔ اگر وہ چاہتا تو مشرک آن سے کہ کہ دب کا ارادہ اور اختیاراس سے اوئی خی ہیں سکتا۔ پس اے بی آن سے اس کے کہ دب کا مدر کی باز پرس سے کوئی خیس سکتا۔ پس اے بی آم ان سے اور ان کی اختیار کر او۔ اللہ خود ان سے نمٹ لے گا۔

وَقَالُوْاهُذِهِ اَنْعَامُ وَحَرْثُ حِجْنُ لاَ يَطْعَمُهَا اللاَ مَن نَشَاءُ الزَعْمِهِمْ وَانْعَامُ وَحَرِيمَ خَعْنُ لَا يَذْكُرُونَ الله عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهُ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُونَ ﴿ الله عَلَيْهُ اللّه الله عَلَيْهُ اللّه الله عَلَيْهُ الله الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله وَصَفَهُمُ اللّه عَكِيْمُ عَلِيهُ عَلَيْهُ الله وَصَفَهُمُ اللّه عَكِيْمُ عَلِيمٌ عَلَيْهُ الله وَصَفَهُمُ اللّه عَكِيمَ عَلِيمٌ عَلَيْهُ الله وَصَفَهُمُ اللّهُ عَكِيمَ عَلِيمٌ عَلَيْهُ اللّهُ الله عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل

کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور پیکیتی اچھوتی ہے جے صرف وہی کھا سکتے ہیں جنہیں ہم چاہیں۔ یہ سب ان کی انکل سے ہاور پھھمولیٹی ایسے ہمی ہیں جن کی سواری لینا حرام کردیا گیا ہے اور پھھ چوپائے ایسے ہمی ہیں جن پرنام اللہ یہلوگ نہیں لیتے -صرف اللہ پرافتر اپردازی کر کے ان کی افتر اپردازیوں کی سزااللہ تعالی عنقریب دے گا کہ کہا کرتے تھے کہ ان چوپایوں کے پیٹ میں جو ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہی ہاور ہماری عورتوں پروہ حرام ہے ہاں اگروہ مراہوا نکلے تو اس میں وہ سب شریک ہیں ان کی اس غلط بیانی کی سزا آئہیں ہوگی اللہ تعالی حکمت وعلم والا ہے 🔾

اللّه کامقررکردہ راستہ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۸) حِدُرٌ کے معنی احرام کے ہیں۔ پیطریقے شیطانی ہے۔ کوئی اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردے ہے۔ پھر جے چاہتے کھلاتے۔ بیسے فرمان ہے قُلُ اَرَءَ یُتُمُ مَّا اَنْزَلَ اللّهُ لَکُمُ اللّهُ اَللّهُ مَلُ وَ پِرَ اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّه کے دیئے رزق میں سے تم جواپنے طور پر حلال حرام مقررکر لیتے ہواس کا حکم تہمیں اللّه نے دیا ہے یاتم نے خود ہی خود پر تراش لیا ہے؟ دوسری آیت میں صاف فرمایا مَا جَعَلَ اللّهُ مِنُ بَحِیرَةٍ ہے کافرول کی نادانی 'افتر ااور جھوٹ ہے۔ بیرہ سائہ اور حام نام رکھ کران جانوروں کواپنے معبود باطل کے نام پر داغ دیتے ہے۔ پھران سے سواری نہیں لیتے ہے۔ جب ان کے بیجے ہوتے ہے تو انہیں ذکہ کرتے ہے جج کے لئے بھی ان جانوروں پر سواری کرنا حرام جانتے ہے۔ یک کام میں ان کولگاتے ہے ندان کا دودھ تکا لئے ہے۔ پھران کاموں کو شری کام قراردیے ہے اور اللّه کافر مان جانے ہے۔ اللّه انہیں ان کے اس کرقت کا اور بہتان بازی کا بدلہ دے گا۔

نذر نیاز: ﷺ ﴿ آیت:۱۳۹) ابن عباس فرماتے ہیں جاہلیت میں یہ بھی رواج تھا کہ جن چوپایوں کووہ اپنے معبود ان باطل کے نام کر دیتے تھے ان کا دودھ صرف مرد پیتے تھے جب انہیں بچہ ہوتا تو اگر نرہوتا تو صرف مردہی کھاتے - اگر مادہ ہوتا تو اسے ذرح ہی نہ کرتے اور اگر پیٹ ہی سے مردہ نکلتا تو مردعورت سب کھاتے اللہ نے اس فعل سے بھی روکا - شعمیؓ کا قول ہے کہ بحیرہ کا دودھ صرف مرد پہنے اور اگر وہ مر ر ماره انعام - پاره ۸ می رود کافی کی دیگانی کی دیگ

جاتا تو گوشت مردعورت سب کھاتے۔ان کی ان جھوٹی باتوں کا بدلہ اللہ انہیں دے گا کیونکہ بیسب ان کا جھوٹ اللہ پر باندھا ہوا تھا' فلاح و نجات ای لئے ان سے دورکر دی گئی تھی۔ یہ اپنی مرضی ہے کسی کوحلال کسی کوحزام کر لیتے تھے۔ پھراسے رب کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ الله جیے عکیم کا کوئی قعل 'کوئی قول' کوئی شرع' کوئی تقدیر بے حکمت نہیں ہوتی - وہ اپنے بندوں کے خیروشر سے دانا ہے اور انہیں بدلے دینے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَالُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِعِ لَمِ وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا الْمُ اللَّهُ مَنْ اللَّهِ مَا اللَّذِي آنْشَا جَنَّتٍ مَّعْرُوشِ وَهُوَ الَّذِي آنْشَا جَنَّتٍ مَّعْرُوشِ وَعُمْ الَّذِي آنْشَا جَنَّتٍ مَّعْرُوشِ وَعُمْ اللَّهِ مَعْرُوشْتٍ قَالنَّحْلَ وَالزَّرْعَ مُنْحتَلِفًا اكْتُلَهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ 'كُلُوا مِنْ ثَمَرَةَ إِذَا آثُمَرَ وَاتُوَاحَقَهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۚ وَلاَ تُسُرِفُوا ۚ اِنَّهُ لا يُحِبُّ

پیٹک وہ لوگ بڑے ہی گھاٹے میں ہیں جو جہالت ہے اپنی اولا دول کو مارڈ التے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی روزی کواللہ پر جموٹ افتر ابا ندھ کرحرام کر لیتے ہیں یقیناً بیہ لوگ بہک گئے اورسید ھے راستے پرآنے والے بھی نہیں 🔾 ای نے باغات پیدا کئے ہیں' وہ بھی جوٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جوٹٹیوں پر چڑھائے نہیں جاتے اور مجبور کے درخت اور کیتی جداجداذا کقد کی چیزیں اور زیتون اور اٹاریکسال بھی اور جداگا نہ بھی ان کے میوے دار ہونے کے بعدتم ان کا میوہ کھاؤاور اس کی ز کوة اس کے کاشنے کے دن ہی ادا کیا کر دادر بے جانداڑ اؤ ۔ فضول خرج لوگوں کوانلہ تعالی پسنز میں فرما تا 🔾

اولا د کے قاتل: 🌣 🖈 (آیت: ۱۴۰۰) اولا د کے قاتل اللہ کے حلال کوحرام کرنے والے دونوں جہان کی بربادی اپنے اوپر لینے والے ہیں۔ دنیا کا گھاٹا تو ظاہر ہے۔ ان کے میدونوں کا مخودنقصان پہنچانے والے ہیں بےاولا دیدہو جائیں گے۔ مال کا ایک حصہ ان کا تباہ ہو جائے گا- رہا آخرت کا نقصان سو چونکہ بیمفتری ہیں' کذاب ہیں' وہاں کی بدترین جگہ انہیں ملے گی' عذابوں کےسزاوار ہوں گے جیسے فرمان ہے اللہ برجھوٹ باندھنے والے نجات سے محروم' کامیا بی سے دور ہیں۔ بید نیا میں گو پچھے فائد ہ اٹھالیں لیکن آخر تو ہمارے بس میں آئیں گے۔ پھرتو ہم انہیں سخت ترعذاب چکھائیں گے کیونکہ بیکا فرتھے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہا گرتو اسلام سے پہلے کے عربوں کی بدخصلتی معلوم کرنا جا ہے تو سورہ انعام کی ایکسوٹیس آیات کے بعد قد حسر الذین الخ 'والی آیت پڑھو' (بخاری كتاب مناقب قريش)

مسائل زکوۃ اورعشر مظاہر قدرت: 🌣 🌣 (آیت: ۱۴۱) غالق کل اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کھیتیاں' پھل' چویائے سب اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں- کا فروں کو کوئی حق نہیں کہ حرام حلال کی تقسیم از خود کریں- درخت بعض تو بیل والے ہیں جیسے انگور وغیرہ کہ وہ محفوظ ہوتے ہیں- بعض کھڑے جوجنگلوں اور پہاڑوں پرکھڑے ہوئے ہیں- دیکھنے میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے گر پھلوں کے ذائقے کے لحاظ ہےا لگ الگ-

انگور مجور بیدرخت تہمیں دیتے ہیں کہتم کھاؤ' مزہ اٹھاؤ' لطف پاؤ۔اس کاحق اس کے کٹنے اور ناپ تول ہونے کے دن ہی دولیعن فرض زکوۃ جو اس میں مقرر ہوؤہ ادا کر دو۔ پہلے لوگ کچھنیں دیتے تھے۔شریعت نے دسواں حصہ مقرر کیا اور ویسے بھی مسکینوں اور بھوکوں کا خیال رکھنا۔ چنانچہ منداحمہ کی حدیث میں ہے کہ حضور "نے فرمان صا درفر مایا تھا کہ جس کی مجبوریں دس وسق سے زیادہ ہوں' وہ چندخو شے مجد میں لا کر لاکا دے تا کہ مساکین کھالیں۔ یہ بھی مراد ہے کہ زکوۃ کے سوااور پچھ سلوک بھی اپنی کھیتیوں' باڑیوں اور باغات کے پھلوں سے اللہ کے بندوں کے ساتھ کرتے رہو۔

مثلاً پھل توڑنے اور کھیت کا شنے کے وقت عمو ما مفلس لوگ پینج جایا کرتے ہیں انہیں پچھ دے دیا کرو - بالیس پک ٹی ہیں 'پل گررا گئے ہوں اور کوئی مختاج شخص نکل آئے تو خاطر تو اضع کرو - جس روز کا ٹو' کچھ چھوڑ دو تا کہ مسکینوں کے کام آئے - ان کے جانو روں کا چارہ ہو - ذکو ہ سے پہلے بھی حقد اروں کو پچھ نہ پچھ دیتے رہا کرو - پہلے تو یہ بطور وجوب تھا لیکن زکو ہی کی فرضیت کے بعد بطور نفل رہ گیا ذکو ہاس میں عشر یا نصف عشر مقر رکر دی گئی لیکن اس سے فنخ نہ سمجھا جائے - پہلے پچھ دینا ہوتا تھا' پھر مقد ارمقر رکر دی گئی - ذکو ہی مقد ارکو ہاس میں مقرر ہوئی - واللہ اعلم - جیتی کا شنے وقت اور پھل اتارتے وقت صدقہ نہ دینے والوں کی اللہ تعالیٰ نے فدمت بیان فر مائی - سنہ انجری میں مقرر ہوئی - واللہ اعلم - جیتی کا شنے وقت اور پھل اتار تے وقت صدقہ نہ دینے والوں کی اللہ تعالیٰ نے فدمت بیان فر مائی - سنہ انجوں سنہ انہوں کے ان شاہ کہا کہ ہے تھا گہائی آگئی اور سار اباغ ایسا ہوگیا گویا پھل تو ٹر لیا گیا نے ان شاء اللہ بھی نہ کہا - یہ بھی وہا کہ ایسا نہ ہو جا کہ ایسا نہ ہو جا بھی نہ کہا تو کہ ایسا نہ ہو جا ہیں اور آئیس کے دینا پڑے - بیائے دوس میں بہی سوچتے ہوئے کہ ایمی کھل تو ٹر کر لا کیں گے جر بے اہتمام کے ساتھ صبح سویرے ہی وہا کیں وہاں بھی جو جا کہ اور کہا گہائی آگئی ہوں اور گئے آگے ۔ کسی اور جگہ آگے ۔ کسی اور بالہ بارا باغ قوشام سے کہ بارا باغ قوشام سے کہا بہار باغ اسے ۔

پھر کہنے گئے نہیں ہاغ تو ہی ہے ہماری قسمت پھوٹ گئے۔ ہم محروم ہوگے۔ اس وقت ان میں جو باخر شخص تھا' کہنے لگا' دیمومیں تم

سے نہ کہتا تھا کہ اللہ کا شکر کرو۔ اس کی پاکیز گی بیان کرو۔ اب تو سب کے سب کہنے گئے ہمارا رب پاک ہے بیقینا ہم نے ظام' کیا پھرا یک
دور کے کو مامت کرنے گئے کہ ہائے ہماری بدختی کہ ہم سرکش اور حدے گر رجانے والے بن گئے ہمارا اب بھی اللہ عزوری پسند کرنے والوں پر
ہوکہ وہ ہمیں اس سے بہتر عطافر مائے گا۔ ہم اب صرف اپنے رب سے امیدر کھتے ہیں۔ ناشکری کرنے اور تنہا خوری پسند کرنے والوں پر
ای طرح ہمارے عذاب آیا کرتے ہیں۔ اور بھی آخرت کے بڑے عذاب باتی ہیں لیکن افسوں کہ ہیے بچھ ہو جھاور علم وعقل سے کام ہی نہیں
ای طرح ہمارے عذاب آیا کرتے ہیں۔ اور بھی آخرت کے بڑے عذاب باتی ہیں لیکن افسوں کہ ہیے بچھ ہو جھاور علم وعقل سے کام ہی نہیں
لیتے ۔ یہاں اس آیت میں صد قد دینے کا حکم فر ماکر خاتے پر فر مایا کہ فضول فر پی سے بچوروں کے باغ سے مجبوریں اتاریں اور عہد کر
لیتے ۔ یہاں اس آیت میں صدقہ دینے کا حکم فر ماکر خاتے پر فر مایا کہ فضول فر پی سے بچوروں کے باغ سے مجبوریں اتاریں اور عہد کر
لیا گئی اسے دوں گا۔ لوگ ٹوٹ پڑے۔ شام کو ان کے پاس ایک مجبورہ بسی نہیں ہو۔ اپنا سارانی مال لٹا کرفقیر ہوکر دوسروں پر اپنا انبار
اس اف منع ہے۔ اللہ کے حکم سے تجاوز کر جانے کا نام اس اف ہے کھواہ وہ کی بارے میں ہو۔ اپنا سارانی مال لٹا کرفقیر ہوکر دوسروں پر اپنا انبار
وزال دینا بھی اسراف ہے اور منع ہے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ صدقہ نہ روکوجس سے اللہ کے نافر مان بن جاؤ۔ یہ بھی اسراف ہے۔ گور اکس می عقل میں اور بدن میں ضرر پہنچتا ہے۔ قرآن کی اور آیت میں ہے کُلُو اُ وَ اَشْرَبُواْ وَ لَا تُسُرِ فُواُ اُکھاؤی پر اور اسراف نہ کرور۔

صحیح بخاری میں ہے کھاؤ پیؤ پہنواوڑھولیکن اسراف اور تکبر سے بچو-واللہ اعلم-

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ﴿ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلاَ تَتَبِعُوا خُطُوتِ الشَّيطِنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيرٍ فَهُ وَلاَ تَتَبِعُوا خُطُوتِ الشَّيطِنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيرِ فَي

ای نے چوپائے پیدا کئے بعض تو ہو جھ لا دنے والے اور بعض چھوٹے قد کے اللہ کی دی ہوئی روزی کھا وُ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تہارا کھلا وثمن ہے 0

(آیت: ۱۲۱۱) ای اللہ نے تہارے لئے چوپائے ہیدا کے ہیں۔ ان میں ہے بعض تو بوجھڈھونے والے ہیں جیسے اونٹ کھوڑئ خچڑ کدھے وغیرہ اور بعض پست تو ہیں جیسے بکری وغیرہ - انہیں فرش اس لئے کہا گیا کہ یہ قدروقامت میں پست ہوتے ہیں۔ زمین سے ملے رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جولہ سے مراد سواری کے جانو راور فرشاسے مرادجن کا دودھ بیا جاتا ہے اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ جو سوری کیا گیا ہے کہ جولہ سے مرادسواری کے جانو راور فرش تیار ہوتے ہیں۔ یہ قول حضرت سدی کا ہے اور بہت ہی مناسب ہے۔ خود قرآن کی سوری یا سین میں موجود ہے کہ کیاانہوں نے اس بات پرنظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے لئے چوپائے پیدا کرد ہے ہیں جو ہمارے ہی ہا تھوں کے سوری یا سین میں موجود ہے کہ کیاانہوں نے اس بات پرنظر نہیں کی کہ ہم نے ہی تو آئیس ان کے بس میں کردیا ہے کہ بعض سواریاں کررہے ہیں اور بعض کو بیالی کرد ہے ہیں اور بعض کو ورجو کیا ہیں اور اب بیان کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ہم نے ہی تو آئیس ان کے بس میں کردیا ہے کہ بھش سواریاں کررہے ہیں اور بعض کو دودھ بیلے تا ہیں اور ان کے بال وغیرہ سے تمہارے اور جھن کچھونے اور طرح طرح کے فائد سے اٹھانے کی چیزیں بناتے ہیں۔ اور جائے سز بیا تے ہیں۔ اور جائے ہوئے اور جھی فائد سے اٹھائے۔ ان پر اپنے سز طرح کے فائد کے اٹھائے۔ ان پر اپنے سز طرح کے اپنی کھاؤ ۔ اور بھی فائد سے اٹھاؤ ۔ ان پر اپنے سز طرح کے اپنی کا انکار کرو گے؟

پھر فرما تا ہے اللہ کی روزی کھاؤ۔ پھل اناج 'گوشت وغیرہ۔ شیطانی راہ پر نہ چلؤ اس کی تابعداری نہ کروجیسے کہ شرکوں نے اللہ ک چیزوں میں ازخود حلال حرام کی تقسیم کردی۔ تم بھی یہ کر کے شیطان کے ساتھی نہ بنو۔ وہ تمہارا دیٹمن ہے اسے دوست نہ مجھو۔ وہ تو اپنے ساتھ متہبیں بھی اللہ کے عذابوں میں پھنسانا چاہتا ہے۔ ویکھو کہیں اس کے بہکانے میں نہ آجانا۔ اس نے تمہارے باپ آدم کو جنت سے باہر نگلوایا۔ اس کھلے دیٹمن کو بھولے سے بھی اپنا دوست نہ مجھو۔ اس کی ذریت سے اور اس کے یاروں سے بھی بچو۔ یا در کھو ظالموں کو برابر بدلہ ملے گا۔ اس مضمون کی اور بھی آپیتیں کلام اللہ شریف میں بہت ہیں۔

ثَمْنِيَةَ آزُوَاجٍ مِنَ الطَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ عُلُ الْمُعْزِ اثْنَيْنِ عُلُ اللَّكُكَرِيْنِ حَرَّمَ الْمُأْنَفِيَيْنِ المَّااشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأُنْشَيَيْنِ المَّااشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأُنْشَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأُنْشَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمْنِ صَوْمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمُؤْمِلُ الْمُثَمِّنَ الْمُثَالِقِ الْمُنْفَيِنِ آمَتَا وَمِنَ الْمُؤْمِلُ الْمُنْفِيلِ الْمُثَالِقِ اللَّهُ كُرَيْنِ حَرَّمَ آمِرِ الْمُنْفَيَيْنِ الْمَثَالِقِ الْمُثَالِقِ الْمُثَالِقِيلِ الْمُنْفَيِّ الْمُثَالِقِ الْمُثَالِقِ الْمُؤْمِلُ الْمُثَالِقِ الْمُثَالِقِ الْمُثَالِقِ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ مِنْ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ مِلْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُ

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأَنْثَيَيْنُ آمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَطِّلْكُمُ اللهِ كَدِبًا الله عَلَى اللهِ كَذِبًا اللهُ عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمِ لِنَ اللهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ لِيُضِلَ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمِ لِنَّ اللهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الطَّلِمِيْنَ اللهُ اللهَ اللهُ الله

آٹھ نرو مادہ بھیٹر میں دوشم اور دوشم بمری میں۔ پوچھ تو کہ کیا دونوں نرحرام ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جے بید دونوں مادیں اپنے بیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ میرے سامنے اس کی کوئی سند بیان کروا گرتم سچے ہوتو () اور اونوں میں سے دوشم اور گائے کی دوشم نرو مادہ۔ پوچھ کہ کیا ان دونوں کے نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا مادین کو بات سنجے کو جسے بیدونوں مادیں اسپنے بیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ جس وقت اللہ نے اس کا تھم نے ایا تھے قرابا کیا تم آپ اس وقت موجود تھے؟ اس سے بردھ کر ظالم اور کون ہو گا جواللہ کے دمجھوٹ افتر اباندھ کر باو جود بے ملمی کے بہکا تا بھرے۔ اللہ تعالی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت سے محروم رکھتا ہے ()

قُلْ لا آجِدُ فِي مَا أُوْجِى إِلَى مُحَرِّمًا عَلَى طَاعِمٍ قَلْ لا آجِدُ فِي مَا أُوْجِى إِلَى مُحَرِّمًا عَلَى طَاعِمٍ تَطْعَمُ اللهِ اللهُ ا

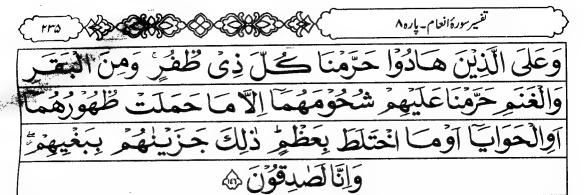
کہدے کہ میں توجودی میری طرف اتاری گئی ہے اس میں کسی کھانے والے پرکوئی چیز حرام نہیں پاتا مگروہ جومردار ہوئیا بہا ہواخون بیا سور کا کوشت کہ بیشک وہ حرام و ناپاک ہے یاوہ گناہ کی چیز جواللہ کے سوااوروں کے نام پرنامزد کی گئی ہوئیں جو محض بے بس اور عاجز ہوجائے نہ تو وہ نافر مان ہونہ حدے گذرجانے والا تو بیشک تیرا

ر وردگار بخشے والامہر بان ہے 🔾

الله تعالیٰ کے مقرر کردہ حلال وحرام: 🌣 🌣 (آیت: ۱۳۵) الله تعالیٰ عزوجل اپنے بندے اور نبی حضرت محمد ﷺ کو تھم دیتا ہے کہ آپ ان کا فروں ہے جواللہ کے حلال کواپی طرف ہے حرام کرتے ہیں فرمادیں کہ جووجی اللی میرے پاس آئی ہے اس میں تو حرام صرف ان چیزوں کو کیا گیا ہے جو میں تنہیں سنا تا ہوں' اس میں وہ چیزیں حرمت والی نہیں' جن کی حرمت کوتم رائج کررہے ہو۔ کسی کھانے والے پر حیوانوں میں سے سواان جانوروں کے جو بیان ہوئے ہیں 'کوئی بھی حرام نہیں۔ اس آبیت کے مفہوم کا رفع کرنے والی سورہ مائدہ کی آئنده آیات اور دوسری احادیث ہیں جن میں حرمت کابیان ہے وہ بیان کی جائیں گی - بعض لوگ اے ننخ کہتے ہیں اور اکثر متاخرین ا سے نشخ نہیں کہتے کیونکہ اس میں تو اصلی مباح کواٹھا دینا ہے۔ واللہ اعلم-خون وہ حرام ہے جو بوقت ذیح بہہ جاتا ہے کرگوں میں اور گوشت میں جوخون مخلوط ہو' و ہ حرام نہیں – حضرت عا ئشہرضی اللہ عنہا گدھوں اور درندوں کا گوشت اور ہنڈیا کے اوپر جوخون کی سرخی آ جائے'اس میں کوئی حرج نہیں جانی تھیں۔عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ' رسول اللہ علیہ نے جنگ خيبر كے موقعہ يريالتو كدهوں كا كھانا حرام كرديا ہے۔ آپ نے فرمايا الله علم بن عمر وتو رسول الله علي سے يهى روايت كرتے ہيں كيكن حضرت ابن عباس اس کا اٹکار کرتے ہیں اور آیت قُلُ لآ اَجِدُ تلاوت کرتے ہیں۔ ابن عباس کا فرمان ہے کہ اہل جالمیت بعض چیزیں کھاتے تھے۔بعض کو بوجہ طبعی کراہیت کے چھوڑ دیتے تھے۔اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا' اپنی کتاب اتاری' حلال وحرام کی تفصیل بیان کر دی' پس جے حلال کردیا' وہ حلال ہے اور جے حرام کردیا' وہ حرام ہے اور جس سے خاموش رہے وہ معاف ہے۔ پھر آپ نے اس آیت فکل للاً أحد كى الاوت كى -حضرت سوده بنت زمعه كى بكرى مركى جب حضورً سے ذكر مواتو آ ب نے فرمايا عم نے اس كى كھال كيول ندا تارلى؟ جواب دیا کہ کیامردہ بمری کی کھال اتارلینی جائز ہے؟ آپ نے یہی آیت طاوت فر ماکر فرمایا کہ 'اس کاصرف کھانا حرام ہے لیکن تم اسے د باغت د بے کرنفع حاصل کر سکتے ہو چنانچہ انہوں نے آ دمی بھیج کر کھال اتر والی اور اس کی مشک بنوائی جوان کے پاس مرتوں رہی اور کام آئی-(بخاری وغیره)

حضرت ابن عمرٌ سے قنفذ (یعنی خار پشت جے اردو میں سابی بھی کہتے ہیں) کے کھانے کی نسبت سوال ہواتو آپ نے بہی آیت پر پڑھی۔اس پرایک بزرگ نے فرمایا' میں نے حضرت ابو ہر برہؓ سے سنا ہے کہ ایک مرتباس کا ذکر رسول اللہ عظی کے سامنے آیا تھا تو آپ نے فرمایا' وہ خبیثوں میں سے ایک خبیث ہے' اسے من کر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا' اگر حضورؓ نے بیفرمایا ہے تو وہ یقیناو کی ہی ہے جیسے آپ نے ارشاد فرمادیا(ابوداؤ دوغیرہ)

پھر فر مایا جو شخص ان حرام چیزوں کو کھانے پر مجبور ہو جائے لیکن وہ باغی اور صد سے تجاوز کرنے والا نہ ہوتو اسے اس کا کھالیتا جائز ہے اللہ اسے بخش دے گا کیونکہ وہ خفور ورجیم ہے اس کی کامل تفسیر سورہ بقرہ میں گزر چکی ہے۔ یہاں تو مشرکوں کے اس فعل کی تر دید منظور ہے جو انہوں نے اللہ کے حلال کو حرام کر دیا تھا۔ اب بتا دیا گیا کہ یہ چیزیں تم پر حرام ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی چیز حرام نہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے وہ بھی حرام ہوتیں تو ان کا ذکر بھی آ جاتا 'پھر تم اپنی طرف سے حلال کیوں مقرر کرتے ہو؟ اس بنا پر پھر اور چیزوں کی حرمت باقی رہتی جیسے کہ گھروں کے پالتو گدھوں کی ممانعت اور در ندوں کے گوشت کی اور جنگل والے پرندوں کی جیسے کہ علماء کی مشہور ند ہب ہے (یہ یا در ہے کہ ان کی حرمت قطعی ہے کیونکہ تھے احاد بیث سے ثابت ہے اور قرآن نے حدیث کا ماننا بھی فرض کیا ہے۔ مترجم)



حضرت عمر بن خطاب رضی الله عند کو جب معلوم ہوا کہ سمرہ نے شراب فروثی کی ہے تو آپ نے فرمایا اللہ اسے غارت کر ہے کہا ہے ہوں ہوات کر من ہونی تو انہوں نے اسے پکھلا کر فروخت کرنا شہر سے انتا کہ حضور نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے بہود یوں پر لعنت کی کہ جب ان پر چہ بی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پکھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا - حضرت جابر بن عبداللہ نے فتح کمہ والے سال فرمایا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے نشر اب مردام فرمائی ہے - آپ سے دریا فت کیا گیا کہ مردار کی چہیوں کے بارے میں کیا تھم ہے؟ اس سے چڑے در نئے جاتے ہیں اور کشتیوں پر چڑ ھایا جاتا ہے اور چراغ میں جایا ہا تا ہے آپ نے نفر مایا 'وہ بھی حرام ہے بھراس کے ساتھ ہی آپ نے نفر مایا کہ اللہ تعالی کرفروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی (بخاری و سلم) ایک مرتبہ آپ نوان ہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی طرف نظرا تھائی اور تین مرتبہ یہود یوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر چر بی حرام کی ثو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی – اللہ تعالی جن پر چو مرتبہ یہود یوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر چر بی حرام کی ثو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی – اللہ تعالی جن پر چو جو تھے آپ نے ان پر اس کی قیمت کھائی – اللہ تعالی جن پر چو خرام کرتا ہے ان پر اس کی قیمت کھائی اللہ علیہ ہو کے جہرہ مرسول اللہ صلی اللہ علیہ وکر بیٹھے ہوئے تھے آپ سان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے آپ سان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے آپ سان کی طرف میں خرام کرتا ہے ان پر اس وقت آپ عدن کی ھا دراوڑ ھے ہوئے لیٹے تھے آپ نے نہرہ وسے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ یہود یوں پر سے کی عیادت کے گئے – اس وقت آپ عدن کی ھا دراوڑ ھے ہوئے لیٹے تھے آپ نے جرو سے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ یہود یوں پر اس کی عیادت کے گئے – اس وقت آپ عدن کی ھا دراوڑ ھے ہوئے لیٹے تھے آپ نے چرو سے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ یہود یوں پر

لعنت کرے کہ بکریوں کی چربی کوحرام مانتے ہوئے اس کی قیت کھاتے ہیں۔''ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عند سے مرفوعاً مروی ہے کہ' اللہ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تواس کی قیت بھی حرام فرمادیتا ہے۔

فَانَ كَذَّبُوٰكَ فَقُلُ رَّيَّكُمُ ذُوْرَحْمَةٍ قَاسِعَةٍ وَلا يُرَدُّ بَاسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۞

پهر بھی اگر بیر تخفیے جیٹل ئیں تو تو کہد ہے کہ تبہارا پروردگار بڑی وسیقی رحمت والا ہے اوراس کا عذاب گنبگارلوگوں سے لوٹا یا نہیں جا سکتا 🔾

مشرک ہویا کا فرتو بہ کر لے تو معاف! ہے ہے اللہ انہیں رب کی رحمت کی وسعت یا دولا تا کہ انہیں اللہ کی رضا جوئی کی تہانے ہو جائے ماتھ ہو انہیں میری رحمت ہے مایوں نہ کر' بلکہ انہیں رب کی رحمت کی وسعت یا دولا تا کہ انہیں اللہ کی رضا جوئی کی تہانے ہو جائے ' ماتھ ہی انہیں اللہ کے اٹل عذا بول سے نیخ کی طرف بھی متوجہ کر' پس رغبت' رہبت' امید' ڈردونوں ہی ایک ساتھ سنا دے ورآن کریم میں امید کے ساتھ خوف اکثر بیان ہوتا ہے۔ اس سورت کے آخر میں فرمایا' تیرارب جلد عذا ب کرنے والا ہے اور خفور و رحم بھی ہے۔ جیسے کہ ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَذُو اُ مَغُفِرَ وَ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلُمِهِمُ الْخُ' تیرارب لوگوں کے گنا ہوں پر انہیں بخشے والا بھی ہے اور وہ بخت تر عذا ب کرنے والا بھی ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے' میرے بندوں کو میرے غفور و رحیم ہونے کی اور میرے عذا بول کے بڑی ہو ہوئی ورد تاک ہونے کی خبر پہنچا دے۔ اور جگہ ہود گنا ہوں کا بخشے والا اور تو ب کا قبول کرنے والا ہے۔ نیز گئ آیات میں ہے' کہ تیرے رب کی پھاری اور نہا ہے شخت ہے۔ وہ گنا ہوں کا بخشے والا اور تو ب کا حوف فور و کا رہ ہوں کی کو بڑی بھاری اور نہا ہے تھیں ہونے کی این اور وہ ی دوبارہ لوٹا نے گا۔ وہ خفور و کے وود د ہے' بخش کرنے والا ہے' مہر بان اور محبت کرنے والا ہے۔ اور بھی اس مضمون کی بہت تی آیات ہیں۔

ممکن ہے کہ شرکین یہ جت بازی بھی کرنے لگیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم نہ شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادااور نہ ہم کی طال چیز کوحرام کرتے 'ای طرح ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا - آخر کار ہمارے عذاب کا عزہ چھولیا' پوچھوٹو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی سند بھی ہے کہ اسے ہمارے سامنے بڑے ہوئے ہواور نری اٹکلیں دوڑارہے ہو آپھا تو تم

سب كوراه حق د كھا ديتا 🔾

غلط سوچ سے باز رہو: ﷺ (آیت: ۱۳۸-۱۳۹) مشرک لوگ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہمارے شرک کا' حلال کوحرام کرنے کا حال تو اللّٰہ کومعلوم ہی ہے اور بیبھی ظاہر ہے کہ وہ اگر چاہے تو اس کے بدلنے پر بھی قادر ہے۔ اس طرح کہ ہمارے دل میں ایمان ڈال دے یا کفرکے کا موں کی ہمیں قدرت ہی نہ دے۔

پیربھی اگر وہ ہماری اس روش کونہیں بداتا تو ظاہر ہے کہ وہ ہمارے ان کاموں سے خوش ہے اگر وہ چاہتا تو ہم تو کیا 'ہمارے بررگ بھی شرک ندکرتے - جیسے ان کا بہی قول آیت کو شکآء الرِّ مُحمٰنُ ہیں اور سورہ مُحل ہیں ہے - اللہ فرما تا ہے ای شہدنے ان سے کہلی قوموں کو تباہ کر دیا - اگر یہ بات بچ ہوتی تو ان کے پہلے باپ دادا پر ہمارے عذاب کیوں آتے ؟ رسولوں کی نافر مائی اور شرک و کفر پر مصر رہنے کی وجہ سے وہ دوئے زمین سے ذکت کے ساتھ کیوں ہٹا دیے جاتے ؟ اچھا تمہارے پاس اللہ کی رضامندی کا کوئی شرفیکیٹ ہوتو پیش کرو ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم وہ میں ہوئی سے ہوئی سرعت ہوئی شرفیکٹ سے ہوئی سرعت ہوئی سرعت ہوئی اس محتودوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے طادین حالات کی خالف نے والے ہیں ندان کی انہیں قدرت کے ان سے تو اللہ نے بچھ بوجھین رکھی ہے - ہدایت و گراہی کی تقیم ہیں بھی اللہ کی حکمت اور اس کی جمت ہے - سب کام اس کے بان سے تو اللہ نے بوکہ ہم ان معبودوں کی عباد قوان سب کوراہ حق پر برجع کر دیتا - اور آیت ہیں ہے اگر تیر رب بیں وائن نوان سب کوراہ حق پر برجع کر دیتا - اور آیت ہیں ہے اگر تیر رب بیں اللہ نے اس لئے پیدا کیا کو ایک ہیں ہے کہ بی جاتے ہیں وائی ہوئی جمت اللہ کی جب ہیں اللہ کے جب بندی ہوئی جب اندے کی بیدا کیا دیں بیا اللہ کی ہوئی ہوئی اور ان کی کوئی جب اللہ کی کو بہت بندوں پر ہے ۔ تیر سرب کی یہ بات حق ہے کہ ہیں جنات اور انسانوں سے جنہم کو پر کردوں گا - حقیقت بھی بہی ہے کہ نافر مانوں کی کوئی جب اللہ کی خت بندوں پر ہے ۔ تیر سرب کی یہ بات حق ہے کہ ہیں جنات اور انسانوں سے جنہم کو پر کردوں گا - حقیقت بھی بہی ہے کہ نافر مانوں کی کوئی جب اللہ کی خت بندوں پر ہے۔

قُلُ هَلَمْ شُهَدَآ كُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ آنَ اللهَ حَرَّمَ هُذَا فَالِنَ شَهِدُوا فَلا تَشْهَدُ مَعَهُمْ وَلا تَتَبَعُ آهُوَلَهُ هُذَا فَالِنَ شَهِدُوا فَلا تَشْهَدُ مَعَهُمْ وَلا تَتَبَعُ آهُوَلَهُ الْذِينَ كَذَّبُوا بِالْتِنَا وَالَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْاِحِرَةِ وَهُمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْتِنَا وَالَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْاحِرَةِ وَهُمُ اللَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْتِنَا وَالَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْاحِرَةِ وَهُمُ اللَّذِينَ كَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّحِرَةِ وَهُمُ اللَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْتِنَا وَالَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّحِرَةِ وَهُمْ اللَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللَّحِرَةِ وَهُمْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ اللَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْعُلِي اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ اللللْهُ اللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ اللللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ اللللللللْمُ اللللْمُ الللللللْمُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُولُهُ الللْمُ الللللللْمُ الللللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ الللللْ

کہو کہ ذراا پنے ان گواہوں کو تو لاؤ جو یہ بیثارت دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے' پس اگروہ گواہی بھی دے دیں تو تو ان کے ساتھول کر ہاں میں باں نہ کہنے لگنا ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی تو ہر گزنہ کرنا جو ہماری آیات کو جمٹلاتے ہیں' آخرت کا یقین نہیں کرتے اور دوسروں کواپنے رب کے برابر بیجھتے ہیں ۲

(آیت: ۱۵۰)تم نے خواہ نمخواہ اپنی طرف سے جانوروں کوحرام کررکھا ہے ان کی حرمت پر کسی کی شہادت تو پیش کر دو-اگریہ الی شہادت والے لائیں تو تو ان جھوٹے لوگوں کی ہاں میں ہاں نہ ملانا - ان منکرین قیامت 'منکرین کلام اللہ کے جھانے میں کہیں تم بھی نہ آجانا -

کہدے کہ آؤئم پرتمہارے رب نے جو پکھ حرام کیا ہے میں تمہیں وہ پڑھ شاؤں یہ کہتم اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرواور ماں باپ کے ساتھ اچھاسلوک کرواور مفلسی کے ڈرسے اپنی اولا دکوئل نہ کرو' تمہیں اورانہیں روزیاں ہم ہی دیتے ہیں اور کسی بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤخواہ وہ ظاہر ہو خواہ وہ پوشیدہ ہواور جس جان کافٹل اللہ نے حرام کیا ہے 'اسے پغیر کسی شرع وجہ کے قبل نہ کرو' یہ ہیں وہ احکام جن کا تھم اللہ تعالیٰ ہمیں دے رہا ہے تا کہ تم سمجھ بو جھلو ن

نبی اکرم علیق کی وسیتیں: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۱) ابن مسعود رضی الله تعالی عنفر ماتے ہیں 'جو شخص رسول الله علی کی اس وصیت کو دیکی الله عنفر ماتے ہیں ' سورہ انعام میں محکم چاہتا ہو جو آپ کی آخری وصیت بھی تو وہ ان آیات کو تنقون تک پڑھے۔'' ابن عباس رضی الله عنه فرماتے ہیں'' سورہ انعام میں محکم آیا ہمیں ۔ پھر یہی آیات آپ نے تلاوت فرمائیں۔'' ایک مرتبہ حضور نے اپنے اصحاب سے فرمایا'' تم میں سے کوئی شخص ہے جو میر بہتا ہوں کی بیعت کرئے پھر آپ نے بہت ایات تلاوت فرمائیں اور فرمایا جو اسے پورا کرے گا'وہ الله سے اجر پائے گا اور جو ان میں سے کسی بات کو پورا نہ کرے گا تو دنیا میں ہی اسے شرعی سزاد ہے دی جائے گی اور اگر سزانہ دی گئی تو پھراس کا معاملہ قیامت پر ہے۔اگر اللہ چاہتو اسے بخش دے اور اگر چاہتو سزاد ہے' (مند کا کم)

بخاری وسلم میں ہے ''تم لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کرؤاللہ کے ساتھ کی کوشر یک نہ کرنے گئ'اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی سلام اللہ علیہ سے فرما تا ہے کہ 'ان مشرکین کو جواللہ کی اولا د کے قائل ہیں اللہ کے رزق میں ہے بعض کو اپنی طرف سے حلال اور بعض کو ترام کہ دو ہیں اللہ کے بیا تھ دوسروں کو پیعینے ہیں' کہد ہیں کہ دیجئے کہ تی بھی جو چیز ہیں اللہ کی حرام کردہ ہیں'انہیں مجھ سے سن لو جو میں بذر بعد وی اللی بیان کرتا ہوں' تمہاری طرح خواہش نفس' تو ہم پرتی اور انگل و گمان کی بنا پرنہیں کہتا ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کی وہ تہ ہیں وصیت کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کی کوشر یک نہ کرنا ۔ بیکل موجائے ۔ اس آیت کے ایک جملہ کو صدف کردیا' پھر دوسرا جملہ ایسا کہ دیا جس سے مذف شدہ جملہ معلوم ہوجائے ۔ اس آیت کے آخری جملے ذلِکُم وَ صَلّی کُم ہے اللّا تُشُرِ کُو اُسے ہملے کے محذوف جملے او صاکم پر دلالت ہو گئی ۔ حرب میں یوں بھی کہ دیا کرتے ہیں امر تک ان لا تقوم ۔ بخاری و مسلم میں ہے' رسول اللہ علیہ فرمات ہیں' میرے پاس جر سکل اس جر سکل اس جر کو اس کے میڈو کو اس کے بیٹ میں میں ہے جو تھی اس نے ہیں امر تک ان لا تقوم ۔ بخاری و مسلم میں ہے' رسول اللہ علیہ فرمات ہیں میں میں ہے کہ ہو۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھے پھر یہی جواب ملا' پھر میں میں نے بیا جوری کی ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھے پھر یہی جواب ملا' پھر میں میں نے بیا جا بھی میں نے بیا جوری کی ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھے پھر یہی جواب ملا' پھر میں نے بیا جا ہو گئی ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' میں جواب ملا' پھر میں میں نے بیا جا ہو گئی ہو ۔ میں نے پھر یہی سال کیا' میں جواب دیا کہ گوشراب نوشی بھی گی ہو۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ہے موحد کے جنت میں داخل ہونے کا من کر حضرت ابوذر ٹے بیسوال کیا تھااور آپ نے بیہ جواب

دیا تھا اور آخری مرتبہ فرمایا تھا اور ابوذرکی ناک خاک آلود ہو چنانچہ راوی حدیث جب اسے بیان فرماتے تو یہی لفظ دہرا دیتے۔ سنن میں مروی ہے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے اے ابن آدم تو جب تک مجھے دعا کرتا رہے گا اور میری ذات سے امیدر کھے گا میں بھی تیری خطاؤں کو معاف فرما تا رہوں گا خواہ وہ کیسی بھی ہوں کوئی پر واہ نہ کروں گا تو اگر میر ہے پاس زمین بھر کر خطائیں لائے گا تو میں تیرے پاس اتن بی معنفرت اور بخشش لے کر آؤں گا بشر طیکہ تو نے میر ہے ساتھ کی کوشر یک نہ کیا ہو تو نے اتی خطائیں کی ہوں کہ وہ آسان تک بھی گئی ہوں بھر بھی تو مجھ سے استغفار کر ہے تو میں تھے بخش دوں گا۔ اس حدیث کی شہادت میں ہی آ بیت آسی ہے ہوگا الله لایک فیفر اُن یُسٹر کے بیہ کھی تو مجھ سے استغفار کر ہے تو میں تھے بخش دوں گا۔ اس حدیث کی شہادت میں ہی آبیت آسی ہے اِن الله لایک فیفر اُن یُسٹر کے بیہ ویکھور کے اُن کینکور اللہ کی مثبت پر ہیں جے چا ہے بخش دے۔

تعجم مسلم میں ہے جوتو حید پرمرے وہ جنتی ہے۔ اس بارے میں بہت ی آیات اور احادیث ہیں۔ ابن مردویہ میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کی کوشر یک نہ کروگو تہمارے کلاے کردیتے جائیں یا تہمیں سولی چڑھا دیا جائے یا تہمیں جلادیا جائے۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ عظافہ نے سات باتوں کا تھم دیا (ا) اللہ کے ساتھ کی کوشر یک نہ کرنا گوتم جلادیتے جاؤ'یا کاٹ دیتے جاؤ'یا سولی دے دیتے ہاؤ'یا سولی اللہ عظافہ نے سات باتوں کا تھم دیا (ا) اللہ کے ساتھ اس کوشر یک نہ کرنا گوتم جلادیتے جاؤ'یا کاٹ دیتے جاؤ'یا سولی دے دیتے ہاؤ'ای اللہ ایس کے ساتھ باتھ کے سات باتوں کا تھم اس باپ کے ساتھ اس کر بھر میں اس کوشر یہ دونوں تھم ایک ہی جگہ بیان ہوئے ہیں جیسے آن اللہ گور لیے و لوو الدیک میں مشرک مال باپ کے ساتھ بھی بقدر ضرورت احسان کرنے کا تھم ہوا ہے۔ اور وَ اِذْاَ حَدُنَا مِیشَاقَ بَنِی ٓ اِسُر ٓ اِیُکُلُ الْحَ 'میں بھی دونوں تھم مشرک مال باپ کے ساتھ بھی بقدر ضرورت احسان کرنے کا تھم ہوا ہے۔ اور وَ اِذْاَ حَدُنَا مِیشَاقَ بَنِی ٓ اِسُر ٓ اِیُکُلُ الْحَ 'میں بھی دونوں تھم ایک ساتھ بیان ہوئے ہیں اور بھی بہت تی اس مفہوم کی آیات ہیں۔

بخاری وسلم میں ہے' ابن مسعودٌ فر ماتے ہیں' میں نے صفور علیہ ہے دریافت کیا کہ ونسائل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' نماز وقت کر پڑھنا' میں نے پوچھا کھر؟ فرمایا' مال ہاپ کے ساتھ نیکی کرنا' میں نے پوچھا کھر؟ فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا - میں اگر اور بھی دریافت کرتا تو صفور "بنا دیتے ہیں۔ ابن مردو ہیں عبادہ مین صامت اورا بودرداء سے مردی ہے کہ جھے میر نظیل رسول اللہ علیہ نے وصیت کی کہ اپنے والدین کی اطاعت کراگر چدوہ تھے تھم دیں کہ توان کے لئے ساری دنیا ہے اللہ بھوجا تو بھی مان لے۔ اس کی سند صغیف ہے۔ باپ داداؤں کی وصیت کی کہ ان کی اطاعت کراگر چدوہ تھے تھم دیں کہ توان کے لئے ساری دنیا ہے اللہ بھوجا تو بھی مان لے۔ اس کی سند صغیف ہے۔ باپ داداؤں کی وصیت کر کے اولا واور اولا دکی اولا دکی اول دکی بابت وصیت فرمائی کہ آئیس قبل نہ کروجیے کہ شیاطین نے اس کا مرکو تہمیں سکھار کھا ہے۔ الزکیوں کو تو کو گوٹی بوجوا کی مرتبہ صفور سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرکی کرنا صالانکہ اس اس کے باری کہ مرتبہ صفور سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کہ اللہ اللہ اللہ کے ساتھ کھائے گی' پوچھا کھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا' اپنی اولا دکواس خوف سے قبل کرنا کہ ہیم مربہ سے ساتھ کھائے گی' پوچھا کھر کونسا گناہ ہے کہ مرائی اولا دکواس خوف سے قبل کرنا کہ ہیم مربہ سے بھد ہی فرمایا کہ ہم انہیں روزی دیتے ہیں اور کونے ہی فرمایا کہ ہم انہیں روزی دیتے ہیں اور کونے ہی فرمایا کہ ہم انہیں روزی دیتے ہیں اور کونے ہی فرمایا تھی کہ مرائیس ہی ہم ہی درے ہیں۔

پھرفر مایا کی ظاہراور پوشیدہ برائی کے پاس بھی نہ جاؤجیے اور آیت میں ہے قُلُ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّی الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنُها وَمَا بَطَنَ الْحُلِينَ تَمَامِ ظَاہِرِی بَاطِیْ برائیاں ظلم وزیادتی شرک وکفراور جھوٹ بہتان سب پھواللہ نے حرام کردیا ہے۔اس کی پوری تفسیہ آیت وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ کی تفسیر میں گزر چکی ہے جھے حدیث میں ہے اللہ سے زیادہ غیرت والاکوئی نہیں۔ای وجہے تمام ب حیائیاں اللہ نے حرام کر دی ہیں خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں۔سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں کسی کوا پنی بیوی کے ساتھ دیکے لوں تو میں تو ایک ہی وار میں اس کا فیصلہ کر دوں' جب حضور کے پاس ان کا بی تول بیان ہوا تو فر مایا کیاتم سعدؓ کی غیرت پر تبجب کر رہے ہو؟ واللہ میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور میرارب مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے' اسی وجہ سے تمام محش کام ظاہر و پوشیدہ اس نے حرام کر دیئے ہیں (بخاری وسلم)

ایک مرتبہ حضور سے کہا گیا کہ ہم غیرت مندلوگ ہیں'آپ نے فر مایا واللہ میں بھی غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ ہے بھی زیادہ غیرت والا ہے میڈرت ہوں اور اللہ مجھ ہے بھی زیادہ غیرت والا ہے بیغیرت ہی ہے جواس نے تمام بری باتوں کو حرام قرار دے دیا ہے۔اس حدیث کی سند ترفدی کی شرط پر ہے۔ ترفدی میں میدیث ہے کہ میری امت کی عمریں ساٹھ ستر کے درمیان ہیں۔اس کے بعد کسی کے ناحی قبل کی حرمت کو بیان فر مایا گووہ بھی فواحش میں واخل ہے لیکن اس کی اہمیت کی وجہ سے اسے الگ کر کے بیان فر مادیا۔

بخاری وسلم میں ہے کہ جومسلمان اللہ کی تو حیداور میری رسالت کا اقر ارکرتا ہؤا نے قل کرنا بجز تین با توں کے جائز نہیں۔ یا تو شادی شدہ ہو کر پھر زنا کر ہے یا کسی کو قل کردئے یا دین کو چھوڑ دیاور جماعت سے الگ ہوجائے ۔مسلم میں ہے اس کی قتم جس سے سوا کوئی معبود نہیں ،کسی مسلمان کا خون حلال نہیں۔ ابوداؤ داور نسائی میں تیسر المخص وہ بیان کیا گیا ہے جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ کے رسولوں سے جنگ کرنے گئے اسے قل کردیا جائے گایا 'صلیب پر چڑ ھادیا جائے گایا 'مسلمانوں کے ملک سے جلاوطن کردیا جائے گا۔

امیرالمونین حضرت عثان بن عفان رضی اللہ تعالی عند نے اس وقت جبکہ باغی آپ کومحاصر ہے میں لئے ہوئے سے فرمایا میں نے رسول اللہ اللہ سے سنا ہے کسی سلمان کا خون بجز ان تین کے طال نہیں ایک تو اسلام کے بعد کا فرہو جانے والا ورسرا شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور تیسرا بغیر قصاص کے کسی کو آل کر دینے والا - اللہ کی قسم نے جالمیت میں زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ اسلام لانے کے بعد بھی میں نے کسی اور دین کی تمنا کی اور نہ میں نے کسی کو بلاوجہ آل کیا ، پھر تم میرا خون بہانے کے در پے کیوں ہو جس بی کا فروں میں جو امن طلب کرے اور مسلمانوں کے معاہدہ امن میں آجائے اس کے آل کرنے والے کے قسم میں بہت وعید آئی ہے اور اس کا قبل بھی شرعا حرام ہے - بخاری میں ہے معاہدہ امن کا قاتل جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کے رائے تک بھی جا ہے ۔ پھر فرما تا اور روایت میں ہے کیونکہ اس نے اللہ کا ذمہ تو ڑا اس میں ہے کہ بچاس برس کے رائے کے فاصلے ہے ہی جنت کی خوشبو بیش ہے ۔ پھر فرما تا اور روایت میں ہے کیونکہ اس نے اللہ کا ذمہ تو ڑا اس میں ہے کہ بچاس برس کے رائے کے فاصلے ہے ہی جنت کی خوشبو بیش ہے۔ پھر فرما تا ہے ہو بیا اللہ کی قسم کے دیا ہو گوائس کے احکام کواور اس کی منع کردہ باتوں کو بجھوں۔

وَلا تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيْمِ اللَّا بِالَّتِي هِي آحْسَنَ حَتَّى اللَّهِ الْمَاكَ الْيَتِيْمِ اللَّا بِالْتِي هِي آحْسَنَ حَتَّى يَبْكُعُ اللَّهُ وَاوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسَطِ لَا تُكَلِفُ لَيْنُ اللَّهِ اللَّهِ وَالْمُعَهَا وَإِذَا قُلْتُمُ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرُلِكُ وَلَيْكُمْ وَطْسَكُمْ بِ الْعَلَكُونَ دَا قُرُلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلَكُونَ ذَا قُرُلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلِكُونَ وَلَا كَانَ وَالْمُونَ اللهِ الْوَفُوا لَذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلِكُونَ وَلَا لَكُونَ اللهِ اللهِ الْوَفُوا لَذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلَكُونَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الْوَفُوا لَذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلَكُونَ اللهِ اللهُ اللهِ المِلْمُ اللهِ اللهِ المُلْعِلَا اللهِ اللهِ اللهِ المُلْكِلْ اللهِ ال

۔ بتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ گرا پیے طور پر کہاس کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ دہ اپنی جوانی کی عمرکو پینچ جائے اور ناپ تول کوانصاف کے ساتھ جوعہد ہوا ہے' ہم کی شخص کواس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے' اور جب بولؤانصاف کا پاس رکھوا گر چہکی قرابت دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہواوراللہ کے ساتھ جوعہد ہوا ہے'

اسے پورانباہ دؤیہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم اللہ تہمیں دے رہاہے تا کہتم نصیحت حاصل کرو

تیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید: ہلے ہلا (آیت: ۱۵۲) ابوداؤدوغیرہ میں ہے کہ جب آیت وَ لَا تَقُر بُوُا اور آیت الَّذِینَ الَّذِینَ عَالَی اللَّ تَصَلَّک کردیا - اس یَا کُلُونُ اَمُواَلَ الْکَتَمْلُی ظُلُمًا نازل ہوئیں تو اصحاب رسول نے تیموں کا کھانا پینا اپنے کھانے پینے سے بالکل الگ تصلگ کردیا - اس میں علاوہ ان لوگوں کے نقصان اور محنت کے تیموں کا نقصان بھی ہونے لگا اگر نجی رہا تو یا تو وہ باسی کھا کیں یا سر کر خراب ہو جائے - جب حضور سے اس کا ذکر ہوا تو آیت و یَسْئَلُونَ لَکَ عَنِ الْیَتْمٰی الْحُ نازل ہوئی کہ ان کے لئے خیرخوا ہی کروان کا کھانا پینا ساتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں وہ تہارے بھائی ہیں - اسے پڑھ کر من کر صحابہ نے ان کا کھانا سے ساتھ ملالیا - یہ کم ان کے من بلوغ تک چہنچنے تک ہے گوبیض نے تعلی سال اور بعض نے جائیں سال اور بعض نے ساتھ سال اور بعض نے جائیں سال بعض نے چالیس سال اور بعض نے ساتھ سال کے ہیں لیکن بیسب قول یہاں مناسب نہیں - وانڈ اعلم -

پر حکم فر مایا کہ فین دین اور ناپ تول میں کی بیشی نہ کرو-ان کے لئے ہلاکت ہے جو لیتے وقت پورالیں اور دیتے وقت کم دیں۔
ان امتوں کو اللہ نے غارت کر دیا جن میں یہ بدخصلت تھی۔ جامع تر نہ کی میں ہے کہ حضور ؓ نے ناپ اور تو لئے والوں سے فر مایا تم ایک ایسی
چیز کے والی بنائے گئے ہوجس کی صحیح گرانی نہ رکھنے والے تباہ ہو گئے۔ پھر فر ما تا ہے کسی پراس کی طاقت سے زیادہ ہو جہ تم نہیں لا دیتے لینی
اگر کسی شخص نے اپنی طاقت بھر کوشش کر لی دوسر سے کاحق دے دیا' اپنے حق سے زیادہ نہ لیا' پھر بھی نا دانستہ طور پہلطی سے کوئی بات رہ گئی ہو
تو اللہ کے ہاں اس کی پکڑنہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے آیت کے یہ دونوں جملے تلاوت کر کے فر مایا کہ جس نے صحیح نیت سے
وزن کیا' تولا' پھر بھی اس میں کوئی کئ زیادتی' بھول چوک سے ہوگئی تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔'' یہ حدیث مرسل اور غریب ہے۔

پھر فرما تا ہے بات انساف کی کہا کرواگر چقر ابت داری کے معاملے میں بی کچھ کہنا پڑے۔' جیسے فرمان ہے یا یُھا الَّذِینَ اَمَنُوا کُولُوا قَوْمِینَ بِالْقِسُطِ اورسورہ نساء میں بھی بہی تھم دیا کہ ہر خص کو ہر حال میں سچائی اور انساف نہ چھوڑ تا چا ہے۔ جھوٹی گوابی اور غلط فیصلے سے بچنا چا ہے' اللہ کے عہد کو پورا کرواس کے احکام بجالا وُ' اس کی منع کردہ چیزوں سے الگ رہواس کی کتاب اس کے رسول کی سنت پر چلتے رہو بہی اس کے عہد کو پورا کرنا ہے' انہی چیزوں کے بارے میں اللہ کا تاکیدی تھم ہے' یہی فرمان تبہارے لئے وعظ ونسیحت کا ذریعہ ہیں تا کہ جواس سے پہلے تکھے بلکہ برے کاموں میں تھے'اب ان سے الگ ہوجاؤ۔ بعض کی قرائت میں تذکہ گرو کر بھی ہے۔

وَآنَ هٰذَا صِرَاطِى مُسْتَقِيًّا فَاتَّبِعُوهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِ كُوْرَ عَنْ سَبِيْلِهُ لَا لَكُورُ وَصْحَكُمْ بِهُ لَعَلَّكُورُ تَتَقُونَ ﴿ يَكُورُ مِنْ اللَّهُ اللَّاللَّ اللللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الل

اور پیرکی میرگی راہ یمی ہے'تم سب ای پر چلے جاؤ' اور دوسرے راستوں پر نہ پڑ جانا کہ وہتمہیں راہ اللہ سے جدا کر دیں گے'تمہیں جناب باری بیہ تاکیدی عظم فرمار ہاہےتا کہتم پر ہیزگار بن جاؤ 🔿

شیطانی را بین فرقہ سازی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۳) یہ اوران جیسی آیات کی تفسیر میں ابن عباس کا قول توبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو باہم اعتاد کا حکم دیتا ہے اورا ختلاف و فرقہ بندی ہے روکتا ہے اس لئے کہ الحکے لوگ اللہ کے دین میں پھوٹ ڈالنے ہی ہے تباہ ہوئے تھے۔ مند میں ہے کہ اللہ کے ذین میں پھوٹ ڈالنے ہی ہے تباہ ہوئے تھے۔ مند میں ہے کہ اللہ کے ذاکمیں اور کیسریں کھینچی اور فر مایا 'النہ کی سیدھی راہ یہی ہے۔ پھراس کے داکمیں با کیں اور کیسریں کھینچی کر فر مایا 'النہ کا میں میں ہے۔ پھراس کے داکمیں با کیں اور کیسریں کھینچی کو فر مایا 'النہ کا میں دیت ہے جو مند راہوں پر شیطان ہے جوا پی طرف بلار ہا ہے۔ پھرآ پ نے اس آیت کا ابتدائی حصہ تلاوت فر مایا۔ اس صدیث کی شاہدوہ حدیث ہے جو مند وغیرہ میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہم نبی علی ہے ہیں بیٹھے ہوئے تھے جو آپ نے اپنے سامنے ایک سیدھی کیسری کھینچی اور فر مایا 'یہ اللہ اللہ کے اپنی بیٹھے ہوئے تھے جو آپ نے اپنے سامنے ایک سیدھی کیسری کھینچی اور فر مایا 'یہ اللہ

تعالیٰ کا راستہ ہے پھراس کے دائیں اور بائیں دؤدولکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ بیشیطانی راہیں ہیں اور پچ کی لکیر پر انگلی رکھ کراس آیت کی تلاوت فرمائی - ابن ماجه میں اور بزار میں بھی میرحدیث ہے- ابن مسعود سے کسی نے پوچھاصراط متنقیم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جس پرہم نے ا پنے نبی علیہ کو چھوڑا'اس کا دوسرا سرا جنت میں جاملتا ہے۔ اس کے دائیں بائیں بہت ہی اور راہیں ہیں جن پرلوگ چل رہے ہیں اور دوسرول کوبھی بلارہے ہیں۔ جوان راہوں میں ہے سے راہ پر ہولیا' وہ جہنم میں پہنچا' پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فر مائی -حضور ً فر ماتے ہیں'اللّٰد تعالیٰ نے صراط متعقیم کی مثال بیان فر مائی – اس راہتے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں جن میں بہت سے درواز ہے ہیں اور سب چو پٹ کھلے پڑے ہیں اوران پر پردے لئکے ہوئے ہیں-اس سیدھی راہ کے سرے پر ایک پکارنے والا بیجو پکار تار ہتا ہے کہ لوگوتم سب اس صراط متنقیم پرآ جاؤراتے میں بکھر نہ جاؤ' بچ راہ کے بھی ایک شخص ہے۔ جب کوئی شخص ان درداز وں میں ہے سی کو کھولنا چا ہتا ہے تو وہ کہتا ہے خبر دارا سے نہ کھول' کھولو گے تو سیدھی راہ سے دورنکل جاؤ گے۔ پس سیھی راہ اسلام ہےاور دونوں دیواریں اللہ کی حدود ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے الله کی حرام کردہ چیزیں ہیں نمایال شخص الله کی کتاب ہے۔ اوپر سے پکارنے والا الله کی طرف کا نصیحت کرنے ولا ہے جو ہرمومن کے دل میں ہے (تر مذی) اس تکتے کو نہ بھولنا جا ہے کہا پنی راہ کے لئے سبیل واحد کا لفظ بولا گیا اور گمراہی کی راہوں کے لئے سبل جمع کا لفظ استعال کیا گیااس کئے کدراہ حق ایک ہی ہوتی ہے اور ناحق کے بہت سے طریقے ہوا کرتے ہیں جیسے آیت اَللّٰهُ وَلِي الَّذِينَ امّنُوا ميں ظُلُمْتِ كُوجِمع كَلفظ سے اورنوركووا حدكے لفظ سے ذكركيا كيا ہے-حضور عَلِي في نے ايک مرتبہ قُلُ تَعَالُوُ اسے تين آيات تك تلاوت كرك فرمایا عم میں سے کون کون ان باتوں پر مجھ سے بیعت کرتا ہے؟ پھر فرمایا ؟ جس نے اس بیعت کواپٹالیا 'اس کا اجراللہ کے ذیبے ہے اور جس نے ان میں سے کی بات کوتو ڑ دیا'اس کی دوصورتیں ہیں' یا تو دنیا میں ہی اس کی سزاشری اسے ال جائے گی' یا اللہ تعالیٰ آخرت تک اسے مہلت دے دے گا' پھررب کی مثیت پر منحصر ہے اگر چاہے سزاد ئے اگر چاہے تو معاف فرماد ہے۔

اللُّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْ ۚ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَا ۚ رَبِّهِمْ الْ يُؤْمِنُونَ ١٠٠ هِ وَهٰذَا كِتْبُ آنْزَلْنَهُ مُبْرَكُ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقْفُوا لَعَلَّكُمُ ثُرُحَمُونَ ١

پھرہم نے موک کو کتاب عنایت فرمائی جس سے نیک کاروں پر نعمت پوری ہواس میں تمام احکام کی تفصیل ہے اور ہدایت ومہر بانی ہے تا کہ لوگ اپنے رب کی ملا قات پرایمان لائیں 🔾 اوراس بابرکت کتاب کوچی ہم نے نازل فرمایا ہے پستم اس کی حکم پرداری کرواوراللہ ہے ڈروتا کہتم پررحم کیاجائے 🔾

جنول نے قرآن علیم سنا: 🖈 🖈 (آیت: ۱۵۴-۱۵۵) امام ابن جریر نے تولفظ دُمَّ کور تیب کے لئے مانا ہے یعنی ان سے ریجی کہددے ادر ہماری طرف سے میخبر بھی پہنچاد کے لیکن میں کہتا ہول ٹُمَّ کوتر تیب کے لئے مان کرخبر کاخبر پرعطف کردیں تو کیاحرج ہے؟ کیونکہ ایہا ہوتا ہاورشعروں میں بھی موجود ہے۔ چونکہ قرآن کریم کی مدح اَنَّ هذا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا میں گذری تھی اس لئے اس پرعطف ڈال کر توراة كى مدح بيان كردى - جيسے كداور بھى بهتى آيات ميں ہے - چنانچ فرمان ہے وَمِنُ قَبُلِهِ كِتَبُ مُوسَى اِمَامًا وَّرَحُمَةُ وَهٰذَا كِتُنْ مُصَدِقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا يعنى اس سے بہلے توراة امام رحمت تھى اوراب يقر آن عربى تصديق كرنے والا ہے-اى سورت كاول ميس

ہے قل من انزل الکتاب الذي الخ 'اس آيت مين بھي تورات كيان كے بعداس قر آن كابيان ہے-

کافروں کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے فکماً جَآءَ ھُمُ الْحَقُّ مِنُ عِنْدِنَا الْحُ جبان کے پاس ہماری طرف ہے ت آپنچا تو کہنے لگئے اسے اس جیسا کیوں نہ ملا جوموی کو ملا تھا جس کے جواب میں فرمایا گیا' کیاانہوں نے موی کی اس کتاب کے ساتھ کھڑئیں کیا تھا؟ کیا صاف طور سے نہیں کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں اور ہم تو ہرا کیک کے منکر ہیں۔ جنوں کا قول بیان ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی تو م سے کہا' ہم نے وہ کتاب ٹی ہے جوموی کے بعدائری ہے' جوا پنے ہے اگلی کتابوں کو بچا کہتی ہے اور راہ جن کی ہدایت کرتی ہے' دہ کتاب جامح اور کامل تھی۔ شریعت کی جن باتوں کی اس وقت ضرورت تھی' سب اس میں موجود تھیں' بیا حسان تھا نیک کاروں کی نیکیوں کے بدلے کا۔ جسے فرمان ہے احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جیسے فرمان ہے کہ بنی اسرائیلیوں کو ہم نے ان کا امام بنا دیا جبکہ انہوں نے مبر کیا اور مہاری آ یات پریقین رکھا۔ غرض سے بھی اللہ کافضل تھا اور نیکوں کی نیکیوں کا صلہ۔ احسان کرنے والوں پر اللہ بھی احسان پورا کرتا ہے یہاں بھی اور وہاں بھی۔ امام ابن جریر الذی کومصد رہے مائے ہیں جیسے خصنہ کو اگذی خواش سے۔ ابن رواحہ کی اشعر ہے۔

وثبت الله ما اتاك من حسن في المرسلين و نصر كالذي نصروا

اللہ تیری اچھائیاں بڑھائے اور اگلے نبیوں کی طرح تیری بھی مدوفر مائے ۔ بعض کہتے ہیں یہاں الذی معنی ہیں الذین کے ہے عبداللہ بن مسعود کی قرات لما ما علی الذین احسنوا ہے۔ پس مومنوں اور نیک لوگوں پر اللہ کا بیاحسان ہے اور پورااحسان ہے۔ بغوی کہتے ہیں مراواس سے انبیاء اور عام مومن ہیں۔ بعنی ان سب پرہم نے اس کی فضیلت ظاہر کی۔ جیسے فرمان ہے یکھو ستی اِنّی اصطَفَیُتُک الحٰ یعنی اے موسیٰ میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے مجھے لوگوں پر ہزرگی عطافر مائی۔ ہاں حضرت موسیٰ کی اس بزرگی سے حضرت محمد سیالت و جو خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو خلیل اللہ ہیں مستنی ہیں بہ سب ان دلائل کے جو وار دہو بھی ہیں۔ یکی بن یعر آحسن ہو کو خذوف مان کر احسن پڑھتے تھے۔ ہوسکتا ہے؟ امام ابن جریز فرماتے ہیں میں اس قرات کو جائز نہیں رکھوں گا اگر چہ عربیت کی بنا پر اس میں نقصان نہیں۔ آبیت کے اس جملے کا ایک مطلب میں کوئی تفاوت نہیں۔

پھرتورات کی تعریف بیان فرمائی کہ اس میں ہر تھم بہ تفصیل ہے اور وہ ہدایت ورحت ہے تا کہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب سے
طفے کا یقین کرلیں - پھر قرآن کریم کی اتباع کی رغبت دلاتا ہے اس میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے اور اس پڑمل کرنے کی ہدایت فرما تا ہے اور
اس کی طرف لوگوں کو بلانے کا تھم دیتا ہے – برکت سے اس کا وصف بیان فرما تا ہے کہ جو بھی اس پر کاربند ہوجائے وہ دونوں جہان کی برکتیں
حاصل کرے گا اس لئے کہ بیاللہ کی طرف مضبوط تی ہے –

آنِ تَقُولُوْ النَّمَا أُنْزِلَ الْكِتْبُ عَلَى طَايِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَلِنَ عَفُولُوْ النَّمَا أُنْزِلَ الْكِتْبُ عَلَى طَايِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَلِنَ عَنْ الْمُوالَوْ الْوَالَّوْ الْتَا الْمُولِيَّ الْمُدِي مِنْهُمُ فَقَدْ جَاءَكُمُ بَيِّنَا الْمُرْكِتُ الْمُدِي مِنْهُمُ فَقَدْ جَاءَكُمُ بَيِّنَا الْمُرْكِتُ الْمُدُي مِنْهُمُ فَقَدْ جَاءَكُمُ بَيِّنَا الْمُرْكِتُ الْمُدُي مِنْهُمُ فَقَدْ جَاءَكُمُ بَيِّنَا الْمُولِي عَلَيْنَا الْمُرْكِتُ اللَّهُ مُ مِنْ الطَّلَمُ مِمَّنَ كَذَّ بَالِيتِ مِنْ الطَّلَمُ مِمَّنَ كَذَّ بَالِيتِ

اللهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصَدِفُونَ عَنْ الْيِتِنَا سُوْءَ الْعَدَابِ بِمَاكَانُوُ ايَصْدِفُونَ

اس لئے کہ بھی کہنے لگو کہ تاب اللہ تو ہم سے پہلے کی دو جماعتوں کی طرف ہی نازل کا ٹی اور ہم تو ان کی تلاوت سے بخبر ہی رہے کی یا کہنے لگو کہ اگر ہم برکوئی کتاب اتاری جاتی تو ہم تو اس سے بہت ہی زیادہ دراہ یافتہ بن جائے اچھا اب تو تمہارے پاس تبہارے دب کی طرف سے جمت و دلیل اور ہدایت ورحت آئے پنجی کتاب اتاری جاتی ہو کہ کون ہے جو اللہ کی آیات کو جھوٹی بتلائے اوران سے کتر اجائے ہم بھی ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے کثر اجت ہیں برے عذا بول کی سراک سے بڑھ کر طالم کون ہے جو اللہ کی آیات کو جو بدلا ہوگا ان کے کتر ان کے کتر

لاف زنی عیب ہے۔ دوسرول کو نیکی سے روکنے والے برترین ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۱۹ ا-۱۵۷) فرماتا ہے کہ اس آخری کتاب غرتم مان ہے وَلَو لَا اَنُ تُصِیبَهُمُ مُصِیبَةٌ الْح یعنی اگر انہیں ان کی بدعمالیوں کی وجہ ہے کوئی مصیب کہنچی تو کہد دیتے کہ تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیر فرمان کو مانے ۔ آگلی دو جماعتوں سے مراد یہود و نصاری ہیں۔ اگر یہ عربی زبان کا قرآن نہ اترتا تو وہ یہ عذر کر دیتے کہ ہم پر تو ہماری زبان میں کوئی کتاب نہیں اتری ہم اللہ کے فرمان سے بالکل عنافل رہے بھر ہمیں سزاکیوں ہو؟ نہ یہ عذر باقی رہااور نہ یہ کہا گرہم پر آسان کتاب اترتی تو ہم تو اگلوں سے آگے نکل جاتے اور خوب نیکیاں کرتے ۔ جیسے فرمان ہے وَ اَفْسَمُوا بِاللّٰهِ حَهُدَ اَیْمَانِهِمُ اللّٰ یُعنی موکد قسمیں کھا کھا کر لاف زنی کرتے تھے کہ ہم میں اگر کوئی نبی آجائے تو ہم ہوایت کومان لیں۔

الشفرما تا ہے اب تو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ہدایت ورحمت بھراقر آن بزبان رسول عربی آچکا جس میں حلال وحرام کا بخو بی بیان ہے اور دلوں کی ہدایت کی کافی نورانیت اور رب کی طرف سے ایمان والوں کے لئے سراسر رحمت ورحم ہے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ جس کے پاس اللہ کی آیات آ جا کیں اور وہ انہیں جھٹلائے ان سے فائدہ نہ اٹھائے نہ کس کرئے نہ یعین لائے نہ نیکی کرئے نہ بدی چھوڑ کے نہ خود مانے نہ اوروں کو مانے دے تواس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ اسی سورت کے شروع میں فرمایا ہے وَ هُم یَنُهُون عَنُهُ وَ مَنُولًا وَ صَدُّولًا وَ مَنْہُونَ عَنْهُ نُوداس کے خالف اوروں کو بھی اسے مانے سے روکتے ہیں دراصل اپناہی بگاڑتے ہیں جیسے فرمایا الَّذِینَ کَفَرُولُ وَ صَدُّولًا عَنْ سَبِیلِ اللّٰهِ الْحَ بِینَ جولوگ خود کفر کرتے ہیں اور راہ اللی سے روکتے ہیں انہیں ہم عذاب بڑھاتے رہیں گے۔ پس بیلوگ ہیں جونہ مان نے مَن سَبیلِ اللّٰهِ الْحَ بِینَ جولوگ خود کفر کرتے ہیں اور راہ اللی سے روکتے ہیں انہیں ہم عذاب بڑھاتے رہیں گے۔ پس بیلوگ ہیں جونہ مان کہ منہ قادر نفر ماں بردار ہوتے تھے۔ جیسے فرمان ہے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلِّی وَلٰکِنُ کَدَّبَ وَ تَولِّی یعنی نہ تو مان نہ مُن کرمنہ پھیرلیا۔ ان دونوں تفیروں میں پہلی بہت اچھی ہے یعنی خود بھی انکار کیا اور دوسروں کو بھی انکار بیت مان کرمنہ پھیرلیا۔ ان دونوں تفیروں میں پہلی بہت اچھی ہے یعنی خود بھی انکار کیا اور دوسروں کو بھی انکار بی آمادہ کیا۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلاَّ اَنْ تَأْتِيَهُ وُ الْمَلْكِكَةُ اَوْ يَأْتِي رَبُكَ اَوْ يَأْتِي رَبُكَ اَوْ يَأْتِي بَغْضُ الْبِتِ رَبِّكَ يَوْمَ مِيَاتِي بَغْضُ الْبِتِ رَبِّكَ لَيْ يَوْمَ مِياتِي بَغْضُ الْبِتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنُ الْمَنْتُ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَنْ الْمَنْتُ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَنْ الْمَنْتُ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَنْ الْمَنْتُ فِي الْمُؤْلِ الْمَنْتُ فِي الْمُؤْلِ الْمَانِهَا خَيْرًا فَلِ الْنَظِرُوْ الْتَا مُنْتَظِرُونَ هَا كَنْ الْمُنْتَظِرُونَ هَا كَنْ الْمُنْتَظِرُونَ هَا مَنْتَظِرُونَ هَا الْمُنْتَظِرُونَ هَا اللّهُ اللّهُ عَلَى الْمُنْتَظِرُونَ هَا اللّهُ اللّ

کیایہ ای بات کے منتظر میں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں؟ یا تیرارب آئے؟ یا تیرے دب کی بعض نشانیاں آ جائیں؟ جس دن تیرے دب کی بعض نشانیاں آ جائیں؟ گی تو کسی مخض کو جواس سے پہلے ایمان تہیں لایا تھا' اس کا ایمان مطلق فائدہ نددے گا' نداہے جس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکیاں ندکی ہوں' کہددے کہ اچھا منتظر رہو' ہم بھی انتظار کر دہ ہیں ن

قیامت اور بے بی : ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۸) الله تعالی کافرول کواور پیغیرول کے خالفول کواورا پی آیات کے جھٹلانے والول کواورا پی راہ ہے روکنے والوں کوڈرار ہا ہے کہ کیا انہیں قیامت کا انتظار ہے؟ جبکہ فرشتے بھی آئیں گےاور خوداللہ قیار بھی ۔ وہ بھی وقت ہوگا جب ایمان بھی ہوداور تو بھی برکار۔ بخاری شریف میں اس آیت کی تفیر میں ہے رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ سور جمع مغرب سے نہ نکلے جب بینشان ظاہر ہوجائے گا تو زمین پر جینے لوگ ہول گئے سب ایمان لا میں گے لیکن اس وقت کا ایمان محض بے سود ہے کھر آپ نے یہی آیت پر بھی ۔ اور حدیث میں ہے جب قیامت کی تین نشانیاں ظاہر ہوجا میں تو ہے ایمان کو ایمان لا نا فیر سے رکھ ہوئے ہوں کو اس کے بعد نیکی یا تو ہر کرنا کچھ سودمند نہ ہوگا۔ سورج کا مغرب سے نکلنا وجوال کا آنا دابة الارض کا ظاہر ہونا۔ ایک اور روایت میں اس کے ساتھ بی ایک وھویں کے آنے کا بھی بیان ہے۔ اور حدیث میں ہے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پیشتر جوتو ہرکے اس کی تو ہم تعبول ہو۔

حضرت ابوذر سے ایک مرتبہ رسول اللہ علیہ نے پوچھا' جانتے ہو یہ سورج غروب ہوکر کہاں جاتا ہے؟ جواب دیا کہ نہیں' فر مایا' عرش کے قریب جاکرسجد سے میں پڑتا ہے اور تھہرار ہتا ہے یہاں تک کہ اسے اجازت ملے اور کہا جائے لوٹ جا' قریب ہے کہ ایک دن اس سے کہد دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہ ہیں لوٹ جا' یہی وہ وقت ہوگا کہ ایمان لا نا بے نفع ہوجائے گا - ایک مرتبہ لوگ قیامت کی نشانیوں کا ذکر کر رہے تھے' استے میں حضور بھی تشریف لے آئے اور فر مانے گئے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں ندد کھولو گے - سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دھواں' دابة الارض' یا جوج ما جوج کا آنا' عسیٰ بن مریم کا آنا اور دجال کا نکلنا' مشرق مغرب اور جزیرہ عرب میں تین جگہز مین کا دھواں کہ جائے گئ رات دن ان میں تین جگہز مین کا دھنس جانا اور عدن کے درمیان سے ایک زیر دست آگ کا نکلنا جولوگوں کو ہا تک کے لیے جائے گئ رات دن ان کے پیچھے بی پیچے دہے گی (مسلم وغیرہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آنخضرت میں گئے ہے دریافت کیا کہ مورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا نشان کیا ہے؟ آپ نے فر مایا وہ رات بہت لہی ہو جائے گی بقدر دوراتوں کے لوگ معمول کے مطابق اپنے کام کاج میں ہوں گے اور تبجد گذاری میں بھی -ستار ہے اپنی جگہ تھے ہوں کے پھر اٹھیں گے لیکن دیکھیں گے کہ نہ ستار ہے ہے ہوں گئے پھر اٹھیں گے لیکن دیکھیں گے کہ نہ ستار ہے ہے ہیں نہ سورج اُکلا ہے کروٹیں دکھنے لگیں گی لیکن صح نہ ہوگی اب تو گھبرا جائیں گے اور دہشت زدہ ہوجائیں گے نتظر ہوں گے کہ بستار ہورج نکل مشرق کی طرف سے سورج نکل آئے گا اس وقت تو تما مرد سے زمین کے انسان ہوجائیں گے لیکن اس وقت ایمان محضور کا اس آئیت کے اس دمیر میں سورج کا مغرب سے نکانا فرمانا بھی ہے۔

ایک روایت میں ہے سب سے پہلی نشانی یہی ہوگی-اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف ایک بردا دروازہ کھول رکھا ہے جس کاعرض (چوڑ ائی) ستر سال (کی مسافت) ہے 'یہ تو ہے کا دروازہ ہے۔ یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے-اور حدیث میں ہے 'لوگوں پرایک رات آئے گی جو تین را تو ل کے برابر ہوگی' اسے تبجد گز ارجان لیں گے' یہ کھڑے ہوں گے ایک معمول کے مطابق تبجد لاست تغیر سورهٔ انعام ـ پاره ۸ می دی انعام ـ پاره ۸ می دی انعام ـ پاره ۸ می دی دی انعام ـ پاره ۸ می دی درهٔ انعام ـ پاره ۸ می دی درهٔ انعام ـ پاره ۸ می درهٔ در باره ۲ می درهٔ در باره ۸ می درهٔ در باره ۲ می درهٔ در باره ۲ می درهٔ در باره ۲ می درهٔ در باره درهٔ در باره درهٔ در باره ۲ می درهٔ در باره درهٔ در باره درهٔ در باره در باره درهٔ در باره در باره درهٔ در باره درهٔ در باره در بار

پڑھ کر موجا کیں گئے پھر اٹھیں گے اپنا معمول اوا کر کے پھر لیٹیں گے۔ لوگ اس لمبائی سے گھبرا کر چیخ و پکار شروع کر دیں گے اور دوڑے بھا گے مجدوں کی طرف جا کیں اور وقت ہے جس وقت ایمان سود مندنہیں۔ اور روایت میں ہے کہ تین مسلمان شخص مروان کے پاس طلاع ہو نے کی جگہ سے طلوع ہوگا۔ یہی وہ وقت ہے جس وقت ایمان سودمندنہیں۔ اور روایت میں ہے کہ تین مسلمان شخص مروان کے پاس گئے بیٹھے ہوئے تھے مروان ان سے کہدر ہے تھے کہ سب سے پہلی نشانی دجال کا خروج ہے۔ یہن کر بیلوگ حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے اور یہ بیان کیا' آپ نے فرمایا' اس نے پچھنیں کہا' مجھے حضور کا فرمان خوب محفوظ ہے کہ سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب سے نکلنا ہو۔ اور دوابعہ الارض کا دن چڑھے فا ہر ہونا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوا ہی کے بعد دوسری ظاہر ہوگ ۔ حضرت عبداللہ کتاب اور دابعہ الارض کا دن چڑھے فا ہر ہونا ہے کہ پہلے سورج کا نشان ظاہر ہوگا' وہ غروب ہوتے ہی عرش سلے جا تا ہے اور بحدہ کر کے اجازت ما مگتا ہو اخازت مل کیا جازت مل کیا ہو بازی ارکی اجازت مل کی جواب نہ مطری اسے مغرب سے ہی نکلنا ہوگا تو اس کی بار بار کی اجازت ملی پڑھی جواب نہ مطری اسے مغرب سے ہی نکلنا ہوگا تو اس کی بار بار کی اجازت ملی پڑھی جواب نہ مطری ہوگا تو اس کی ہیں ہوئے سے کہا جائے گا' میں اللہ دنیا کو تو تکلیف ہوگی تو اس سے کہا جائے گا' میں ہیں ہی تیت تلاوت تر مائی۔

طبرانی میں ہے کہ جب سورج مغرب سے نکلے گا' البیس تجد ہے میں گر پڑ ہے گا اور زور ورز ور سے کہے گا' الہی مجھے تھم کر میں مانوں گا' جسے تو فرمائے میں سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوں اس کی ذریت اس کے پاس جمع ہوجائے گی اور کہے گی ہے ہائے وائے کسی ہے؟ وہ کہے گا' سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوں اس کی ذریت اس کے پہاڑی کے غار سے دابعة الارض نکلے گا' اس کا پہلا قدم انطا کیہ میں مجھے پہیں تک ڈھیل دی گئی تھی۔ اب وہ آخری وقت آگیا' پھرصفا کی پہاڑی کے غار سے دابعة الارض نکلے گا' اس کا پہلا قدم انطا کیہ میں پڑے گا' وہ ابلیس کے پاس پہنچے گا اور استے تھیٹر مارے گا۔ بیصدیث بہت ہی غریب ہے اور اس کی سند بالکل ضعیف ہے۔ ممکن ہے کہ بیان کرنے گا ہو جن کے دو تھیلے آئیس برموک کی لڑائی والے دن ملے تھے۔ اس کا فرمان رسول ہونا نا قابل سے۔ اللہ اعلم۔

ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے پاس جو کہ جو تک کہ دشن برسر پیکار ہے۔ ججرت کی دو تشمیں ہیں ۔ ایک تو گناہوں کو چھوڑ تا دوسرے اللہ اور اس کے رسول کے پاس ترک دولن کر کے جانا ۔ یہ بھی باتی رہے گی جب تک کہ تو بہ تبول ہوتی ہے اور تو بہول ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے مورج کے جس دل میں ہے اس پر مہرلگ جائے گی اور اعمال بے سودہ و جا کیں گے۔ ابن مسعود گا فرمان ہے کہ بہت سے نشانات گر رہے ہیں صرف چار باتی رہ گئے ہیں۔ سورج کا نکلنا ' دجال دابد الار ص اور جا کیں گے۔ ابن مسعود گا فرمان ہے کہ بہت سے نشانات گر رہے ہیں سرف چار باتی رہ گئے ہیں۔ سورج کا نکلنا ' دجال دابد الار ص اور یا جوج کا آتا ۔ جس علامت کے ساتھ اعمال ختم ہوجا کیں گئے دہ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔ ایک طویل مرفوع غریب مکر عدیث میں ہے کہ اس دن سورج چا ند ملے جلے طلوع ہوں گے۔ آ دھے آسان سے واپس چلے جا کیں گئے چرحسب عادت ہوجا کیں گے۔ مدیث میں ہے کہ اس دن سورج چا ند ملے جلے طلوع ہوں گے۔ آ دھے آسان سے واپس چلے جا کیں گئے چرحسب عادت ہوجا کیں گئے۔ ممکن ہے موضوع کی گنتی سے نکل جا سے کہ واس حدیث کے موضوع ہونے کی جیٹیت ممکن ہے موضوع کی گنتی سے نکل جا سے دھڑ رہ کا شوت ہے۔ ہاں ابن عباس ٹیا و جو نیک علی اس نمال کا خاتمہ ہے۔ اس دن کسی کا فرکا مسلمان ہونا بے سود ہوگا۔ ہاں موش جواس سے پہلے نیک اعمال والا ہوگا ' وہ بہتری میں رہوگا ' اس کی تو بہتری میں رہوگا آتی ہیں۔ کہ بھی اس دشان عظیم کو دیکے لینے کے بعد کا می تھی اس نشان عظیم کو دیکے لینے کے بعد کا م تھی۔ کہ پہلے احاد یث گذر چھی ہیں۔ بر بے لوگوں کے نیک اعمال بھی اس نشان عظیم کو دیکے لینے کے بعد کا م تھ آتی ہیں۔ کہ بھی اس دونے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئے کا وقت آت جائے۔

قیامت کے زبردست آثار ظاہر ہوجا کیں۔ جیسے اور آیت میں ہے ھل یننظرو کو اللّا السّاعَة الخ قیامت کے اچا تک آجانے کا ہی انظار ہے۔ اس کی بھی علامات ظاہر ہوچکی ہیں اس کے آگھنے کے بعد نصیحت کا وقت کہاں؟ اور آیت میں فَلَمَّا رَاَوُ اَبَاسَنَا ہمارے عذا بوں کا مشاہدہ کر لینے کے بعد کا ایمان اور شرک سے انکار بے سود ہے۔

اِنَّ الْكَذِيْنَ فَرَقُولَ دِينَهُمُ وَكَانُوا شِيَعًا لَسَتَ مِنْهُمُ فِي شَيْءً النَّيَ مِنْهُمُ فِي شَيْءً النَّا الْمُرُهُمُ إِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمُ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمُ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمُ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ اللهِ النَّا اللهِ اللهِ اللهُ الل

جن لوگوں نے تفرقہ ڈالا اور گروہ بن گئے کتھے ان ہے کوئی سرو کا رئیس' ان کا معاملہ اللہ کے سپر دہے' پھروہی انہیں اس کے بعدان کے کرتو ت سے باخبر کردےگا O

اہل بدعت گراہ ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۹) مفسرین کہتے ہیں کہ بیآیت یہودونصاریٰ کے بارے میں اتری ہے۔ یہ لوگ حضور کی نبوت سے پہلے سخت اختلافات میں سے جن کی خبر یہاں دی جارہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ شک تک اس آیت کی تلاوت فر ما کر حضور گنے فر مایا' وہ بھی تجھ سے کوئی میں نہیں رکھتے ۔ اس امت کے اہل بدعت شک شبدوالے اور گراہی والے ہیں۔ اس حدیث کی سندھ کے نہیں۔ یعنی ممکن ہے' یہ حضرت ابو ہرین گا قول ہو۔ اابوا مار قرمات ہیں اس سے مراد خارجی ہیں۔ یہ بھی مرفوع مروی ہے لیکن صحیح نہیں۔ ایک اور غریب حدیث میں ہے' حضور قرماتے ہیں' مراد اس سے اہل بدعت ہے' اس کا بھی مرفوع ہونا صحیح نہیں۔ بات یہ ہے کہ آیت عام ہے۔ جو بھی اللہ رسول کے دین کی مخالفت کر ہے اور اس میں پھوٹ اور افتر اق پیدا کر ہے' گراہی کی اور خواہش پرتی کی بیروی کر ہے' نیادین اختیار کر ہے' نیادین اختیار کر ہے' نیادین اسے رسول کو دین وہ بی وہ یہ بی ہے گئی ایک نہیں' اللہ نے اپنے رسول گوفرقہ بندی سے بچایا ہے اور آی ہے دین کو بھی اس لعنت' سے محفوظ رکھا ہے۔

ائی مضمون کی دوسری آیت شَرَعَ لَکُمُ مِّنَ الدِّینِ الْخ ہے ایک حدیث میں بھی ہے کہ ہم جماعت انبیاءعلاقی بھائی ہیں۔ ہم
سب کا دین ایک ہی ہے۔ پس صراط متقیم اور دین پیندیدہ اللہ کی توحید اور رسولوں کی اتباع ہے اور جواس کے خلاف ہووہ صلالت جہالت ،
رائے نخوا ہش اور بددین ہے اور رسول اس سے بیز ار ہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپر دہے وہی انہیں ان کے کرتوت سے آگاہ کرے گا جیسے اور
آیت میں ہے کہ مومنوں 'یہودیوں' صابیوں اور نھر انیوں میں مجوسیوں میں مشرکوں میں اللہ خووقیا مت کے دن فیصلے کر دے گا اس کے بعد
اسینا حسان حکم اور عدل کا بیان فرما تا ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ آمَثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّعَةِ فَلا يُجْزَى الاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لا يُظْلَمُونَ ۞

نکی لانے والے ودس گنابدلہ ہے اور برائی لے کرآنے والا برابر برابر بی بدلہ پائے گا اور کسی برظم ند کیا جائے گا O

نیکی کا دس گنا تواب او غلطی کی سز ابر ابر بر ابر: ﴿ ﴿ ﴿ آیت:۱۷۰) ایک اور آیت میں مجملاً بیر آیا ہے کہ فلہ حیر منہا جو نیکی لائے اس کے لئے اس سے بہتر بدلہ ہے۔ اس آیت کے مطابق بہت می احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ ایک میں ہے تمہارا رب عز وجل بہت بوارجیم ہے۔ نیکی کے صرف قصد پر نیکی کے کرنے کا ثواب عطافر مادیتا ہے اور ایک نیکی کے کرنے پر دس سے ساٹھ تک بو ھادیتا ہے

اور بھی بہت زیادہ اور بہت زیادہ – اور اگر برائی کا قصد ہوا' پھر نہ کر سکا تو بھی نیکی ملتی ہے اور اگر اس برائی کو کرگز را تو ایک برائی ہی کسی جاتی ہے اور بہت ممکن ہے کہ اللہ معاف ہی فرمادے اور بالکل ہی مٹادے ۔ بچ تو یہ ہے کہ ہلاکت والے ہی اللہ کے ہاں ہلاک ہوتے ہیں۔ (بخاری' مسلم' نسائی وغیرہ)

ایک حدیث قدی میں ہے نیکی کرنے والے کو دس گنا تو اب ہے اور پھر بھی میں زیادہ کر دیتا ہوں اور برائی کرنے والے کو اکہوا عذاب ہے اور میں معاف بھی کر دیتا ہوں۔ زمین بحر تک جو شخص خطا تمیں لے آئے اگر اس نے میر ساتھ کی کوشر یک نہ کیا تو میں اتنی ہی رحمت ہے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جومیر کی طرف بالشت بھر آئے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف بالشت بھر آئے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف چاتا ہوں آئے میں اس کی طرف دو ٹرتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف چاتا ہوں آئے میں اس کی طرف دو ڈرتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری کی طرف دو ہو تا ہوا ہوں دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف ہو ہے اس سے ہوائی میں اس کی طرف دو ڈرتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری مورث کی طرح ایک اور دینے ہو ڈرک کی ہے۔ دومری صورت بھوڑ دینے کی ہی ہے کہ اس سے مرادوہ شخص ہے جواللہ کے ڈرسے بھوڑ دینے گئی ہے۔ دومری صورت بھوڑ دینے کی ہی ہے کہ اسے یاد ہی نہ آئے کہ مول بسر جائے تو اسے نہ تو اب ہو گیا گئی ہو گیا تھی بھی بھی بھی ہے۔ دومری صورت بھوڑ دینے کی ہی ہے کہ اسے یاد ہی نہ آئے کہ مول بسر جائے تو اسے نہ تو اب ہو گیا گئی مارٹ ایک نہ تو ہوں اس نہ ہوگیا کرنہ کا موقعہ بھی نہ نہ گیا گئی کی ہوڑ و کی اس کے میں کی اسے بوری طرح کرنا بھی چا ہا گئین ما بڑ ہوگیا کرنہ کا موقعہ بی نہ لا اس بی نہ ہوگیا گئی کی بارہ کی گنا ہوتا ہے۔ چنا نچہ حدیث میں ہے جب دو سلمان تکوار میں کے حس ادادے پرنیکی کھی کی جائے ہوں جائے گا ؟ آپ نے فرم ادادے پرنیکی کھی جائی ہیں۔ برائی کے میں ادادے کو کھا نہیں جاتا گر کی کھی اور کی کے میں ادادے پرنیکی کھی جائی ہیں۔ برائی کے میں ادادے کو کھی جائی ہیں۔ برائی کے میں ادادے کو کھا نہیں جاتا ہے اوراگر جھوڑ دیتے تا ہے اوراگر چھوڑ دیتے تیں گنا ہو گئی ہو تا ہے اوراگر چھوڑ دیتے تا کہا کہ کہا کہ کہا کہ کہا کہ کہا کہ کہا کہ کی اس بی میں جائے گا گئی گئی کی گنا ہو گئی تو ہو گئی گئی کے میں کہا کہ کو کھی دوسرے کی گئی گئی کہا کہ کے کھی ادادے کو کھی دوسرے کو کہا گئی کھی جائی ہے۔ دولوں گئی کھی جائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرما تا ہے اس نے گناہ کے کام کومیر ہے خوف سے ترک کردیا ۔ حضور قرماتے ہیں لوگوں کی چار تشمیں ہیں اورا عمال کی چوشمیں ہیں۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جنہیں دنیا اور آخرت ہیں وسعت اور کشادگی دی جاتی ہے۔ بعض وہ ہیں جن پر دنیا میں کشادگی ہوتی ہے اور آخرت ہیں کشادگی سلے گی۔ بعض وہ ہیں جو دونوں جہان میں ہد بخت رہتے ہیں' یہاں بھی وہاں بھی ہے آپر و اعمال کی چوشمیں تو تو اب واجب کردینے والی ہیں۔ ایک برابر کا' ایک دس گنا اور ایک سات سوگنا۔ واجب کردینے والی ہیں۔ ایک برابر کا' ایک دس گنا اور ایک سات سوگنا۔ واجب کردینے والی دو چیزیں وہ یہ ہیں' جو شخص اسلام وایمان پر مرے' اللہ کے ساتھ کسی کو شرکیک نہ کہا ہو' اس کے لئے جہنم واجب ہے اور جو نیکی کا ارادہ کرے گوگی نہ ہو' اے ایک نیکی ملتی ہے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ اس کے دل نے اس کی حرص کی اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے' اس کے ذمہ گنا فہیں کھا جاتا اور جو کر گزرے' اسے ایک بی گناہ ہوتا ہے اور دوہ بڑھتا نہیں ہے اور جو نیکی کا کام کرے' اے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو راہ اللہ عز وجل میں خرچ کرے' اے سات سوگنا ماتا ہے (ترفری)

فرمان ہے کہ جمعہ میں آنے والے لوگ تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ جود ہاں لغوکر تا ہے اس کے حصے میں تو وہی ابغو ہے ایک دعا کرتا ہے۔ اسے اگر اللّٰہ چاہے وئے چاہے نہ دے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو سکوت اور خاموثی کے ساتھ خطبے میں بیٹھتا ہے کسی مسلمان کی گردن بچلانگ کرمبحبہ میں آگے نہیں بڑھتانہ کسی کوایڈ اویتا ہے اس کا جمعہ الگے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہوجا تا ہے بلکہ اور تین دن تک کے گناہوں کا بھی اس لئے کروعدہ الہی میں ہے من جاء بِالْحَسَنةِ فَلَةً عَشُرُ اَمُثَالِهَا جونیکی رے اسے دس الناجر ملتا ہے-

طبرانی میں ہے جمعہ جمعہ تک بلکہ اور تین دن تک کفارہ ہے اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے تیکی کرنے والے کو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ فرماتے ہیں جوشخص ہر مہینے میں تین روز ہے کے اسے سال بھر کے روز وں کا یعنی تمام عمر سارا زمانہ روز ہے سے نیکی کا اجردس نیکیوں کے برابر ہے۔ ایک دن کے روز ہے کا ثواب دس رہنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کی تقعہ بی کتاب اللہ میں موجود ہے کہ ایک جماعت سے منقول ہے کہ اس آیت میں حسنہ سے مراد کلمہ تو حیداور سیئے سے مراد شرک ہے۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے ہے لیکن اس کی کوئی شیح سند میری نظر سے نہیں گزری ۔ اس آیت کی تفسیر میں اور بھی بہت سی احاد ہے اور آثار ہیں۔ لیکن ان شاء اللہ بینی کا فی ہیں۔

قَالَ اِنْكِيْ هَدْنِيْ رَدِّتَ الله صِرَاطِ مُسْتَقِيْمٍ دِينًا قِيمًا مِلَةَ اِبْرَهِيْمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ قُلَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَاى وَمَمَاتِيْ لِلهِ رَبِّ الْعُلَمِيْنَ ﴿ لَا اللَّهِ لَكِ الْمُسْلِمِيْنَ شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَاسْتَاقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهِ الْمُسْلِمِيْنَ

کہدے کہ جھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ کی ہدایت کردی ہے یعن سیچ دین کی جوابرا ہیم کا دین ہے جوشرک سے یکسوتھا اور شرکوں ہیں نہ ہے یہ کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ، جس کا کوئی شریکے نہیں جھے ای تو حید کا تھم فرمایا کہ میری نماز اور میری قربانی اور میں سب فرمال پر داروں ہیں اول ہوں ن

بوقوف وہی ہے جودین صنیف سے منہ موڑ لے: ہے ہے آلا آیف: ۱۹۱۱ سیدالم سلین ﷺ کو کم ہورہا ہے کہ آپ پراللہ کی جونمت ہے اس کا اعلان کر دیں کہ اس رب نے آپ کو صراط متنقیم دکھا دی ہے جس میں کوئی بجی یا کی نہیں ، وہ ثابت اور سالم سیدھی اور سخری راہ ہے اہرا ہیم حنیف کی ملت ہے جو مشرکوں میں نہ تھے۔ اس دین سے وہی ہث جاتا ہے جو کھن بو وقوف ہو۔ اور آیت میں ہا اللہ کی راہ میں پورا جہا دکرو۔ وہی اللہ ہے جس نے تہمیں برگزیدہ کیا اور کشادہ وین عطافر مایا جو تمہارے باپ ابرا ہیم کا وین ہے۔ ابرا ہیم علیہ السلام اللہ کے سپے فرما نبر دار تھے 'اللہ کی نعتوں کے شکر گزارتے 'اللہ کے پہندیدہ تھے 'راہ متنقیم کی ہدایت پائے ہوئے تھے۔ و نیا میں بھی ہم نے انہیں بھلائی دی تھی اور میدان قیامت میں بھی وہ نیک کارلوگوں میں ہوں گے۔ پھر ہم نے تیری طرف وہی کی کہ ملت ابرا ہیم حنیف کی بیروی کر کہوہ مشرکین میں نہ تھا 'یہ یا در ہے کہ حضور گوآپ کی ملت کی پیروی کا تھم ہونے سے بیلاز منہیں آتا کہ خلیل اللہ آپ سے افضل ہیں اس لئے کہ حضور گا قیام اس پر پورا ہوا اور بیدین آپ بی کے ہاتھوں کمال کو پہنچا۔ اس لئے حدیث میں ہے کہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور تمام اولا د آدم کا علی الاطلاق سر دار ہوں اور مقام مجود دالا ہوں جس سے ساری مخلوق کو امید ہوگی یہاں تک کہ خلیل اللہ اللہ علیا السلام کو بھی۔

ابن مردوب میں ہے کہ حضور صح کے وقت فرمایا کرتے تھے اصبحنا علی ملة الاسلام و کلمة الاحلاص و دین نبیناو ملة ابراهیم حنیفا و ما کان من المشرکین یعنی ہم نے المت اسلامید پر کلمہ اخلاص پر ہمارے نبی کے دین پراور المت

پیں تم اسلام ہی پر مرنا - حضرت یوسف علیہ السلام کی آخری دعا ہیں ہے یا اللہ تو نے مجھے ملک عطا فر مایا خواب کی تعبیر سکھائی'آ سان وز بین کا ابتداء ہیں پیدا کرنے والا تو ہی ہے تو ہی و نیا اور آخرت میں میرا ولی ہے مجھے اسلام کی حالت میں فوت کرنا اور نیک کا روں میں ملاد بنا - حضرت موئی علیہ السلام نے اپنی تو م نے فر مایا تھا کہ میر ہے بھا نیوا گرتم ایما ندارہوا گرتم مسلم ہوتو تہمیں اللہ ہی پر مجروسہ کرنا چاہے - سب نے جواب دیا کہ ہم نے اللہ ہی پرتوکل رکھا ہے اے اللہ! ہمیں ظالموں کے لئے فتند ند بنا اور ہمیں اپنی رحمت کے ماتھان کا فروں سے بچا لے - اور آیت میں فرمان باری ہے إِنَّا اَنْزَلُنَا التَّوُرُونَ فِیلَهَا هُدًی وَّ نُورٌ الْحَہِم نے تورات اتاری جس میں میاد میں وزور ہے جس کے مطابق وہ انہیاء محم کرتے ہیں 'جو مسلم ہیں میہودیوں کو بھی اور ربانیوں کو بھی اور احبار کو بھی - اور فرمان ہو وَ اِنْدَ اَنْ اَنْدَالُهُ مَانِ اِنْ اَنْدَالُهُ مِنْ اَنْ اَنْدَالُهُ مِنْ اِنْدَالُهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْدُونَ اِنْ اَنْدَالُهُ مُنْدُونَ اِنْ اَنْدَالُهُ مِنْ اِنْدَالُهُ مِنْدُونَ اِنْدَالُهُ مِنْ اِنْدَالُهُ مُنْدُونَ اِنْدَالُهُ مِنْ اِنْدُونَ اِنْدَالُهُ مِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدَالُهُ مِنْدُونَ اِنْدَالُهُ مُنْدُونَ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اللهُ اِنْ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اِنْدُونَ اللهُ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اِنْدُونَ اللهُ اللهُ اِنْدُونَ الل

آ تخضرت عظی کا فرمان ہے کہ ہم انبیاء کی جماعت علاتی بھائی ہیں ہم سب کا دین ایک ہی ہے۔ بھائیوں کی ایک تم تو علاتی ہے جن کا باپ ایک ہو مائیں الگ الگ ہوں۔ ایک قتم اخیافی جن کی ماں ایک ہواور باپ جدا گانہ ہوں۔ اور ایک عینی بھائی ہیں جن کا باپ بھی ایک ہواور مال بھی ایک ہو- پس تمام انبیاء کادین ایک ہے کینی اللہ وصدہ لاشریک لے کا جاوت اور شریعت مختلف ہیں باعتبارا دکام کاس لئے انہیں علاقی بھائی فرمایا - آنخضرت علیہ کی تکبیراولی کے بعد نماز میں اِنّی وَجَّهُتُ اور بیآ بت پڑھ کر پھر یہ پڑھتے اللہم انت الملك لا الله الا انت انت رہی وانا عبدك ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یغفر الملك لا الله الا انت و اهدنی لاحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت و اصرف عنی سیٹھا لایصرف عنی سیٹھا الا انت تبارکت و تعالیت استغفرك و اتوب الیك بیصدیث لجی ہے۔ اس کے بعدراوی نے رکوع و مجدہ اور تشہدی دعاؤں کاذکر کیا ہے۔ اس کے بعدراوی نے رکوع و مجدہ اور تشہدی دعاؤں کاذکر کیا ہے۔ (مسلم)

قَالُ آغَيْرَ اللهِ آبِغِي رَبًّا وَهُو رَبِّ كُلِّ شَيْءُ وَلاَتَكْسِبُ كُلُ نَفْسِ الآعليها وَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أَخْرِي ثُوتَ اللهِ رَبِّكُوْرِ مَرْجِعُكُوْ فَيُنَبِّئُكُوْ بِمَا كُنْتُوْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُوْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُوْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُو فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُو فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُو فِيْهِ تَخْتَلِفُوْرَ هَا كُنْتُو فِيْهِ وَنَعْدَافُوْرَ فَي اللهِ عَلَيْ فَي اللهِ عَلَيْ اللهِ عَلَيْهُ وَاللهِ عَلَيْهُ وَاللهِ اللهِ عَلَيْهُ وَالْمُؤْمِنَ هَا كُنْتُو فِي اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ وَالْعَالَةُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْكُونُ وَلِي اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَ

کہد تکھیئے کہ کیا میں اللہ کے سواکوئی دوسرارب تلاش کروں حالانکہ تمام چیز دل کارب تو وہی ہے ہر برے کام کرنے والے پراسکا بو جھے ہے کوئی بو جھوالا دوسرے کا بو جھا پنے او پرنہ لا دےگا' پھرتم سب کالوٹنا تنہارے رب کی طرف ہی ہے پھرتمہارے تمام اختلافات کی خبروہی تنہمیں دیگا O

چھوٹے معبود غلط سہارے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۳) کا فروں کو نہ تو خلوص عبادت نصیب ہے نہ سچا تو کل رب میسر ہے ان سے کہدے کہ کیا میں بھی تہاری طرح اپنے اور سب کے سچے معبود کوچھوٹر کرجھوٹے معبود بنالوں؟ میری پرورش کرنے والا ' حفاظت کرنے والا ' مجھے بچانے والا ' میرے کام بنانے والا ' میری بگڑی کوسنوار نے والا تو اللہ ہی ہے ' پھر میں دوسرے کا سہارا کیوں لوں؟ ما لک و خالق کوچھوٹر کر بے بس اور مختاج کے پاس کیوں جاؤں؟ گو یا اس آیت میں تو کل علی اللہ اور عبادت رب کا حکم ہوتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں عموماً ایک ساتھ بیان ہوا کرتی ہیں جیسے ایا گو نعبہ کو ایا گو نستَعِین میں اور فاعبُدُهُ وَ تَوَکّلُ عَلَيْهِ مِیں اور فَلُ هُوَ الرَّ حُملُ الله وَ عَلَيْهِ مِیں اور وَلُ مُعَلِّ مِیں اور دوسری آیات میں بھی۔ اللہ و عَلَیْهِ تَو کَلُنَا میں اور دوسری آیات میں بھی۔

 تفيرسورهٔ انعام - باره ۸

سے فیلے ہوں گے اوروہ باعلم اللہ ہمارے درمیان سے فیصلے فر مادے گا-

ع نيل مول گادروه بالله مالله مارے درميان عي نيل فرادے گا-وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمُ خَلَيْفَ الْآرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمُ فَوْقَ بَعْضِ دَرَجْتٍ لِيَبْلُوكُو فِي مِنَ الْمُكُورُ إِنَّ رَبِّكَ سَرِبَعُ الْمِقَاتِّ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّجِنَّكُمْ اللَّهُ

ای نے تہیں زمین میں نائب بنایا ہے اورتم میں ہے بعض کو بعض پر درجوں میں فضیلت دی ہے تا کداس نے تہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں تہا دی آ زمائش کرے بیشک تیرارب جلدسز ادینے والابھی ہےاور یقیناً وہ بہت بی بخشش مہر یانی کرنے والابھی ہے 🔾

الله كى رحمت الله كے غضب برغالب ہے: 🌣 🏠 (آیت:۱۷۵) اس الله نے تہمیں زمین كا آباد كرنے والا بنایا ہے- وہ تہمیں کے بعدد گرے پیداکرتار ہتا ہے ایسانہیں کیا کہ زمین پرفرشتے ہے ہوں۔فرمان ہے عَسٰی رَبُّکُمُ اَنُ یُھُلِكَ عَدُوَّ کُمُ ' جمکن ہے تمہارا رب تمهارے دشن کو غارت کردے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بنا کر آ زمائے کہتم کیے اعمال کرتے ہو؟''اس نے تمہارے درمیان مختلف طبقات بنائے کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے کوئی خوش خوہے کوئی بداخلاق ہے کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت میر بھی اس کی عکمت ہے اس نے روزیاں تقسیم کی بیں ایک کوایک کے ماتحت کردیا ہے۔فرمان ہے اُنظُرُ کیفک فَضَّلْنَا بَعُضَهُمُ الْخُ و کھے لے کہ ہم نے ان میں ہے ایک کوایک پر کیسے فضیلت دی ہے؟ اس سے منشاء یہ ہے کہ آ زمائش وامتحان ہو جائے۔ امیر آ دمیوں کاشکر' فقیروں کا صبر معلوم ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' دنیامیٹھی اور سبزرنگ ہے'اللہ تنہمیں اس میں خلیفہ بنا کرد مکیے رہا ہے کہتم کیسے اعمال کرتے ہو؟ پس تنہیں دنیا سے ہوشیار رہنا جا ہے اور عورتوں کے بارے میں بہت احتیاط سے رہنا جا ہے ' بنواسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔اس سورت کی آ خری آیت میں اپنے دونوں وصف بیان فر مائے – عذاب کا بھی 'تواب کا بھی' کپڑ کا بھی اور بخشش کا بھی' اپنے نافر مانوں پر نارانسکی کا اور ا بيخ فرما نبر داروں پر رضامندی کا عموماً قرآن کریم میں بید دونوں صفتیں ایک ساتھ ہی بیان فرمائی جاتی ہیں-

جيے فرمان م وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغُفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلُمِهِمُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ اور آيت مي م نَبَّ عِبَادِيْ اِنِّيْ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِينُ هُوَ الْعَذَابُ الْالِيْمُ لِعِنْ تيراربا بِ بندول كَ مُناه بَخْتُ والابھی ہے اور وہ تخت اور در دناک عذاب دینے والا بھی ہے۔ پس ان آیات میں رغبت ور مبت دونوں ہیں اپ فضل کا اور جنت کا لا کیے بھی دیتا ہے اور آگ کے عذاب ہے دھمکا تا بھی ہے۔ بھی بھی ان دونوں وصفوں کوا لگ الگ بیان فر ما تا ہے ٔ تا کہ عذابوں سے بیچنے اور نعتوں کے حاصل کرنے کا خيال پيدا ہو-

الله تعالی جمیں اپنے احکام کی پابندی اور اپنی ناراضگی کے کاموں نے نفرت نصیب فرمائے اور جمیں کامل یقین عطافر مائے کہ ہم اس کے کلام پر ایمان و یقین رکھیں وہ قریب و مجیب ہے وہ دعاؤں کا سننے والا ہے وہ جواد کریم اور وہاب ہے- مند احمد میں ہے رسول الله علية فرماتے بین اگرمون سیج طور پراللہ کے عذاب سے واقف ہوجائے تواپئے گناہوں کی وجہ سے جنت کے حصول کی آس ہی خدر ہے اورا گر کا فراللہ کی رحمت ہے کما حقہ واقف ہو جائے تو کسی کو بھی جنت ہے مایوی نہ ہو-اللہ نے سورحتیں بنائی ہیں جن میں سے صرف ایک بندوں کے درمیان رکھی ہے اس سے ایک دوسرے پر رحم وکرم کرتے ہیں۔ باقی ننا نوے تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں 'یہ جدیث تر مذی اور مسلم شریف میں بھی ہے- ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کے وقت ایک تماب کھی جوعرش پراس کے پاس ہے کہ میری رحمت میر سے غضب پرغالب ہے-

صیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ علی فی اللہ تعالی نے رحمت کے سوجھے کئے جن میں سے ایک کم ایک سوتو اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر نازل فر مایا' ای ایک جھے میں مخلوق کو ایک دوسرے پر شفقت و کرم ہے یہاں تک کہ جانور بھی اپنے نیچ کے جسم سے اپنا پاؤں رحم کھا کرا ٹھالیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ ہو۔ الحمد للہ سور ہ انعام کی تغییر ختم ہوئی ۔

تفسير سورة الاعراف

بِنِ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِهُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُعِلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِيقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِلْمُ الْمُحْلِقِةُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِقِيقِةُ الْمُعْلِمُ الْمُحْلِقِةُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ ال

اللدرم كرنے والے مبر بانى كرنے والے كے نام سے شروع

یہ ہوئی چاہیے اس کے اتاری کی ہے کہ اس کی تبلیغ سے تیر سے سینے میں کوئی تنگی نہ ہوئی چاہیے کی اس کے اتاری گئی ہے کہ اس کے ساتھ تو لوگوں کو چوکنا کرد سے اور ایمان والوں کے لئے نفیحت ہوجائے 🔾 اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہار سے رب کی جانب سے اتارا گیا ہے اس کے سوائے اور وفیقوں کی تابعداری میں نہائٹ تم تو بہت ہی کم نفیحت حاصل کرتے ہو 🔾

(آیت: ۱۳) اسسورت کی ابتداء میں جوحروف میں ان کے متعلق جو کھے بیان ہمیں کرنا تھا' اسے تفصیل کے ساتھ سورہ بقرہ کی تفسیر کے شروع میں معداختلاف علماء کے ہم لکھآئے ہیں۔ ابن عباس سے اس کے معنی میں مروی ہے کہ' اس سے مرادانا الله افضل ہے یعنی میں اللہ ہول میں تفصیل واربیان فرمار ہا ہوں۔''

سعید بن جیر سے بھی یہی مروی ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم تیری جانب تیرے دب کی طرف سے نازل کی گئی ہے'اس میں کوئی شک نہ کرنا' ننگ دل نہ ہونا' اس کے پہنچانے میں کسی سے نہ ڈرنا' نہ کسی کا لحاظ کرنا' بلکہ سابقہ اولوالعزم چیم ہوں کی طرح صبر و استقامت کے ساتھ کلام اللہ کی تہلی میں کرنا' اس کا نزول اس لئے ہوا ہے کہ تو کا فروں کوڈرا کر ہوشیاراور چو کنا کروے یہ قرآن مومنوں کے لئے تھیجت وعبرت وعظ اور تھیجت ہے۔''اس کے بعد تمام دنیا کو تھم ہوتا ہے کہ''اس نبی ام گا کی پوری پیروی کرو' اس کے قدم بہقدم چلو' یہ تہمارے رب کا بھیجا ہوا ہے' کلام اللہ تمہارے پاس لایا ہے۔ وہ اللہ تم سب کا خالق ما لک ہے اور تمام جان داروں کا رب ہے۔خبردار ہرگز نبی سے ہٹ کر دوسرے کی تابعداری نہ کرنا ورنہ تھم عدولی پر سزا ملے گی' افسوس تم بہت ہی کم تھیجت حاصل کرتے ہو۔'' جیسے فرمان ہے کہ''گرتم چا ہولیکن اکثر لوگ پی بے ایمانی پراڑے ہی رہیں گے۔'' اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ ارشاد



فرماتے ہیں وَإِنْ تُطِعُ اَكُثَرَ مِنُ فِی الْاَرُضِ يُضِلُّوكَ عَنُ سَبِيُلِ اللهِ يعَيْ 'اگرتوانسانوں كى كثرت كى طرف جھك جائے گا تووہ تجھے بہكا كرہى چين ليں گے-''سورہُ يوسف میں فرمان ہے'اكثر لوگ الله كومانے ہوئے بھی شرك سے باز نہیں رہے-'

بہت ی وہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کردیا ان کے پاس ہماراعذاب یا تورات کے وقت آگیایا اس حالت میں کہ وہ دو پہر کے آرام میں سے 🔾 پس جب ان کے پاس ہماراعذاب آگیا تو ان کے پاس ہماراعذاب آگیا تو انہیں میہ کہتے ہن پڑی کہ بیٹک ہم ہی ناانساف سے 🔾 پھریقینا ہم ان لوگوں ہے ہی سوال کریں گے جنگے پاس رسول بھیجے گئے اور خودرسولوں ہے بھی 🔾 پھرہم ان کے سب کے سامنے اپنے علم ہے سب کچھ بیان کردیں گے اور ہم غائب تو سے ہی نہیں 🔾

سابقه باغیوں کی بستیوں کے کھنڈرات باعث عبرت ہیں: 🌣 🖈 (آیت: ۴-۷) ان لوگوں کو جو ہمارے رسولوں کی مخالفت کرتے تھے آئہیں جھٹلاتے تھے' تم سے پہلے ہم ہلاک کر چکے ہیں' دنیااور آخرت کی ذلت ان پر برس پڑی- جیسے فرمان ہے'' تجھ سے اگلے رسولوں سے بھی مذاق کیا گیا' لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ مذاق کرنے والوں کے مذاق نے انہیں تہہ و بالا کر دیا۔'ایک اور آیت میں ہے۔''بہت ی ظالم بستیوں کوہم نے غارت کردیا جواب تک الٹی پڑی ہیں'' اور جگہ ارشاد ہے' بہت ہے اتر اتے ہوئے لوگوں کے شہرہم نے ویران کردیئے' دیکھالو کداب تک ان کے گھنڈرات تمہارے سامنے ہیں جو بہت کم آباد ہوئے 'حقیقتا وارث و مالک ہم ہی ہیں'ایسے ظالموں کے پاس ہمارے عذاب اجیا تک آ گئے اور وہ اپنی غفلتوں اور عیاشیوں میں مشغول تھے کہیں دن کو دو پہر کے آرام کے وقت 'کہیں رات کے سونے کے وقت۔ چنا تچ اكيك آيت من ج او اَمِن اَهُلُ الْقُرْى اَنُ يَأْتِيَهُمُ بَاسُنَا بَيَاتًا وَهُمُ نَآثِمُونَ اَو اَمِنَ اَهُلُ الْقُرْى اَنُ يَأْتِيَهُمُ بَاسُنَا بَيَاتًا وَهُمُ نَآثِمُونَ اَو اَمِنَ اَهُلُ الْقُرْى اَنُ يَأْتِيَهُمُ بَأَسُنَا ضَمَّى وَهُمُ يَلُعَبُونَ لِعِن لوك اس سے بخوف ہو گئے ہیں كان كسوتے ہوئ راتوں رات اچا تك ہما راعذاب آجائيا الہیں ڈرٹیس کیدن دیہاڑ ہے دو پیرکوان کے آ رام کے وقت ان پر ہارے عذاب آ جائیں؟ اور آیت میں ہے کہ مکاریوں کی وجہ ہے ہاری نافرمانیاں کرنے والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنساد ہے؟ یاان کے پاس عذاب الٰہی اس طرح آ جائے کہ 'آہیں پید بھی شہطے'یاانٹدانہیںان کی بےخبری میں آ رام کی گھڑیوں میں ہی پکڑ لے' کوئینہیں جواللہ کوعا جز کر سکے'یة ورب کی رحمت دراُ فت ہے کہ جو گنہگارز مین میر چلتے پھرتے ہیں-اللہ تعالیٰ کےعذاب کے آ جانے کے بعدتو پیخودا پی زبانوں سےاینے گناہوں کاا قرار کرلیں گے لیکن اس وفت کیا نفع؟ ای مضمون کوآیت و کے مُ قَصَمُنا میں بیان فرمایا ہے-ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب تک الله تعالی بندول کے عذرختم نہیں کردیتا' نہیں عذا نہیں کرتا –عبدالملک ہے جب بہ حدیث ان کے شاگر دوں نے سی تو دریافت کیا کہ اس کی صورت کیا ہے؟ تو آپ نے بیآیت فَمَا کَانَ دَعُواهُمُ الخ مُرْتِ هِ كُرِساني - پجر فرمايا امتوں سے بھي ان كے رسولوں سے بھي ليني سب سے قيامت كون سوال ہوگا- جیسے فرمان ہے وَ یَوُمَ یُنَادِیُهِہُ فَیَقُولُ مَاذَآ اَجَبُتُہُ الْمُرُسَلِیُنَ لِعِیْ اس دِن ہُ اک جائے گی اور دریافت کیا جائے گا کہتم

تغير سورهٔ اعراف باره ۸ مریک کی دیگی که دیگی کی دیگی که دیگی کی دیگی که دیگی کی دیگی که دیگ کی دیگی که نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟ اس آیت میں امتوں سے سوال کیا جانا بیان کیا گیا ہے- اور آیت میں ہے یَوُمَ یَحُمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبتُهُ الْخُ 'رسولول كوقيامت كے دن اللہ تعالی جمع كرے كا اوران سے يو چھے كا كہمپيں كيا جواب ملا؟ وه كہيں كے جميں كوئى علم نہيں أ غیب کا جاننے والا تو بے شک تو ہی ہے۔ پس امت سے رسولوں کی قبولیت کی بابت اور رسولوں سے تبلیغ کی بابت قیامت کے دن سوال ہوگا۔ رسول الله علي في ألم من سے ہرايك باا فقيار ہے اوراينے زيرا فقيار لوگوں كى بابت اس سے سوال كيا جانے والا بئا دشاہ سے اس كى رعايا كا 'برآ دى سےاس كے الى وعيال كا 'برعورت سے اس كے خاوند كے گھر كا 'برغلام سے اس كے آ قاكے مال كاسوال ہوگا - راوى حدیث حضرت طاؤس نے اس حدیث کو بیان فر ماکر پھر آیت کی تلاوت کی -اس زیادتی کے بغیر بیحدیث بخاری وسلم کی نکالی ہوئی بھی ہے اورزیادتی ابن مردویہ نے نقل کی ہے۔ قیامت کے دن اعمال ناہے رکھے جائیں گے اور سارے اعمال ظاہر ہوجائیں گے اللہ تعالی ہرشخص کو اس کے اعمال کی خبرد سے گا' کسی کے عمل کے وقت اللہ غائب نہ تھا' ہرا یک چھوٹے ہؤے چھیے تھلے عمل کی اللہ کی طرف سے خبر دی جائے گی' الله ہر خف کے اعمال سے باخبر ہے۔ اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ وہ کسی چیز سے غافل ہے۔ آنکھوں کی خیانت ہے' سینوں کی چیپی ہوئی باتوں کا جاننے والا ہے ٔہریتے کے جھڑنے کا اسے علم ہے ٔ زمین کی اندھیریوں میں جودانہ ہوتا ہے ٔ اے بھی وہ جانتا ہے ٔ تر اور خشک چیز اس کے پاس کھلی کتاب میں موجود ہے-

وَالْوَزْنُ يَوْمَبِذِهِ الْحَقِّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِنْيُهُ فَاوُلَإِكَ هُمُرَ الْمُفْلِحُوْنِ ۞ وَمَنْ نَحَفَّتْ مَوَازِنْيُهُ فَاوُلَإِكَ الَّذِبْنِ خَسِرُوۤا آنْفُسَهُمْ بِمَاكَانُولُ بِالْتِنَايَظُلِمُونَ ۞

اس دن عدل وانصاف کے ساتھ اعمال کا تول ہوناہی ہے'جن کی نیکیوں کا بلیہ بھاری ہوگیا' وہ چھٹکارا پانے والے ہیں 🔿 اور جن کی نیکیوں کا بلیہ ہلکا ہوگیا' یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کیا کیونکہ وہ ہماری آیات کا اٹکار کرتے تھے 🔾

میزان اوراعمال کا دین : 🌣 🌣 (آیت: ۸-۹) قیامت کے دن نیکی ٔ بدی انصاف دعدل کے ساتھ تو لی جائے گی ٰ اللہ تعالیٰ کسی برظلم نہ كركا - جيسے فرمان ہے وَنَضَعُ الْمَوَ ازِيْنَ الْقِسُطَ لِيَوُم الْقِينَمَةِ الْخ قيامت كِدن بم عدل كى تراز وكيس مي كسى بركوتي ظلم ند ہوگا، رائی کے دانے کے برابرجھی عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گےاورہم حساب لینے میں کافی ہیں-اور آیت میں ہے''القد تعالی ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا' وہ نیکی کو بڑھا تا ہےاورا پیے پاس ہے اجرعظیم عطا فر ما تا ہے۔''سورہُ القارعہ میں فر مایا جس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا' ا ہے عیش ونشاط کی زندگی ملی اور جس کا نیکیوں کا پلزا اہلکا ہو گیا'اس کا ٹھکا نہ ہاویہ ہے جو بھڑ کتی ہوئی آ گ کے خزانے کا نام ہے۔

اورآيت ميں ہے فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوُرِ فَلَآ أنْسَابَ بَيْنَهُمُ يَوُمَئِذٍ وَّلَايَتَسَآءَ لُونَ لِعِن جب فخر پھونک وياجائگا، توسارے رشتے ناتے اورنسب حسب ٹوٹ جائیں گئے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا' اگرتول میں نیک اعمال بڑھ گئے تو فلاح یا لی' ور نہ خسارے کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گئے۔

قصل: کوئی تو کہتا ہے کہ خوداعمال تو لے جائیں گے۔کوئی کہتا ہے نامہ اعمال تو لیے جائیں گے۔کوئی کہتا ہے خودمل کرنے والے تو لے جائیں گے۔ بھی نامہ اعمال 'مجھی خودا عمال کرنے والے واللہ اعلم-ان متیوں باتوں کی دلیلیں بھی موجود ہیں۔ پہلے تول کا مطلب یہ ہے کہ اعمال گوا یک بےجسم چیز ہیں'لیکن قیامت کے دن اللہ تعالی انہیں جسم عطا فر مائے گا جیسے کہ سیح حدیث میں ہے۔سورہَ بقرہ اورسورہَ آ ل

المرسورة اعراف بإره ٨ ٨٠٠٠ كي وي المراد ١٥١٨ كي وي المرسورة اعراف بالمرسورة اعراف المرسورة اعراف المرسورة المرس

عمران قیامت کے دن دوسائبانوں کی میادو بادلوں کی میار پھیلائے ہوئے پرندوں کے دوجھنڈ کی صورت میں آئیں گی-اور حدیث میں ہے كقرآن اين قارى اورعامل كے پاس ايك نوجوان خوش شكل نورانى چېرے والے كى صورت ميں آئے گائىداے د كيوكر بوجھے گاكہ توكون ہے؟ یہ کیے گا میں قر آن ہوں اور جو تجھے را توں کو سونے نہیں دیتا تھا اور دن میں پانی پینے سے روکتا تھا-حضرت براءٌ والی حدیث میں جس میں قبر کے سوال جواب کا ذکر ہے اس میں یہ بھی فر مان ہے کہ مومن کے پاس ایک نو جوان خوبصورت خوشبودار آئے گا' بیاس سے بوجھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دےگا کہ میں تیرانیک عمل ہوں-اور کا فرومنافق کے پاس اس کے برخلاف مخص کے آنے کا بیان ہے بیتو تھیں پہلے قول کی دلیلیں - دوسر حقول کی دلیلیں یہ ہیں-

ایک حدیث میں ہے کدایک مخص کے سامنے اس کے گناہوں کے ننا نوے (99) دفتر پھیلائے جائیں گے جس میں سے ہرایک اتنا بزاہوگا جتنی دورتک نظر پنچے بھرایک پر چه نیکی کالا یا جائے گا جس پرلا الهالا الله ہوگا' یہ کہے گا' یاالله بیا تناسا پر چهان دفتر وں کے مقالبے میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو اس سے بےخطررہ کہ تجھ پڑظلم کیا جائے۔ اب وہ پر چہان دفتر وں کے مقابلے میں نیکی کے پلڑے میں رکھا جائے گا' تو وہ سب دفتر اونچے ہوجا ئیں گےاور بیسب سے زیادہ وزن داراور بھاری ہوجا ئیں گے (تر ندی) تیسرا قول بھی دلیل رکھتا ہے۔ حدیث میں ہے ایک بہت موٹا تازہ گنہگارانسان اللہ کے سامنے لایا جائے گالیکن ایک مجھر کے پر کے برابربھی وزن اللہ کے ياس اس كاند بوگا - چرآپ نے يه يت الاوت فرمانى فكل نُقِينُهُ لَهُمُ يَوُمَ الْقِينَمَةِ وَزُنًا جم قيامت كون ان كے لئے كوئى وزن قائم نہ کریں گے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تعریف میں جواحادیث ہیں ان میں ہے کہ حضورؓ نے فرمایا 'ان کی تبلی پنڈلیوں پہ نہ جانا 'اللہ کی شم الله کے نزدیک بیاحدیہاڑ ہے بھی زیادہ وزن دار ہے۔

كَنْكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُوْ فِيْهَا مَعَايِشٌ قَلِيْلًا مَا لَشُكُرُ وَنَ ٥

ہم نے تہمیں زمین میں رہنے کا ٹھکا نا بھی دیا اور وہیں تہراری زندگی کے اسباب بھی مہیا کردیئے کین تم بہت ہی کم شکر اوا کرتے ہو 🔾

۔ اللّٰد تعالیٰ کے احسانات : 🌣 🌣 (آیت : ۱۰) الله تعالیٰ اپناا حسان بیان فر مار ہاہے کہ اس نے زمین اپنے بندوں کے رہنے سہنے کے لئے بنائی'اس میں مضبوط پہاڑگاڑ دیئے کہ ملے جلےنہیں'اس میں چشمے جاری کئے'اس میں منزلیں اور گھر بنانے کی طاقت انسان کوعطا فر مائی اور بہت ی نفع کی چیزیں اس لئے پیدائش فرمائیں ابر مقرر کر کے اس میں ہے یانی برسا کران کے لئے کھیت اور باغات پیدا کئے۔ تلاش معاش کے وسائل مہیا فرمائے تجارت اور کمائی کے طریقے سکھا دیئے باوجوداس کے اکثر لوگ پوری شکر گزاری نہیں کرتے ایک آیت میں فرمان جوَإِنْ تَعُدُّوُ انِعُمَةَ اللهِ لَا تُحصُوها إِنَّ الْإِنسَانَ لَظِلُومٌ كَفَّارُلِينَ الرَّمَ الله كَانْمَتون كوسَّن يَصُونو يبكى تهاريب كى بات نہیں کیکن انسان بڑاہی ناانصاف اور ناشکراہے-مَعَایِشْ توجہور کی قرات ہے کیکن عبدالرحمٰن بن ہرمزاعرج مَعَآیِشْ پڑھتے ہیں اور ٹھیک وى بجس براكشيت باس لئے كه معالي جمع ب معيشته كاس كاباب عاش يعيش عيشا ب معيشته كاصل معيشته ہے۔ سر انقلیل تھانقل کر کے ماقیل کودیا معیشندہ 'ہوگیا لیکن جمع کے وقت پھر کسرہ پرآ گیا کیونکہ اب نقل ندر ہا۔ پس مَفَاعِلٌ کے وزن پر معایش ہوگیا کیونکہ اس کلمہ میں' یا''اصلی ہے- بخلاف مدائن صحائف اور بصائر کے جومدینہ صحیفہ اور بصیرہ کی جمع ہے- باب مدن صحف اور ابھر سے ان میں چونکہ 'یا''زائد ہے'اس لئے ہمزہ دی جاتی ہے اور مفاعل کے وزن پرجمع آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلَقَدْ خَلَقُنْكُمُ ثُمَّ صَوَّرُنِكُمُ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَيْكَةِ السُجُدُوا لِادَمَ فَسَجَدُوْا إِلاَّ البلِيسُ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السَّجِدِيْنَ هَ

ہم ہی نے تہمہیں پیدا کیا' پھر تہماری صور تیں بنا کیں' پھر فرشتوں کو تھم دیا کہ آ دم کے سامنے بحدہ کریں چنانچیسوائے ابلیس کے سب نے کیا' وہ مجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا O

البیس آ وم (علیہ السلام) اور سل آ وم: ہم اللہ تعالی انسان کے شرف کواسطر حبیان فرماتا ہے کہ تہمارے باپ آ دم کو میں نے خود ہی بنایا اور البیس کی عداوت کو بیان فرمار ہا ہے کہ اس نے تمہارے باپ آ دم کا حسد کیا 'ہمارے فرمان سے سب فرشتوں نے بحدہ کیا گر اس نے نافرمانی کی پس تمہیں چاہئے کہ وہمن کو دہمن مجھو اس کے داؤج سے ہوشیار رہو۔ اس واقعہ کا ذکر آیت وَ اِدُقالَ رَبُّكَ کیا گر اس نے نافرمانی کی پس تمہیں چاہئے کہ وہمن کو دہمن مجھو اس کے داؤج سے سے میں سے بنایا انسانی صورت عطافرمائی 'پھراپنی پاس لِلْمَدَالِق بَشَرًا میں بھی ہے۔ حضرت آ دم کو پروردگار نے اپنی اتھ سے می سے بنایا انسانی صورت عطافرمائی 'پھراپنی سے اس میں دوح پھوکی 'پھراپنی شان کی جلالت منوانے کے لئے فرشتوں کو تھم دیا کہ ان کے سامنے جھک جاو' سب نے سنتے ہی اطاعت کی لیکن ابلیس نہ مانا اس واقعہ کو سورہ بھر ہی گفیر میں ہم خلاصہ وارلکھ آئے ہیں۔ اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے اور اس کو امام بن جریر حمت اللہ علیہ نے بھی پیند فرمایا ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ انسان اپ باپ کی پیٹے میں پیدا کیا جاتا ہے اور اپنی مال کے پیٹ میں صورت دیا جاتا ہے اور بعض سلف نے بھی لکھا ہے کہ اس آیت میں مراد اولاد آوم ہے۔ ضحاک کا قول ہے کہ آدم کو پیدا کیا' پھراس کی اولاد کی صورت بنائی' لیکن یہ سب اقوال خور طلب ہیں' کیونکہ آیت میں اس کے بعد ہی فرشتوں کے تجد کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ تجدہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ہی ہوا تھا جو حضرت آدم تمام انسانوں کے باپ ہیں' آیت و ظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ الْخُ اس کی نظیر سے ہے جو حضور کے زمانے میں موجود تھے اور در اصل ابر کا سابیان کے سابقہ لوگوں پر ہوا تھا جو حضرت موسی کے نمان پر الیکن چونکہ ان کے اکا ہر پر سابیر کا ابیاا حسان تھا کہ ان کو بھی اس کا شکر گر ار ہونا چا ہے تھا' اس لئے انہی کو خطاب کر کے اپنی وہ نعت یاد دلائی – یہاں ہے بات واضح ہے اس کے بالکل بر عس آیت و لَقَدُ حَلَقُنَا الْاِنُسَانَ مِنُ سُللَةٍ مِنُ طِلْبُنِ الْحُ ہے کہ مراد آدم ہیں کیونکہ صرف وہی شی سے بنائے گئے'ان کی کل اولا د نطقے سے پیدا ہوئی اور یہی تھے ہے کیونکہ مراد جنس انسان ہے فیکہ میں ۔ واللہ اعلم ۔

قَالَ مَا مَنعَكَ آلَا تَسْجُدَ إِذْ آمَرْتُكَ قَالَ آنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَ اللَّهُ مَا مَنعَكَ قَالَ آنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَ اللَّهُ مَن طِيْنِ ٥ خَلَقْتَهُ مِن طِيْنٍ ٥ خَلَقْتَهُ مِن طِيْنٍ ٥

جناب باری نے فرمایا کہ تجھے بحدہ کرنے ہے کس چیز نے روکا؟ جبکہ تجھے میرانکم ہو چکا تھا'اس نے جواب دیا میں افضل ہوں' بجھے تو نے آگ ہے بنایا ہے اوراہے مٹی ہے O

عذر گناہ برتر از گناہ: ﴿ ﴿ آیت:١٢) الَّا تَسُجُدَ مِن لابقول بعض نحویوں کے ذائد ہے اور بعض کے نزویک انکاری تاکید کے لئے عذر گناہ برا نافی کے لئے صرف تاکیدا داخل ہوا ہے۔ ای

طرح يهان بهى بك يهل لَمُ يَكُنُ مِّنَ السَّجِدِيْنَ عَ يُكِمُ مَامَنَعَكَ الْآتَسُحُدَ ب-

امام ابن جریر رحمت الله علیہ ان دونوں اقوال کو بیان کر کے انہیں رد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں منعك ایک دوسر نے فعل مقدر
کامتضمن ہے تو تقدیر عبارت یوں ہوئی ما احو حك و الزمك و اضطر ك الا تستحداذا مرتك بعنی تھے كس چیز نے بس مختاج اور ملزم كردیا ہے كہ تو جدہ بنائی کچ تو یہ ہے كہ دہ
عزار گناہ مرتز از گناہ کی مصداق ہے۔ گویا وہ اطاعت ہے اس لئے بازر ہتا ہے كداس كنزديك فاضل كومفول كسا منے بحدہ كئے جانے كا علم بى نہیں دیا جاسكا، تو وہ ملعون كہ دہ ہاہ كہ بیں اس سے بہتر ہوں کھر جھے اس كسا منے بحکہ کہ کہ اس خورہ اپنے بہتر ہونے كہ وہ علی تو ایس اس اس اس مناس اس مناس اس اس بہتر ہوں ہوئے ہوئے كا علم كوں ہور ہا ہے؟ پھرا ہے بہتر ہونے كہ تو سے جہتر ہوں گئے ہوئے كا سے دورگرہ بات كہ میں آگ ہے بہتر ہونے اس کے ماس خورہ بات كہ بہتر ہونے اپنے ہوئے كا اللہ باتھ ہے بنایا ہوئے كہ بہتر ہوں ہوگیا ہے اور اس فضیلت كو بھول جاتا ہے كہ می والے كو اللہ عزوج مل نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور ان بی ورٹ کی نام اللہ باتھ ہے بنایا ہوئے کہ بہتر ہوں ہوگیا۔ اس ملعون نے اپنے قیاس اور اپنے دعوے میں بھی خطا كی مٹی کے اوصاف ہیں نرم ہونا والم مشقت ہونا ورسروں كا ہو جو سہارنا چیزوں كو اگانا برد ھانا كہ دور كردیا گیا اور تعلیم كیا اس جہتر ہوں كو اگر اور کیا اور حضرت آدم نے اپنے گناہ كی اور اللہ كی طرف دور ع كیا ، رب کے دینا اس جو ہے گناہ كیا اور اللہ كی طرف دور ع كیا ، رب کے دینا اس جو ہے گناہ كا اقرار كیا دور حضرت آدم نے اپنے گناہ كیا دور اللہ كی طرف دور ع كیا ، رب کے دینا اس جو ہے۔

حضرت عائش صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ عظیاتی نے فر مایا فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اہلیس آگ کے شعلے سے اور انسان اس چیز سے جو تہہار ہے سامنے بیان کر دی گئی ہے بعنی مٹی سے (مسلم) ایک اور روایت میں ہے فرشتے نور عرش سے جنات آگ سے - ایک غیر صحیح حذیث میں اتنی زیادتی بھی ہے کہ حور عین زعفر ان سے بنائی گئی ہیں - امام حسنؓ فر ماتے ہیں اہلیس نے بیکام کیا اور یہی پہلا شخص ہے جس نے قیاس کا درواز و کھولا اس کی اساد صحیح ہے - حصرت امام ابن سیرین رحمتہ اللہ فر ماتے ہیں سب سے پہلے قیاس کرنے والا اہلیس ہے یا در کھوسورج جاند کی پرستش اس کی ہدولت شروع ہوئی ہے اور اس کی اساد بھی صحیح ہے -

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرُ فِيهَا فَاخْرُخُ اللّهِ مِنَ الصّّغِرِيْنَ ﴿ قَالَ انْظِرُنِ إِلَّى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿ وَاللّهُ عِنْ الصّّغِرِيْنَ ﴿ قَالَ فَبِمّا اَغُونِتَنِي لَا قَعُدَنَ لَهُمُ قَالَ أَيْكُ مِنَ الْمُنْظِرِينَ ﴿ قَالَ فَبِمّا اَغُونِتَنِي لَا قَعُدَنَ لَهُمُ صَرَاطَكَ الْمُنْتَقِيْمَ ﴿ وَكُلّ تِينَهُ مُرْمِّنَ بَيْنِ اَيْدِيهِ مُ وَعَنْ شَمَا لِلهِمْ وَلا تَجِدُ اَكَثَرُهُمْ فَا فَا مُرْبُونَ ﴿ وَلا تَجِدُ اَكَثَرُهُمُ مَ اللّهِمْ وَعَنْ شَمَا لِلهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكَثَرُهُمُ وَاللّهُمْ وَعَنْ أَيْمَا فِي مُنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ قَالَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُلّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللل

۔ اس پراللہ نے فرمایا' تو جنت سے اتر جا' تیری اتی ہتی نہیں کہ تو یہاں یٹی خوری کرئے جا نکل تو بڑے ہی ذلیلوں میں سے ہے 6 کہنے لگا جھے دوبارہ کھڑا کئے جات میں ہے کے دون تک کی مہلت عطافر ما 0 جواب ملا کہ ہاں ہاں تو مہلت دیئے گئے ہووں میں سے ہے 6 شیطان کہنے لگا چونکہ تونے جھے بےراہ کردیا ہے'اب میں تیری سیدھی راہ پرائیس بہکانے کے لئے پیٹے جاؤں گا 10 اوران کے ہائیں سے آتا تیری سیدھی راہ پرائیس بہکانے کے لئے پیٹے جاؤں گا 10 اوران کے ہائی اس ان کے آگے سے اوران کے پیٹے سے اوران کے دائیس سے اوران کے بائیس سے آتا

ر ہوں گا' تو ان میں ہے اکثر وں کا اپناشکر گزار نہ پائے گا 🔿

نافرمانی کی سزا: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳ – ۱۵) البیس کوای وقت عظم ملاک ''میری نافر مانی اور میری اطاعت سے دکنے کے باعث اب تو یہاں جنت میں نہیں رہ سکتا' یہاں سے اتر جا کیونکہ یہ جگہ تکبر کرنے کی نہیں۔' بعض نے کہا ہے فیصلا کی خمیر کا مرجع مزات ہے بینی جن ملکوت اعلیٰ میں تو ہے اس مر ہے میں کوئی سرکش رہ نہیں سکتا' جا یہاں سے چلا جا' توا پی سرکش کے بدلے ذکیل وخوار ہستیوں میں شامل کردیا گیا' تیری ضد اور ہٹ کی یہی سزا ہے۔ اب بعین گھرایا اور اللہ سے مہلت چا ہے لگا کہ مجھے قیامت تک کی ڈھیل دی جائے۔ چونکہ جناب باری جل جلالہ کی اس میں مسلحین اور حکمتیں تھیں' اچھے اور بروں کو دنیا میں ظاہر کرنا تھا اور اپنی جمت پوری کرنا تھی' اس ملحون کی اس درخواست کو منظور فرمالیا۔ اس میں مسلحین اور حکمتیں تھیں' اس کے سامنے بولنے کی کی کو جائے ہیں جواس کے اداد ہے کوٹال سے کوئی نہیں جواس کے حکم کو بدل سے کوئی نہیں جواس کے اداد ہے کوٹال سے کوئی نہیں جواس کے حکم کو بدل سے کوئی نہیں جواس کے اداد ہے کوٹال سے کوئی نہیں جواس کے حکم کو بدل سے کو دو سریج الحساب ہے۔

ابلیس کا طریقه کواردات اس کی اپنی زبانی: ﴿ ﴿ آیت:۱۱-۱۱) ابلیس نے جب عہداللی لے لیا تو اب بڑھ بڑھ کر ہاتیں بنانے لگا کہ جیسے تو نے میری راہ ماری میں بھی آ دم کی اولا دکی راہ ماروں گا اور حق ونجات کے سید ھے راستے سے آئییں روکوں گا'تیری تو حید سے بہکا کر'تیری عبادت سے سب کو ہٹادوں گا۔ بعض نحوی کہتے ہیں کہ فیصا میں' با''فتم کے لئے ہے' یعنی جھے تم ہے اپنی بربادی کے مقابلے میں اس کی اولا دکو بر بادکر کے رہوں گا۔ عون بن عبداللہ کہتے ہیں' میں کھے کے راستے پر بیٹے جاؤں گالیکن میچے بہی ہے کہ نیکی کے ہرراستے پر۔

چنانچے منداحدی مرفوع حدیث میں ہے کہ شیطان ابن آ دم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے دہ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لئے اسلام لانے والے کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے کہ تو اپنے آپ اوراسینے باپ دادا کے دین کو کیوں چھوڑتا ہے- اللہ کواگر بہتری منظور ہوتی ہے تو وہ اس کی باتوں میں نہیں آتا وراسلام قبول کر لیتا ہے۔ ہجرت کی راہ سے روکنے کے لئے آٹرے تا ہے اوراسے کہتا ہے كتواہي وطن کو کیوں چھوڑتا ہے؟ اپنی زمین وآسان سے کیوں الگ ہوتا ہے؟ غربت و بے کسی کی زندگی کیوں اختیار کرتا ہے؟ لیکن مسلمان اس کے بہکاوے میں نہیں آتا اور جرت کر گذرتا ہے۔ پھر جہاد کی روک کے لئے آتا ہے اور جہاد مال سے ہے اور جان سے اس سے کہتا ہے کہتو کیوں جہادیس جاتا ہے؟ وہا قبل کردیا جائے گا ، پھر تیری ہوی دوسرے کے نکاح میں چلی جائے گی تیرا مال اوروں کے قبضے میں چلا جائے گا کین مسلمان اس کی نہیں مانتااور جہاد میں قدم رکھ دیتا ہے کیں ایسے لوگوں کا اللہ پرحق ہے کہ وہ انہیں جنت میں لے جائے گووہ جانور سے گر کر ہی مرجا کیں-اس دوسری آیت کی تفسیر میں ابن عباس کا قول ہے کہ آ گے ہے آنے کا مطلب آخرت کے معاملہ میں شک وشبہ پیدا كرنا ہے- دوسرے جملے كا مطلب سے ہے كدونياكى رغبتيں ولاؤل كا - دائيس طرف سے آنا مردين كومشكوك كرنا ہے بائيس طرف سے آنا گناموں کولذیذ بنانا ہے شیطانوں کا یہی کام ہے۔ ایک اورروایت میں ہے کہ شیطان کہتا ہے میں اس کی دنیاو آخرت نیکیاں بھلا کیاں سب تباہ کر دینے کی کوشش میں رہوں گا ادر برائیوں کی طرف ان کی رہبری کروں گا-وہ سامنے سے آ کر کہتا ہے کہ جنت دوزخ قیامت کوئی چیز نہیں وہ پشت کی جانب ہے آ کرکہتا ہے دیکھ دنیا کس قدرزینت دارہے وہ دائیں طرف سے آ کرکہتا ہے خبر دارنیکی کی راہ بہت تھن ہے وہ بائیں سے آ کرکہتا ہے دیکھ گناہ کس قدرلذیذ ہیں اس برطرف سے آ کر برطرح بہکا تا ہے ہاں بداللہ کا کرم ہے کدوہ او پر کی طرف سے نہیں آ سكتا - الله كے بندے كے درميان حائل ہوكر رحمت اللي كى روكنہيں بن سكتا، پس سامنے يعنی دنيا اور چيجے يعني آخرت اور دائيں يعني اس طرح كەدىكىت اور بائىي كىينى اس طرح نەد كىھىكىي ئىسب اقوال تىمكى ہیں-

للمار الله المال الله المال ال

امام ابن جریر رحمته الله علیه فرماتے بین مطلب میہ کے کمام خیر کے کامول سے روکتا ہے اور شرکے تمام کا سمجھا جاتا ہے اور پر کی سمت کا نام آیت میں نہیں وہ سمت رحمت رب کے آنے کے لئے خالی ہے اور وہاں شیطان کی روکنہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اکثر وں کوتوشا کرنہیں یائے گا لین موحد- ابلیس کو بیروہم ہی وہم تھالیکن نکلا مطابق واقعہ- جیسے فرمان ہے وَلَقَدُ صَدَّقَ عَلَيْهِمُ إِبُلِيسُ ظَنَّهُ الْخ يعن البيس نے اپنا گمان پورا کردکھایا سوائے مومنوں کی پا کباز جماعت کے اورلوگ اس کے مطبع بن گئے حالانکہ شیطان کی پچھ حکومت تو ان پرنتھی مگر ہاں ہم صیح طور سے ایمان رکھنے والوں کواورشکی لوگوں کوالگ الگ کردینا چاہتے تھے' تیرارب ہر چیز کا حافظ ہے۔ مند بزار کی ایک حسن حدیث میں برطرف سے پناہ ما نکنے کی ایک دعا آئی ہے-الفاظ یہ بیں اللہم انی استلك العفو و العافیة فی دینی و دنیآی و اہلی و مالی اللهم استر عوراتي وامن روعاتي واحفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي و اعوذبك اللهم ان اغتال من تحتى منداحمين برسول التيالية برضح شام اس دعاكو يرص تصاللهم انى اسئلك العافية فى الدين والاحرة اس كے بعدى دعاكے كچفرق سے قريباً وہى الفاظ ميں جواو پر مذكور موتے-

إِقَالَ انْحُرِجُ مِنْهَا مَذْءُ وَمَّا مَّدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ آجْمَعِيْنَ ۞ وَيَادَمُ السَّكُنُ آنْتَ وَزُوجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلا تَقْرَبَاهُ ذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّلِمِينَ ۞ فَوَسُوسَ لَهُمَا الشَّيْطِنُ لِيُبْدِي لَهُمَا مَاوْرِي عَنْهُمَا مِنْ سَوْاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهْكُمًا رَبُّكُمًا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلاَّ آنَ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْتَكُونَا مِنَ الْخُلِدِنْينَ ٥ وَقَاسَمُهُمَّا إِنِّي لَكُمَّا لَمِنَ النَّصِحِينَ ٥

فرمایا یہاں سے نکل ہا ہر ہوا تو ذلیل وخواراور رندا و درگارہ ہوکڑان انسانوں میں سے جوجھی تیری پیروی کرے گا میں تم سب سے جہنم کو پر کر دوں گا 🔾 اے آ دم تو اور تیری بیوی جنت میں رہوسہواور جہال ہے جا ہو کھاؤ ہو تھراس درخت کے قریب بھی نہ جانا ور نہ ظالموں میں ہے ہو جاؤ کے 🔾 کیکن شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تا کدان پروہ چیزیں کھول دے جوان پر پوشیدہ کر دی گئی تھیں بینی ان کی شرمگا ہیں اور کہنے لگا تنہارے پرورد گارنے جواس درخت ہے تنہیں روک ویا ہے' بیصرف اس لئے کہیں ایسا نہ ہوکہتم فرشتے بن جاؤیا بمیشہ زندہ رہنے والے بن جاؤ 🔿 اوران کے سامنے قسمیں کھا کھا کرانہیں یقین ولانے لگا کہ میں تہارے خیرخواہوں میں ہوں 🔾

الله تعالیٰ کے نافر مان جہنم کا ایندھن ہیں: ﴿ ﴿ أَيت: ١٨) اس پرالله کی لعنت نازل ہوتی ہے رحمت ہے دور کر دیا جاتا ہے فرشتوں كى جماعت سالگ كردياجاتا ب عيب داركرك اتاردياجاتا ب لفظ مذوم " ماخوذ ب دام" اور" ديم" س يلفظ بنسبت لفظ '' ذم'' كزياده مبالغے والا ب كس اس كم عنى عيب دار كے ہوئے اور مدحور كے معنى دور كئے ہوئے كے بين مقصد دونو ل سے ايك ہى ہے۔ پس بیوذلیل ہوکراللہ کے غضب میں مبتلا ہوکر نیچا تاردیا گیا'اللہ کی لعنت اس پرنازل ہوئی اور نکال دیا گیا اور فرمایا گیا کہ تو اور تیرے مانے والےسب كسب جہنم كاايدهن يي - جيےاورآيت يل م فاِنَّ جَهنَّم جَزَآوُ كُمُ الخ تمهارى سبكى سزاجهنم ب-توجس

طرح چا ہے انہیں بہکا کیکن اس سے مایوس ہوجا کہ میرے خاص بندے تیرے دسوسوں میں آ جا کیں گے (کیونکہ)ان کا دکیل میں خود ہوں۔ يبهلا امتحان اوراسي ميںلغزش اوراس كاانجام: 🌣 🌣 (آيت:١٩-٢١) ابليس كونكال كرحفزت آ دم دعوا كو جنت ميں پہنچاديا گيااور بجز ا یک درخت کے انہیں ساری جنت کی چیزیں کھانے کی رخصت دے دی گئ اس کا تفصیلی بیان سورہ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔ شیطان کو اس سے بڑا ہی حسد ہوا' ان کی نعمتوں کود کیچے کر لعین جل گیا اور ٹھان لی کہ جس طرح سے ہؤانہیں بہکا کر اللہ کے خلاف کر دول' چنانچے جھوٹ' افترا باندھ کران ہے کہنے لگا کہ دیکھویہ درخت وہ ہے جس کے کھانے ہے تم فرشتے بن جاؤ گے اور ہمیشہ کی زندگی ای جنت میں پاؤ گے-جیسے اور آیت میں ہے کہ ابلیس نے کہا میں تمہیں ایک درخت کا پید دیتا ہوں جس سے تمہیں بقااور بیشکی والا ملک ال جائے گا- یہاں ہے کہ ان سے کہا، ممہیں اس ورخت سے صرف اس لئے رو کا گیا ہے کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ - جیسے فرمان ہے یُبیّنُ اللّهُ لَكُمُ أَلَ تَضِلُّوا مطلب ہے کہ لئلا تضلوا اور آیت میں ہے اَن تَمِیدَ بحُمُ یہاں بھی یہی مطلب ہے۔ مَلَکیُن کی دوسری قرات مَلَکیُن بھی ہے لیکن جمہور کی قرات لام کے زبر کے ساتھ ہے۔ پھراپٹااعتبار جمانے کے لئے قشمیں کھانے لگا کہ دیکھومیری بات کو پچ مانو میں تمہارا خیرخواہ ہوں'تم سے پہلے سے ہی یہاں رہنا ہوں' ہرایک چیز کے خواص سے واقف ہوںتم اسے کھالوبس پھریہیں رہو گے بلکہ فرشتے بن جاؤ گے-قاسم باب مفاعلہ سے ہے اور اس کی خاصیت طرفین کی مشارکت ہے لیکن یہال بیخاصیت نہیں ہے ایسے اشعار بھی ہیں جہال قاسم آیا ہے اورصرف ایک طرف کے لئے -اس قتم کی وجہ سے اس خبیث کے بہکاوے میں حضرت آدم آگئے۔ بچے ہےمومن اس وقت دھو کا کھاجاتا ہے جب کوئی نا یاک انسان اللہ کو چ میں دیتا ہے۔ چنانچے سلف کا قول ہے کہ (مومن) اللہ کے نام کے بعدا پیے ہتھیار ڈال دیا کرتے ہیں۔ فَدَلَّهُمَا بِغُرُورٌ فَلَتَا ذَاقًا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سُواتُهُمَا وَطَفِقًا يخصفن عليهما من قرق الجنَّة وناديهما رَبُّهُما المرانعكما عَنْ تِلْكُمُا الشَّجَرَةِ وَآقُلْ لَكُمَّا إِنَّ الشَّيْطُنَ لَكُمَّا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ٥٠ قَالَا رَبِّنَا ظَلَمْنَا ٱنْفُسَنَا ﴿ وَإِنْ لَمْ تَغْفِرُلِنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخُسِرِيْنَ ١٠٥٥

غرض دھوکے سے انہیں ماکل کر ہی لیا' جوں ہی انہوں نے اس درخت کو چکھا' ان کی شرمگا ہیں ان پرکھل گئیں اب جنت کے درختوں کے پتے اپ او پر چپکا نے گئے اس وقت ان کے رب نے انہیں آ واز دی' کہ کیا ہیں نے تنہیں اس درخت سے ندرو کا تھا؟ اور نہ کہا تھا کہ شطان تنہارا تھلم کھلا دشن ہے؟ O دونوں دعا کیس کرنے گئے کہ ہمارے پروردگار بیشک ہم نے اپنی جانوں پڑھم کیا' اب اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر حم نے فرمائے گا تو ہم نامراد اور بریا دہوجا کیں گے O

لغزش کے بعد کیا ہوا؟: ہے ہے ﴿ آیت: ٢٣- ٢٣) ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں '' حضرت آ دم علیہ السلام کا قدمشل درخت کھور کے بہت لمبا تھا اور سر پر بہت لمبے بال تھے درخت کھانے سے پہلے انہیں اپنی شرمگاہ کاعلم بھی نہ تھا' نظر ہی نہ پڑی تھی' کیکن اس خطا کے ہوتے ہی وہ ظاہر ہوگئ 'بھاگئے لگے تو بال ایک درخت میں الجھ گئے کہنے لگے اے درخت مجھے چھوڑ دے درخت سے جواب ملا' ماکن ہے' ای وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ واز آئی کہا ہے آ دم جھ سے بھاگ رہا ہے؟ کہنے لگے یا اللہ شرمندگی ہے' شرمسار ہول' گو یہ روایت مرفوع بھی مردی ہے کین زیادہ چھیانے کی چیز ظاہر ہوگئ'

جنت کے بتوں سے چھپانے لگئ ایک کوایک کونے پر چپکانے لگئ حضرت آدم مارے غیرت کے ادھرادھر بھا گئے لگئ لیکن ایک درخت کے ساتھ الجھ کررہ گئے اللہ تعالی نے ندادی کہ آدم مجھ سے بھا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'نہیں یا اللہ مگر شرما تا ہوں' جناب باری نے فرمایا' آدم جو بچھ میں نے تجھے دے رکھا تھا' کیادہ تجھے کافی نہ تھا؟ آپ نے جواب دیا' بے شک کافی تھا' لیکن یا اللہ جھے یے ملم نہ تھا کہ کوئی تیرا تام لے کر تیری قتم کھا کر جھوٹ کہے گا' اللہ تعالی نے فرمایا' اب تومیری نافرمانی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور تکلیفیں اٹھانا ہوں گی۔

چنانچہ جنت سے دونوں کو اتاردیا گیا' اب اس کشادگی کے بعد بیٹگی ان پر بہت گران گذری' کھانے پینے کو ترس گئے' پھر انہیں لو ہے کی صنعت سکھائی گئ' بھیتی کا کام بتایا گیا' آپ نے زمین صاف کی دانے ہوئے دہ اُگر برد ھے' بالین نکلیں' دانے کیے' پھر تو رہے گئے' آٹا گندھا' پھر دوئی تیار ہوئی' پھر کھائی ۔ جب جا کر بھوک کی تکلیف سے نجات پائی۔ '' تین' کے پیوں سے اپنا آگا پیچھاچھپاتے بوئے تھے دوشل کپڑے کے تھے دہ نو رائی پرد ہے جن سے ایک دوسر ہے سے بیاعضاء چھپائے ہوئے تھے نافر مائی ہوتے ہی ہٹ گئے اور پھر تے تھے جوشل کپڑے کے تھے دہ نو رائی پرد ہے جن سے ایک دوسر ہے سے بیاعضاء چھپائے ہوئے تھے نافر مائی ہوتے ہی ہٹ گئے اور دونوں کھر آنے کے ۔ حضرت آدم ای دوت اللہ کی طرف جھل کے لائے استعفار کی طرف جھک پڑے' بخلاف المبیس کے کہاس نے سزاکا مائی ہوئے اللہ تعالی کے دونوں کی دعاسی اور دونوں کو طلب کردہ چیز یم عنایت فر مائیس۔'' مووی ہے کہ حضرت آدم نے جب درخت سے کھالیا' ای وقت اللہ تعالی نے فر مایا' اس درخت سے جس نے تمہیں روک دیا تھا' پھرتم نے اسے کیوں کھایا؟ کہنے گئے مواء نے جھے اس کی رغبت دلئی اللہ تعالی نے فر مایا' اس کی سزایہ ہے کہمل کی حالت جس بھی تکلیف جس رہیں اور تیری اولاد پر کلھ دیا گیا۔ حضرت گئ بچہونے کے دفت بھی تکلیف اٹھا کیس گئ کہ سنتے حضرت حواء نے نو حد شروع کیا' تھم ہوا کہ بھی تھے پراور تیری اولاد پر کلھ دیا گیا۔ حضرت آدم نے جناب باری میں عرض کی اور اللہ نے آئیس دعاسکھائی' انہوں نے دعا کی جوقول ہوئی اورقصور معاف فرمادیا جما۔ خالے حصرت

قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضِ عَدَقٌ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرُّ وَمَتَاعُ اللَّحِيْنِ ﴿قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُونَ وَمِنْهَا ثُخْرَجُوْنَ ﴾

فرمایاتم سب اتر جاو' تم ایک دوسرے کے دشمن ہو'تمہارے لئے زمین میں ہی ایک وقت مقرر تک رہنا سہنا ہے اورسامان زندگی بھی O یہ بھی فرمادیا کہ یہیں زمین میں ہی زندگی گز ارو گے اور پہیں تم مرو گے اور اس سے تم نکال کھڑے کئے جاؤ گے O

سفرارضی کے بارہ میں یہودی روایات: ہلہ ہلا (آیت: ۲۲-۲۵) بعض کہتے ہیں یہ خطاب حضرت و مِّ حضرت حوا شیطان ملعون اور
سانپ کو ہے۔ بعض سانپ کا ذکر نہیں کرتے - یہ ظاہر ہے کہ اصل مقصد حضرت آوم ہیں اور شیطان ملعون - جیسے سورہ طرمیں ہے الله بطا
مِنْهَا جَمِینُعًا حوا حضرت آوم کے تابع تھیں اور سانپ کا ذکر اگر صحت تک پہنچ جائے تو وہ ابلیس کے تھم میں آگیا ۔ مفسرین نے بہت سے
اقوال ذکر کئے ہیں کہ آدم کہاں اثر ہاور شیطان کہاں پھینکا گیا وغیرہ - لیکن دراصل ان کا مخرج بنی اسرائیل کی روایات ہیں اور ان کی صحت
کاعلم اللہ ہی کو ہے - اور سی بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ کے جان لینے سے کوئی فائدہ نہیں اگر ہوتا تو ان کا بیان قرآن میں یا حدیث میں ضرور ہوتا کہدیا گیا کہ اب تمہار سے قرار کی جگہ ذمین ہے وہیں تم اپنی مقررہ زندگی کے دن پورے کرو گے جیسے کہ ہماری پہلی کتاب لوح محفوظ میں پہلے
سے ہی کلما ہوا موجود ہے - اسی زمین پر چیو گے اور مرنے کے بعد بھی اسی میں دبائے جاؤ گے اور پھر حشر ونشر بھی اسی میں ہوگا - جیسے فر مان ہے

مِنُهَا خَلَقُنْکُمُ وَفِیُهَا نُعِیدُکُمُ وَمِنُهَا نُحُرِجُکُمُ تَارَةً أُحُرى پس اولاد آدم کی زندگی گذارنے کی جگہ بھی ہی ہے اور مرنے کی جگہ بھی ہی ہے اور مرنے کی جگہ بھی ہی ہے اور مرنے کی جگہ بھی ہی جا کس بھی ای میں اور قیامت کے دن آٹھیں گے بھی ای ہے کھی اس سے پھر بدلدو ہے جا کیں گے۔

لَي بَنِيْ الدَمَرِ قَلَدُ آنْزَلْنَ عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْاتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسِ التَّقِوٰي ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ الْبِ اللهِ لَعَلَّهُمْ يَذَكَّرُونَ۞

اے فرزندان آ دم ہم نے تمہارے لئے لباس اتاراہے جو تمہارے پردے کی چیزوں کوڈ ھانتیا ہے اور ہم نے زینت کا پہناوا بھی اتاراہے ہاں پر ہیز گاری کا لباس وہی سب ہے بہتر ہے بھی اللّٰد کی نشانیوں میں سے ہتا کہ لوگ مجھے بوچھ لیس O

لباس اور واڑھی جمال وجلال: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۱) یہاں اللہ تعالی اپنا حسان یا دولاتا ہے کہ اس نے لباس اتا را اور کیش بھی 'باس تو وہ ہے جو بطور زینت رونق اور جمال کے پہنا جائے – لباس تو ضروریات زندگی سے ہور ریش زیادتی ہے 'ریش کے معنی مال کے بھی ہیں اور ظاہری پوشاک کے بھی ہیں اور جمال وخوش لباس کے بھی ہیں – حضرت ابوا مامدرضی اللہ عند نے نیا کرتہ پہنتے ہوئے جبکہ گلے تک وہ پہن لیا 'تو فر مایا المحمد لله الذی کسانی ما او اری به عورتی و اتحمل به فی حیاتی پھر فر مانے کے کہرسول اللہ علی کا ارشاد ہے' جو فض نیا کپڑا حیاتی پھر فر مانے کے کہرسول اللہ علی کا ارشاد ہے' جو فض نیا کپڑا اور اس کے گلے تک پہنچے تی یہ دعا پڑھ کی رہانا کپڑاراہ اللہ وے وہ اللہ کو وہ اللہ کے ذمہ میں اللہ کی پناہ میں اور اللہ کی خاطت میں آجاتا ہے' زندگی میں بھی اور بعد از مرگ بھی (تر فری این ماجہ وغیرہ) – مندا تحد میں ہے حضرت علی نے ایک نوجوان سے ایک کرتہ تین درہم میں خریدا اور اسے پہنا' جب پہنچوں اور نخون تک پہنچا تو آپ نے یہ دعا پڑھی المحمد لله الذی رزقنی من ریاش مااتہ حمل به فی الناس و او اری به عورتی یہ دعا من کرآپ سے کسی نے یہ چھا کہ کیا آپ نے اسے رسول اللہ علی ہے سنا ہے کہ آپ اسے کپڑا پہنے الناس و او اری به عورتی یہ دعا من کرآپ سے کسی نے یہ چھا کہ کیا آپ نے اسے رسول اللہ علی ہے سنا ہے کہ آپ اسے کپڑا پہنے کہ تو تھیا آپ ہے دقت پڑھتے تھی آپ ہیں از ووالے پڑھ دے ہے ہیں؟ فر مایا میں نے اسے حضرت سے ہیں۔ حضرت سے ہیں؟ فر مایا میں نے اسے حضرت سے ہیں۔ حضورت سے سا ہے کہ آپ ہے۔

مرادخوش خلقی ہے۔ ہاں صحیح حدیث میں صرف اتنامروی ہے کہ حضرت عثان ؓ نے جعد کے دن منبر پرکتوں کے قبل کرنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

الْبَنِيُّ الْدَمَرِ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطِنُ كَمَّا اَخْرَجُ اَبُوَيْكُمْ مِّنَ الْبَيْنِيُ الْمَنْ الْفَيْلِيَّ اللَّهِ اللَّهِ الْمَنْ عَنْهُمَا لِبَالِيَهُمَا سَوْاتِهِمَا وَلَالَّا يَلِيكُمُ اللَّهِ اللَّهُ يَلْمَنُ كُمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴿ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدُنَا عَلَيْهَا البَاءَنَا وَاللهُ آمَرَنَا بِهَا قُلُ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدُنَا عَلَيْهَا ابَاءَنَا وَاللهُ آمَرَنَا بِهَا قُلُ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾ وَإِذَا فَعَلُوا اللهُ لاَ يَعْلَمُونَ ﴾ وَإِذَا فَعَلُوا اللهُ اللهُ لاَ يَعْلَمُونَ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾ وَاللهُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ اللهُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ اللهُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ﴾

ا ساولاد آ دم کہیں شیطان تہمیں بہکا ندو ہے جیسے کہ اس نے تمہارے والدین کو بہشت سے نکلوادیا 'ان کے کپڑے ان سے اتر والئے کہ انہیں ان کے پردے کی چیزیں دکھاد سے تمہیں وہ اوراس کی قوم وہاں سے دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں ندد کھے سکو ہم نے شیطانوں کوان لوگوں کا بیاراور دنیق بنا دیا ہے جوا بیان تبول نہیں کرتے ہوئی بہودہ حرکت کرتے ہیں قوصاف کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بروں کوائی طریقے پر پایا ہے بلکہ اللہ نے ہمیں یہی تھم دیا ہے 'تو جواب دے کہ اللہ برائیوں کا تھم دیا کہا تم لوگ اللہ پروہ با تمیں جوڑ لیتے ہوجن سے تم بے علم ہو؟ ۞

ابلیس سے بیخے کی تاکید: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۷) تمام انسانوں کو الله تبارک و تعالی ہوشیار کررہا ہے کہ دیکھوا بلیس کی مکاریوں سے بیختے رہنا 'وہ تمہارا بڑا ہی دیمن ہے دیکھوائی نے تمہارے باپ آ دم کو دار سرور سے نکالا اور اس مصیبت کے قید خانے میں ڈالا ان کی پر تمہیں اس کے ہتھکنڈوں سے بچنا چاہئے۔ جینے فرمان ہے اَفَتَتَّ خِذُو نَهُ وَذُرِّیَّتَهُ اَو لِیَاآءَ مِن دُونِی وَهُمُ لَکُمُ عَدُو بِعُصَالِ بِعَن کیا تم ابلیس اور اس کی قوم کو اپنا دوست بناتے ہو؟ جھے چھوڑ کر؟ حالانکہ وہ تو تمہارادیمن ہے ظالموں کا بہت ہی برابدلہ ہے۔

جہالت اور طواف کعبہ : ﷺ (آیت: ۲۸) مشرکین نگے ہوکر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے ہم پیدا ہوئے ہیں' اس حالت میں طواف کریں گے۔عورتیں بھی آ گے کوئی چڑے کا کلڑایا کوئی چیز رکھ لیتی تھی اور کہتی تھیں۔

اليوم يبدو بعضه او كله وما بدامنه فلا احله

آج اس کا تھوڑ اسا حصہ ظاہر ہوجائے گا اور جتنا بھی ظاہر ہو کہ ہیں اے اس کے لئے جائز نہیں رکھتی اس پر آیت و اذافعلو ا الخ 'نازل ہوئی ہے۔ یہ دستور تھا کہ قریش کرتے سے وہ تھے کہ یہ کپڑے ہے۔ یہ دستور تھا کہ قریش کے سواتمام عرب بیت اللہ شریف کا طواف اپ پہنے ہوئے کپڑوں میں نہیں کرتے سے وہ تھے کہ یہ کپڑے جہ بہت ہوئے طواف کر سیس ہاں قریش جو اپ آ پ کو مس کہتے سے اپ جہبیں پہن کر اللہ کی نافر مانیاں کی جین اس قابل نہیں رہے کہ انہیں پہنے ہوئے طواف کر سیس ہوں گواف کر سیل تھا نیا کپڑوں میں بھی طواف کر سے تھے اور جن لوگوں کو قریش کپڑے بطوراد ھاردین وہ بھی ان کے دیتے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کر سکتا تھا 'یا وہ خواف کر سکتا تھا 'اب یہ کسی کی ملکہ تنہیں ہوسکتا ہے ۔ یعد بی انہیں اتار ڈالٹا تھا 'اب یہ کسی کی ملکہ تنہیں ہوسکتا ہے ۔ یعد بی انہیں اتار ڈالٹا تھا 'اب یہ کسی کی ملکہ تنہیں ہو سکتا ہے' پس جس کے پاس نیا کپڑا نہ دو اور حس بھی اس کو اپنا کپڑا نہ دی تو اسے ضروری تھا کہ وہ نگا ہوکر طواف کرے' خواہ عورت ہوخواہ مرد'

عورت اپنے آگے کے عضو (شرمگاہ) پر ذرای کوئی چیز رکھ لیتی اور دہ کہتی جس کا بیان او پر گذرالیکن عموماً عورتیں رات کے وقت طواف کرتی تھیں' یہ بدعت انہوں نے ازخود گھڑ کی تھی ۔ اس فضل کی دلیل سوائے باپ داوا کی تقلید کے اوران کے پاس کچھ نہتی' لیکن اپنی خوش فہمی اور نیک ظفی سے کہدد سے تھے کہ اللہ کا بھی بہم تھم ہے' کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر یہ فرمودہ رب نہ ہوتا تو ہمار سے برزگ اس طرح نہ کرتے اس لئے تھم ہوتا ہے کہ اے نبی آپ ان سے کہد دیجے کہ اللہ تعالی ہے حیائی کے کاموں کا تھم نہیں کرتا' ایک تو برا کام کرتے ہو' دوسر سے جھوٹ موٹ اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہو' یہ چوری اور سینے زوری ہے۔

قُلُ آمَرَ رَجِّ بِالْقِسْطِ وَآقِيْمُواْ وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ قَادُعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَأَكُمُ تَعُوْدُونَ ۞ فَرِيْقِا هَدَى وَفَرِيْقِا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلِلَةُ الْهُمُ الْخَدُوا الشَّيْطِيْنَ آوْلِيَا مَصِّ دُوْلِ اللهِ وَيَحْسَبُونَ الْهُمُ مُّهُ مَدُونَ۞

کہدے کہ میرارب تو عدل دانصاف کا تھم دیتا ہے اور مید کہتم اپنے منہ ہرنماز کے دفت راست لواوراس کو پکاردور آں حالیہ تم اس کے لئے ہی خالص عہادت کرنے والے رہواس نے جیسے کہ تہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے اس طرح دوبارہ بھی پیدا ہوگے ۞ ایک فرقے کوتو ہدایت کی اورایک فرقہ ہے جس پر گمراہی فابت ہو چکی ہے، ان لوگوں نے اللہ کوچھوڑ کر شیطانوں کواپنا دوست بنالیا اور باوجوداس کے گمان کرتے ہیں کہ راہ یافتہ ہیں ۞

(آیت: ۲۹_۳۰) کہددے کہ رب العالمین کا حکم تو عدل وانصاف کا ہے ٔ استقامت اور دیانت داری کا ہے ٔ برائیوں اور گندے

کاموں کے چھوڑنے کا ہے عبادات ٹھیک طور پر بجالانے کا ہے جواللہ کے سچے رسولوں کے طریقہ کے مطابق ہوں جن کی سچائی ان کے زبردست مجروں سے اللہ نے ثابت کر دی ہے ان کی لائی ہوئی شریعت پر اخلاص کے ساتھ ممل کرتے ہوں ، جب تک اخلاص اور پنج برگ تابعداری کسی کام میں نہ ہوا اللہ کے ہاں وہ مقبول نہیں ہوتا -اس نے جس طرح تہمیں پہلی موتیہ پیدا کیا ہے اس طرح وہ دوبارہ بھی لوٹائے گا۔ دنیا میں بھی اس نے تہمیں بنایا اب مرنے کے بعد دنیا میں نہ بھی اس نے تہمیں بنایا اب مرنے کے بعد پھروہ تہمیں زندہ کردے گا، جیسے اس نے شروع میں تہاری ابتداکی تھی اس طرح پھر سے تہارااعادہ کرے گا۔

چنانچہ حدیث میں بھی ہے رسول اللہ عظافہ نے ایک وعظ میں فرمایا 'لوگوتم اللہ کے سامنے نگے پیروں' نگے بدنوں بے ختنہ جمع کے جاؤ کے بیسے کہ ہم نے تمہیں پیدائش میں کیا تھا ای کو پھر دہرائیں گئے بیہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اے کر کے ہی رہنے والے ہیں بیروایت بخاری و سے بھی نکالی گئے ہے۔ بیم نکالی گئے ہے۔ بیم کے گئے ہیں کہ جیسے ہم نے لکھ دیا ہے ویلے ہی تم ہوؤ گے ایک روایت میں ہے جیسے تہارے اعمال سے مسلم میں بھی نکالی گئے ہے۔ بیم معنی ہیں کہ جسے تم ابتداء میں برختی لکھ دی ہے وہ برختی اور بدا عمالی کی طرف ہی لوٹے گاگو درمیان میں نیک ہوگیا اور جس کی تقدیر میں شروع ہے ہی نکی اور سعادت لکھ دی گئی ہو وہ انجام کارنیک ہی ہوگا' گواس سے کی وقت برائی کے اعمال بھی سرز دہو جا کیں بھی معنی جا کیں بھی معنی ہو کہ مورے ہی معنی ہو کہ مورے ہو بھی معنی ہو کہ ہوگیا ہے کہ اللہ تو اللہ ہے کہ اللہ تو اللہ نے کہ فرعون کے زمانے کے جادوگروں کی ساری عربیا کہ رکا ہے ایسے ہی ہوگرتم ماں کی طن سے نکلو گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تو اللی نے مورکتم ماں کی طن سے نکلو گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تو اللی نے مورکتم ماں کی طن سے نکلو گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تو اللی نے ماری کی پیدائش موری وکا فر ہونے کی حالت میں کی ہے جیسے فرمان ہے مگو الَّذِی حَلَقَکُمُ فَیمنَکُمُ کَافِرٌ وَ وَیمنَکُمُ مُو مُن پھر اس کی بیدائش موری وکا فرمونے کی حالت میں کی ہے جیسے فرمان ہے مگو الَّذِی حَلَقَکُمُ فَیمنَکُمُ کَافِرٌ وَ وَیمنَکُمُ مُو وَیمنَکُمُ مُو وَیمنَکُمُ مُو وَیمنَکُمُ مُو وَی کُھر کے بھر اسے کہ حالت میں کی ہے جیسے فرمان ہے مُو وَ الَّذِی حَلَقَکُمُ فَیمنَکُمُ مُورِدٌ کُمُ مُورِدُی کہا تھوں اسے بھر ایک کو مورن وکا فرمونے کی حالت میں کی ہیں اسے مورکت کی میں کو میں وکا فرص وکی مورکت کی حالت میں کی ہو میں دور فرص وکا فری والت میں کی ہو جیسے فرمان ہے مُور والی نے مورکت کی مورکت کی

انہیں ای طرح قیامت کے دن اوٹائے گالیمی مومن و کافر کے گروہوں میں ای قول کی تا ئیر سی جاری شریف کی اس حدیث ہے ہی ہوتی ہے جس میں حضور قرباتے ہیں اس کی تم جس کے سواکوئی اور معبور نہیں کتم میں سے ایک شخص جنتیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے در میان صرف ایک بام بھر کا یا ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے بھر اس پر کھھا ہوا سبقت کرجاتا ہے اور وہ دو ذخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور اس میں واخل ہوجاتا ہے اور کوئی جہنیوں کے اعمال کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ جہنم سے ایک ہاتھ یا ایک بام دور رہ جاتا ہے کہ تقذیر کا کھا آگے آجاتا ہے اور وہ جنتیوں کے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت نظین ہوجاتا ہے ۔ دوسری روایت بھی اس طرح کی ہے اس میں ہے تھی آگے آجاتا ہے اور وہ کام لوگوں کی نظروں میں جہنم اور جنت کے ہوتے ہیں اعمال کا دارومدار خاتے پر ہے۔ اور صدیث میں ہے ہر نشس اس پر اٹھا یا جا گر جس پر تھا (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے جس پرمرا- اگراس آیت سے مرادیبی لی جائے تواس میں اس کے بعد فرمان فَاقِمُ وَ جُهَا فَ میں-بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچے فطرت پر بیدا کیا جاتا ہے بھراس کے ماں باپاسے یہودی یانصرانی کیا مجوی بنالیتے ہیں اور سیح مسلم کی حدیث جس میں فرمان باری ہے کہ میں نے اپنے بندول کوموحد وحنیف پیدا کیا ' پھر شیطان نے ان کے دین سے آہیں بہکا دیااس میں کوئی جمع کی وجہ ہونی چاہے اور وہ بیہ ہے کہ اللہ نے انہیں دوسرے حال میں مومن و کا فرہونے کے لئے پیدا کیا مسلے حال میں تما م مخلوت کو ا پی معرفت وتو حیدیر پیدا کیاتھا کہاس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ جیسے کہاس نے ان سے روز میثاق میں عہد بھی لیاتھااوراس وعدے کوان کی جبلت و تھٹی میں رکھ دیا تھا' اس کے باوجوداس نے مقدمہ کیا تھا کہ ان میں سے بعض تنقی اور بدبخت ہوں گے اور بعض سعیداور نیک بخت ہوں گے جیسے فرمان ہے کہ اس نے تنہیں پیدا کیا ، پھرتم میں ہے بعض کا فرہیں اور بعض مومن- اور حدیث میں سے ہر خض صبح کرتا ہے ، پھر ا ينقس كي خريد وفروخت كرتاب كي هواك اي بين جواسة آزاد كرالية بين كيهاي بين جوأب بلاك كربيضة بين الله كي تقديرُ الله كي مخلوق میں جاری ہے اس نے مقدر کیا اس نے ہدایت کی اس نے ہرایک کواس کی پیرٹش دی چرر منمائی کی- بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ جولوگ سعادت والول میں سے ہیں ان پرنیکیوں کے کام آسان ہوں گے اور جوشقاوت والے ہیں ان پر بدیاں آسان ہوں گی سچنانچہ قرآن کریم میں ہے اس فرقے نے راہ پائی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہو چکی چھراس کی وجہ بیان فرمائی کہ انہوں نے اللہ کوچھوڑ کر شیطانوں کودوست بنالیا ہے۔اس آیت سےاس مذہب کی تر دیدہوتی ہے جو بی خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی مخص کو کس معصیت کے ممل پر یا کسی محمراہی کے عقیدے پرعذاب نہیں کرتا' تاوقتیکہ اس کے پاس سیح چیز صاف آ جائے اور پھروہ اپنی برائی پرضداور عناد سے جمار ہے۔ كيونكه اگريه ند مهب صحيح موتا تو جولوگ ممراه بين ليكن خودكومدايت ير سجهة بين اور جوواقعي مدايت پر بين ان مين كوئي فرق ندمونا حاسبة تقاليكن الله تعالى نے ان دونوں میں فرق كيا ان كے نام ميں بھى اوران كے احكام ميں بھى - آيت آپ كے سامنے موجود ہے براہم ليجئے -

لَبَنِيِّ الدَمَ خُذُوْ إِنْ يَنَكُّمُ عِنْدَكُ لِلْمَسْجِدِوَكُ لُوْ الْفَرَبُوا ولا تُسُرِفُوْ النَّهُ لا يُحِبُ الْمُسْرِفِيْنَ ١٥

ا انانوا برنماز كروقت اين زينت يعنى لباس ليليا كرو كهاؤ پوليكن حدسة شكر رجاؤ الشرحد سے گذر جانے والول كوپيندنبيس فرماتا 🔾

کرتے تھے جیسے کہ پہلے گزرا-ابن عباس فرماتے ہیں کہ' نظے مرددن کوطواف کرتے اور کھی عورتیں رات کواس وقت عورتیں کہا کرتی تھیں کہ آجاس کے خاص جہم کا کل حصہ یا پچھ حصہ گوظا ہر ہولیکن کی کووہ اس کا دیکتا جا کر نہیں کرتیں۔ 'پس اس کے برنک مسلمانوں کو بھم ہوتا ہے کہ اپنالباس پہن کر مجدول ہیں جاؤ - اللہ تعالیٰ زینت کے لینے کو تھم دیتا ہے اور زینت سے مرادلباس ہے ادرلباس وہ ہے جواعضائے مخصوصہ کو چھپالے اور جواس کے سواہو وشلا اچھا کپڑاو غیرہ - ایک حدیث ہیں ہے کہ بیدا ہت جو تیوں سمیت نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے چھپالے اور جواس کے سواہو وشلا اچھا کپڑاو غیرہ - ایک حدیث میں ہے کہ بیدا ہت جو تیوں سمیت نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن ہے بیغور طلب اور اس کی صحت ہیں بھی کلام ہے - واللہ اعلم - بیا ہے اور جو پھھاس کے معبی میں سنت ہیں وارد ہے اس سے نماز کے دوہ زینت میں ہے اور زینت کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے' خصوصاً جعداور عید کے دن اور خوشبولگانا بھی مسنون طریقہ ہے اس لئے کہ وہ زینت میں ہے ہی ہواور کرنا بھی کہ مشداح کی صحح میں ہے افسل لباس سفید کپڑا ہے' جیسے کہ مشداح کی صحح میں ہے دوہ وہ گئی زیر نے بہنؤ وہ تہارے تمام کپڑوں سے افسل لباس سفید کپڑا ہے' جیسے کہ مشداح کی صحح صدیث میں ہے' حضور قرماتے ہیں' مقید کپڑے بہنؤ وہ تہارے تمام کپڑوں سے افسل بین اور اسی میں اچروں کو فن دو - سب سرموں مدیث میں ہے' حضور قرمات ہیں اور ان ہی میں این ہیں اور اس ہی ہتر مدیث میں ہے' سفید کپڑوں کو ان وار انہیں پہنؤہ ہیں۔ بہتر سرمہ اثر مداخید ہیں ہے سفید کپڑوں کوانی وار انہیں میں این میں اور انہیں میں اور کوفن دو۔

طبرانی میں مروی ہے کہ حضرت تمیم داری نے ایک چا درایک ہزار کوخریدی تھی اور نماز و کے وقت اسے پہن لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آ دھی آیت میں اللہ تعالی نے تمام طب کوادر حکمت کوجے کردیا ارشاد ہے کھاؤ پولیکن صدیے تجاوز نہ کرو۔ ابن عباس کا قول ہے جو چاہ کھا 'چوچاہ کی لیکن دو باتوں سے بی اسراف اور تکبر۔ ایک مرفوع حدیث میں ہے کھاؤ 'پو پہواوڑ ھولیکن صدقہ بھی کرتے رہواور تکبراور اسراف سے اور سے بچے رہواللہ تعالی پندفر ما تا ہے کہ اپنی نعت کا اثر اپنے بندے کے جسم پردیکھے۔ آپ فرماتے ہیں کھاؤ اور صدقہ کرواور اسراف سے اور خود نمائی سے رکوفر ماتے ہیں انسان اپنے پیٹ سے زیادہ براکوئی برتن نہیں بھرتا انسان کو چند لقے جس سے اس کی پیٹے سیدھی رہے کا فی ہیں اگرید بس میں نہ بہوتو زیادہ سے زیادہ اپنے بیٹ سے تین حصے کرلئے ایک کھانے کے لئے ایک پائی کے لئے ایک سائس کے لئے ۔ فرماتے ہیں اسراف ہے کہ بوٹر طواف کرتے تھے وہاں زمانہ جب بی کوبھی اسراف ہے کہ اللہ کے حال کردہ کھائے کو حرام کرلیا جائے اوپر اس کوبھی انسان کھائے کو حرام کرلیا جائے اللہ کا دوئی طال کردہ کھائے کو حرام کرکیا کھائے ہو کہ اسراف ہے کہ اللہ کے حال کی حدوں سے گزری کھائے ہی اسراف ہے کہ اللہ کے حال کی حدوں سے گزرنہ وائٹ کے درخوں کوبھی انسان کھائے بی حرام چزکا کھانا بھی اسراف ہے۔ اللہ کی دی ہوئی طال کرونہ حال کی حدوں سے گزری کھاؤ کردہ میں خور کردہ حرام وطال کی حدوں سے گزری کھاؤ کہ کرد کھوور نہ سرف اور دشمن رسین جاؤ گے۔

قُلُ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الْآَتِ آخُرَجُ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبْتِ مِنَ الْمِرْقِ فَلُ هِمَ لِلَّذِيْنَ الْمَنْوَا فِي الْحَيْوةِ الدُّنَيَا خَالِصَةً لِلْوَرِزِقِ قُلُ هِمَ لِلَّذِيْنَ الْمَنْوَا فِي الْحَيْوةِ الدُّنَيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيمَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْلايتِ لِقَوْمِ يَعْلَمُونَ شَيْ قَلْمُ وَكُلُ يَوْمَ الْقَيْرِ الْفَوَاحِشُ مَا ظُهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ النَّمَ الْمُولِ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِنْمَ وَالْبَغِي بِغَيْرِ الْحَقِّ وَانَ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِلُ وَالْإِنْمَ وَالْبَغِي بِغَيْرِ الْحَقِّ وَانَ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِلُ وَالْإِنْمَ وَالْبَغِي بِغَيْرِ الْحَقِّ وَانَ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِلُ وَالْإِنْمَ وَالْبَغِي بِغَيْرِ الْحَقِّ وَانَ تُشْرِكُوا بِاللهِ مَا لَمْ يُنَزِلُ

بِ سُلْطِنًا وَآنَ تَقُولُوا عَلَى اللهِ مَا لا تَعْلَمُونَ ۞

پوچیقو کہ اللہ تعالیٰ نے جوزینت اپنے بندوں کے لئے پیدائی ہے اور جو پاکیزہ دوزیاں ہیں أنہیں کس نے حرام کیا ہے؟ کہدے کہ بیسب پچھا ہمان والوں کے لئے ہے زندگانی و نیا میں اور قیامت کے دن تو صرف ان کے ساتھ ہی مخصوص ہوگا' ای طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں' ان کے لئے جوعلم رکھتے ہیں 0 کہدے کہ میرے پروروگار نے کل بے حیا تیوں کو تو اہ کھلی ہوں خواہ چھپی حرام کردی ہیں اور گناہ کو اور حق کی سرشی کو اور اللہ کے ساتھ اسے شریک تھبرانے کو جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری اور اللہ کانام لے کرتم ہارادہ کہنا جوتم نہیں جانے 0

آخر کارموس ہی اللہ کی رحمت کا سز اوار تھم را: ﴿ ﴿ آیت: ٣٢) کھانے پینے کی ان بعض چیزوں کو بغیراللہ کے فرمائے حرام کر لینے والوں کی تردید ہور ہی ہے اور انہیں ان کے فعل سے روکا جارہا ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ پر ایمان رکھنے والوں اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تر دید ہور ہی ہوں گئی ہیں 'گودنیا میں ان کے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہیں' لیکن پھر قیامت کے دن یہ الگ کر دیتے جائیں گے اور صرف مومن ہی اللہ کی نعمتوں سے نوازے جائیں گے۔ ابن عباس راوی ہیں کہ شرک نظے ہوکر اللہ کے گھر کا طواف کرتے تھے' سیٹیاں اور تالیاں بجاتے جائے۔ پس یہ آیات اتریں۔

اثم اور بغی کیا فرق ہے: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣) بخاری وسلم میں ہے رسول الله علیہ وسلم فرماتے ہیں الله ہے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں سورہ انعام میں چھی کھلی ہے حیاؤں کے متعلق پوری تفسیر گزر چکی ہے اور الله تعالیٰ نے ہرگناہ کوحرام کر دیا ہے اور ناحق ظلم و تعدی سرشی اور غرور کو بھی اس نے حرام کیا ہے ۔ پس ' اثنہ ' سے مراد ہروہ گناہ ہے جوانسان آپ کرے اور ' بغی ' سے مرادوہ گناہ ہے جس میں دوسرے کا نقصان کرے یا اس کی حق تلفی کرے ۔ اسی طرح رب کی عبادت میں کسی کوشر کیک کرنا بھی حرام ہے اور ذات حق پر بہتان باند ھنا بھی مثلاً اس کی اولا دیتانا وغیرہ - خلاف واقعہ باتیں بھی جہالت کی باتیں ہیں ۔ جیسے فرمان ہے ۔ فَا حُتَنبُو الرِّ حُسَ مِنَ اللهِ وَاللهِ مِن اللهِ الله

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ آجَلُ فَاذَا جَاءَ آجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿ لِبَنِي الدَمَرِ اِمِتَ اَيَاتِيَنَّكُمُ رُسُلُ مِنْكُمُ يَقْصُّوْنَ عَلَيْكُوُ الْيَّيِ فَمَنِ اتَّفَى وَاصْلَحَ فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكُبُرُوْا عَنْهَا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا الْمَالِ هُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ﴿

ہر توم کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وقت آپنچا ہے گھرنہ تو ایک ساعت وہ پیچے رہتے ہیں نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکتے ہیں ۞ اے انسانو! جب بھی تمہارے پاس تم میں سے رسول پنچیں جو میر سے احکام تم کو بڑھ کرسنا کیں 'تو جولوگ پر ہیزگاری اور اصلاح کرلیں' ان پر نہ تو کوئی ڈرخوف ہے اور نہ وہ اداس اور آزادہ ہوں گے ۞ ہاں جولوگ ہماری آیات کو جھٹلا کیں اور ان سے اکٹر بیٹھیں' وہی دوزخی ہوں گے جو ہمیشہ اس میں رہیں گے ۞

موت کی ساعت طے شدہ اور اٹل ہے: ☆ ☆ (آیت:۳۲-۳۳) ہرز مانے اور ہرز مانے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے انتہائی مت مقرر ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی ٹاممکن ہے کہ اس سے ایک منٹ کی تاخیر ہویا ایک لمعے کی جلدی ہو- انسانوں کوڈرا تا ہے کہ جب وہ ر سولوں سے ڈرانا اور رغبت دلا ناسنیں تو بدکاریوں کوترک کر دیں اور اللہ کی اطاعت کی طرف جھک جائیں' جب وہ بیکریں **عے تو ہر کھئے' ہر** ڈر'ہرخوف اور ناامیدی سے محفوظ ہوجائیں گے اور اگر اس کے خلاف کیا' نہ دل سے مانا ن^یمل کیا تو وہ دوزخ میں جائیں گے اور وہیں پڑے جھلتے رہیں گے۔

فَمَنَ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْكَذَبَ بِالْيَهِ اُولَالِكَ يَنَا لُهُمُ نَصِيْبُهُمْ مِنَ الْكِتْبِ حَتَّى إِذَا جَاءَتُهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَقَّوْنَهُمُ وَ قَالُوْا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ قَالُوُا صَلُوا عَنَا وَشَهِدُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ اَنْهُمُ كَانُوا اللهِ قَالُوُا صَلَوا عَنَا وَشَهِدُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ اَنْهُمُ كَانُواً كَفِرِيْنَ

اس سے بڑھ کر ظالم اورکون ہوگا جواللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یاس کی آیات کو جھٹائے انہیں ان کالوح محفوظ میں لکھا ہوا حصہ تو ملے گا یہاں تک کہ جب ان کے کہ وہ پارے بھیج ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کو آئیں گے تو کہیں گے کہ اللہ کے سواجنہیں تم بکارتے اور پو بجے رہے وہ کہاں ہیں؟ جواب دیں گے کہ وہ پاس ہمارے بھیج ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کو آئیں گے کہ اللہ کے سواجنہیں تم بکارے کے اور کی بارے کافر ہونے کے گواہ خود ہی بن جا کیں گے ن

اللہ پر بہتان لگانے والاسب سے بڑا ظالم ہے: ہے ہے ہے اس کے اوقعہ یہ ہے کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جواللہ تعالی پرجھوٹا بہتان ہائد سے اور وہ بھی جواللہ کے کلام کی آیات کو جھوٹا سمجھے انہیں ان کا مقدر مطے اس کے معنی ایک توبہ ہیں کہ انہیں سز اہوگی ان کے منہ کا لے ہوں گئ ان کے اعلیٰ کا بدلہ ل کررہے گا اللہ کے وعدے وعید پورے ہو کررہیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ ان کی عمر عمل رزق جولوح محفوظ میں کھا ہوا ہے وہ دنیا میں تو مطی اس کے اللہ کو اللہ کی تائید کرتا ہے۔ ای مطلب کی آیت جولوح محفوظ میں کھا ہوا ہے وہ دنیا میں تو مطلب کی آیت اللّٰہ الل

قَالَ ادْخُلُوا فِيْ الْمَو قَدْ حَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي الْخَارِ حُكْلَمَا دَخَلَتْ الْمَاةُ لَعَنَتُ الْخَتَهَا حَتَّى وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ حُكْلَمَا دَخَلَتْ الْمَاةُ لَعَنَتُ الْخُتَهَا حَتَّى الْخَارِيهُ مِ لِأَوْلِهُمْ رَبَّنَا الْذَادَ الْخُرْبِهُمْ لِأَوْلِلْهُمْ رَبَّنَا الْفَارِ فَي النَّارِ فَالَا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ فَالَ الْفَارِ فَالَ

لِكُلِّ ضِعْفٌ وَلَكِنَ لا تَعْلَمُونَ ٥

الله تعالی فرمائے گا جوامتیں تم سے پہلے جنوں اور انسانوں کی گذر چکی ہیں ان میں ال کرتم بھی جنوا جب بھی جوامت جائے گی'وہ دوسری اپنی جیسی امت پر لعنت کرے گی جب سب کے سب وہاں جمع ہوجا نمیں گے تو ان میں سے چھلے انگلوں کی نسبت کہیں گے کہ اے اللہ ان اوگول نے ہی جمیں گمراہ کیا' اب تو انہیں آگ کا دو ہرا دو ہرا دو ہرا دو ہرا وہ ہرا عذاب و نے جواب ملے گا کہ ہرا یک کیلئے ہی دو ہرا ہے لیکن تم نہیں جانے ©

کفارکی گردنوں میں طوق: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ الله تعالی قیامت کے دن شرکوں کو جواللہ پرافتر ابا ، صفح ہے اس کی آ یات کو جمطات سے خواہ ان اور میں ہے جہنم میں جاؤ۔ سے فرمائے گا کہتم بھی اپنے جیسے میں کے ساتھ جوئم ہے پہلے گزر چکے جین خواہ وہ جنات میں ہے ہوں خواہ ان اور میں ہے جہنم میں جاؤ۔ فی المام کا بدل ہے یا فی المم میں فی معنی میں مع کے ہے۔ جرگروہ اپنے ساتھ کے اپنے جیسے روہ پافٹ کرے گا جیسے کو کی اللہ مالیا اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ' مم ایک دوسرے ساس روز کفر کرو گے۔' اور آ بت میں ہے اِذُ تَبَرُّ اللّٰدِ یَسَ لِیہ اِنْ اِسْ کے کہ اُن کے مرید لوگ اس قت کو کہ گروا ہے جیلوں سے وست پروار ہو جا کیں گئے تاہی آ پس کے سار ہے تعلقات اُوٹ جا کیں گے۔ مرید لوگ اس قت کہیں گے کہ اگر جمیں بھی یہاں سے پھروالی و نیا میں جانا ہی جائو جیسے یہ لوگ آئے ہم سے بیزار ہو گئے جیں 'ہم بھی ان سے بالک ہی وست پروار ہو جا کیں گئے سراسر موجب حسر سے ہوں کے اور بیہ وست پروار ہو جا کیں گئے سراسر موجب حسر سے ہوں کے اور بیہ ورز نے ہے بھی آزاد شہوں گے۔

وَقَالَتُ الْوَلَهُمْ لِلْخُرْبِهُمْ فَمَاكَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنَ فَصَالِكُ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنَ فَصَالِ فَذُوقُوا الْعَدَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ١٠٠٠ فَصَالِ فَذُوقُوا الْعَدَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ١٠٠٠

اس پرا گلے لوگ چھلوں ہے کہیں گے کہ لوتہ ہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں رہی کپس تم سب اپنے کئے کر توت کے بدلے عذابوں کا مزہ چکھو 🔾

آیت: ۳۹) اب وہ جن کی مانی جاتی رہی اپنے مانے والوں سے کہیں گے کہ جیسے ہم گراہ تھ تم بھی گراہ ہوئے اب اپنے کرتوت کا یدلدا ٹھاؤ - اور آیت میں ہے وَلَوُ تَرْی اِذِ الظّٰلِمُونَ مَوْقُونُونُ عِنْدَرَبِّهِمُ کاش کدتو ویکھا جب کہ یہ گنہگاراللہ کے

سامنے کھڑے ہوئے ہوں گئا کہ دوسرے پر الزام رکھ رہے ہوں گئ ضعیف لوگ متکبروں ہے کہیں گے کہ اگرتم نہ ہوتے تو ہم مومن بن جائے ، وہ جواب دیں گے کہ کہا ہم نے ہم ہوں گئہ گاڑ بن جائے ، وہ جواب دیں گے کہ کہا ہم نے ہم ہیں ہدایت ہے روکا تھا؟ وہ تو تمہارے سامنے کھی ہوئی موجود تھی بات ہے کہ تم خود بی گئہ گاڑ بدکر دار تھے۔ یہ پھر کہیں گئے کہ نہیں نہیں تمہاری دن رات کی چالا کیوں نے اور تمہاری اس تعلیم نے (کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے شریک ظہرا کیں) ہمیں گم کردہ راہ بنا دیا ، بات یہ ہے کہ سب کے سب اس وقت بخت نا دم ہوں گے لیکن ندامت کو د بانے کی کوشش میں ہوں گئے کہ ندیا دہ بلکہ (پورا پورا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُولَ بِالْيَتِنَا وَاسْتَكْبَرُولَ عَنْهَا لَا ثُفَقَّحُ لَهُمْ الْبُولِ الْمُخْرِفِ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ الْبُولُ الْبَعَلَةُ حَتَّى يَلِحَ الْجَمَلُ فِي الْبُولُ الْجَمَلُ فِي الْمُخْرِفِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُخْرِفِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُخْرِفِينَ الظّلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظَلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُعْرِفِينَ الْمُظْلِمِينَ الْمُعْرِفِي الْطَلْمِينَ الْمُعْرِفِي الْطَلْمِينَ الْمُعْرِفِي الْطَلْمِينَ الْمُعْرِفِي الْمُعْرِفِي الْمُعْرِقِينَ الْمُعْرِفِي الْمُعْرِقِينَ الْمِينَ الْمُعْرِقِينَ الْمِينَ الْمُعْرِقِينَ الْمُعِلِي الْمُعْرِقِينَ الْمُعْرِقِينَ الْمُعْرِقِينَ الْمُعْرِقِين

ہماری آیات کو جمٹلانے والوں اوران سے اکر بیٹھنے والوں کے لئے نیٹو آسان کے درواز سے کھولے جائیں گئے اور نیوہ جنت میں پہنچ کیس کے یہاں تک کہ اون سے موقع اور ان سے اور معنا بھی آگ ہی کا مسوئی کے ناکے میں سے گذر جائے گئرگاروں کو ہم الی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۞ ان کے لئے آگ ہی کا مجھوٹا ہوگا اور ان کے اور پر سے اور معنا بھی آگ ہی کا موقع کے ناکے میں سے گذر جائے گئرگاروں کو ہم الیم ہی سزا دیا کرتے ہیں ۞

بدکاروں کی روحیں دھتکاری جاتی ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ ﴾ کافروں کے نہ تو نیک اعمال اللہ کی طرف چڑھیں'ندان کی دعا ئیں قبول ہوں'ندان کی روحوں کے لئے آسان کے درواز سے کسلیں ۔ چنا نچہ صدیث شریف میں ہے کہ جب بدکاروں کی روحیں قبض کی جاتی ہیں اور فر شتے انہیں لے کرآسانوں کی طرف چڑھتے ہیں تو فرشوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں'وہ کہتے ہیں بی خبیث روح کس کی اور فر شتے انہیں لے کرآساتے ہیں کہ فلال کی' یہال تک کہ بیاسے آسان کے درواز سے تک پہنچاتے ہیں کیکن ان کے لئے دروازہ کھولانہیں جاتا۔

پھر حضور ﷺ نے آیت لا تُفَتَّحُ لَهُمُ اَبُوابُ السَّمآءِ پڑھی۔ یہ بہت ہی حدیث ہے جوسن میں موجود ہے مومن کی روح کے ساتھ فرشتوں کا برتا و مسندا جمد میں بیحدیث پوری یوں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنفر ماتے ہیں ایک انصاری کے جناز ب میں ہم حضور کے ساتھ ہے جب قبرستان پہنچ تو قبر تیار ہونے ہیں کچھ درتھی ہم سب بیٹھ گئے اور اس طرح خاموش اور بااوب ہے کہ گویا ہمارے سروں پر پر پرند ہیں ہی میں آپ نے سراٹھا کروو باریا تین ہمارے سروں پر پر پرند ہیں ہی میں آپ نے سراٹھا کروو باریا تین ہمارہ مے ضرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو پھر فرمایا مومن جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہتو اس کے بارہم سے فرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو پھر فرمایا مومن جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہتو اس کے باس آسان سے نورانی چہروں والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کا مندآ فیاب ہے ان کے ساتھ جنت کا گفن اور جنت کی خوشہ وہوتی ہے وہ آ کرم نے والے مومن کے پاس بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک اس کی نگاہ کام کرتی ہے فرشتے ہی فرشتے نظر آتے ہیں پھر حضرت ملک الموت آ کراس کے سر بانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے اطمینان والی روح اللہ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف چل بیا سے ہی کے مند ہے پائی کا قطرہ ٹیک جائے ای وقت ایک پلک جھی ہے کے برا ہر کی در ہیں وہ جنتی فرشتے اس کی طرح بدن سے نکل جاتی ہو ہے جیے مشک کے مند سے پائی کا قطرہ ٹیک جائے ای وقت ایک پلک جھی ہے کے برا ہر کی در ہیں وہ جنتی فرشتے اس

پاک روح کواپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اورجنتی کفن اورجنتی خوشبو میں رکھ لیتے ہیں'اس میں الیی عمدہ اور بہترین خوشبونکلتی ہے کہ بھی ونیا والوں نے نہ سوتھی ہوا ب بیا ہے لے کرآ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں فرشتوں کی جو جماعت انہیں ملتی ہے وہ پوچھتی ہے کہ یہ پاک روح کس کی ہے؟ بیاس کا بہتر ہے بہتر جونام ونیا میں مشہور تھا' وہ لے کر کہتے ہیں فلاس کی' یہاں تک کہ آسان ونیا تک پہنچ جاتے ہیں دروازہ کھلوا کراو پر چڑھ جاتے ہیں بہاں ہے اس کے ساتھ اسے دوسرے آسان تک پہنچانے کے لئے فرشتوں کی اور بڑی جماعت ہو جاتی ہے ای طرح ساتویں آسان تک چینجتے ہیں اللہ عز وجل فرما تاہے اس میرے بندے کی کتاب علمیین میں رکھ کراوراسے زمین کی طرف لوٹا دومیں نے انہیں اس سے پیدا کیا ہےاس میں لوٹاؤں گا اور اس سے دوبارہ نکالوں گا۔قبر میں سوال وجواب اورقبر کا ساتھی پس وہ روح کوٹا دی جاتی ہے۔ و ہیں اس کے پاس دوفر شنتے آتے ہیں؟ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرارب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرارب اللہ ہے، پھر پوچھتے ہیں تیرادین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرادین اسلام ہے' پھر پوچھتے ہیں کہوہ فخص جوتم میں بھیجے گئے' کون تھے'وہ کہتا ہے وہ رسول اللہ عصلی الله علیه وسلم فرشت اس سے دریافت کرتے ہیں کہ بچھے کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پرایمان لایا اوراسے سچامانا' وہیں آسان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میر ابندہ سچاہے اس کے لئے جنت کا فرش بچیاد واسے منتی لباس پہنا دواوراس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دؤ پس اس کے پاس جنت کی تروتازگی اس کی خوشبواوروہاں کی ہوا آتی رہتی ہےاوراس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہےا ہے کشادگی ہی کشادگی نظر آتی ہے۔اس کے پاس ایک نہایت حسین دجمیل شخص لباس فاخرہ پہنے ہوئے خوشبو لگائے ہوئے آتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوش ہوجا' یہی وہ دن ہے جس کا تحقیے وعدہ دیا جاتا تھا -اسسے پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرے چېرے سے بھلائی پائی جاتی ہے وہ جواب ویتا ہے کہ میں تیرانیک عمل ہوں اب تو مومن آرز وکرنے لگتا ہے کداللہ کرے قیامت آج ہی قائم ہوجائے تا کہ میں جنت میں پہنچ کراپنے مال اوراپنے اہل وعمال کو پالوں کافر مشرک کی روح کے ساتھ فرشتوں کا برتاؤ - کافر کی جب دنیا کی آخر گھڑی آتی ہے تواس کے پاس ساہ چہرے والے فرشتے آسان ہے آئے ہیں ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے اس کی نگاہ تک اسے یہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت آ کراس کے سر ہانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے خبیث روح اللہ کی ناراضکی اوراس کے غضب کی طرف چل بین کروہ روح بدن میں چھینے لگتی ہے جے ملک الموت جرا تھیدے کرنکا لتے ہیں اس وقت وہ فرشتے ان کے ہاتھ سے ایک آ کھ جھیکنے میں لے لیتے ہیں اور اس جہنمی ٹاٹ میں لیٹ لیتے ہیں اور اس سے نہایت ہی سڑی ہوئی بد بونکلتی ہے سیاسے لے کرچڑ سے لکتے ہیں فرشتوں کا جوگروہ ملتا ہے'اس سے بوج متنا ہے کہ بینا پاک روح کس کی ہے؟ بیاس کی روح جس کا بدترین نام دنیا میں تھا' انہیں بتاتے ہیں' پھرآ سان کا دروازهاس کے نئے تھلوانا جا ہے ہیں مرکھولانہیں جاتا ، پھررسول اللہ علیہ نے قرآن کریم کی بیآیت لا تفتح الخ " تلاوت فرمائی -

جناب باری عزوجل کاارشاد ہوتا ہے اس کی کتاب مجین میں سب سے یٹیے کی زمین میں رکھو کھراس کی روح وہاں سے کھینک دی جاتى ہے گھرآ پ نے بیآ یت الاوت فرمائی وَمَنُ يَّشُرِكُ بِاللّٰهِ فَكَانَّمَا خَرَّمِنَ السَّمَآءِ فَتَخَطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهُوِيُ بِهِ الرِّيْحُ فِیُ مَکان سَجِیْقِ لیعی جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویادہ آسان سے گریڑا پس اسے یا تو پرندا چک لے جائیں گے یا ہوائیں کی دور دراز کی ذراؤنی و بران جگه پر بھینک دیں کیقبر میں سوال وجواب اور قبر کا ساتھی اب اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دوفر شتے وینچتے ہیں اے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرارب کون ہے؟ یہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے خرنہیں پھر پوچھتے ہیں' تیرا

دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے افسوس مجھے اس کی بھی خرنہیں پھر پوچھتے ہیں بتااس شخص کی بابت تو کیا کہتا ہے جوتم میں بھیجے گئے تھے؟ یہ کہتا ہے آ ہ افسوس میں اس کا جواب بھی نہیں جانتا' اس وقت آ سان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے اس غلام نے غلط کہا' اس کے لئے جہنم کی آ گ بچھا

دواورجہنم کا دروازہ اس کی قبر کی طرف کھول دو وہاں سے اسے گرمی اور آ گ کے جھو نکے آئے گئے ہیں اس کی قبراس پر تنگ ہوجاتی ہے یہاں تک کہادھر کی پہلیاں ادھراور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں'اس کے پاس ایک شخص نہایت مکروہ اور ڈراؤنی صورت والا'برے کپڑے پہنے بری بد بووالا آتا ہےاوراس ہے کہتا ہے کہا ب اپنی برائیوں کا مزہ چکھاسی دن کا تجھ سے دعدہ کیا جاتا تھا'یہ یو چھتا ہےتو کون ہے؟ تبری تو چرے سے وحشت اور برائی طیک رہی ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا ضبیث عمل ہوں کیے کہتا ہے یا اللہ قیامت قائم نہ ہوانجام کارای روایت کی دوسری سند میں ہے کہ مومن کی روح کود کھے کرآ سان وز مین کے تمام فرشتے دعائے مغفرت ورحمت کرتے ہیں اس کے لئے آ مانوں کے درواز کے کھل جاتے ہیں اور ہر دروازے کے فرشتوں کی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ کرے بیروح ہماری طرف ہے آسان پر چڑھے۔ اس میں پیجی ہے کہ کا فری قبر میں اندھا' بہرا' گونگافرشتہ مقرر ہوجاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اگرا ہے کسی بڑے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہوجائے' پھراہے جبیباوہ تھا'اللہ تعالیٰ کردیتا ہے'فرشتہ دوبارہ اے گرز مارتا ہے جس سے یہ چیخنے چلانے لگتا ہے جیےانسان اور جنات کے سواتما مخلوق منتی ہے'ابن جریر میں ہے کہ نیک صالح تخص سے فرشتے کہتے ہیں'اے مطمئن نفس جوطیب جسم میں تھا' تو تعریفوں والا بن کرنکل اور جنت کی خوشبواور شیم جنت کی طرف چل-اس اللہ کے پاس چل جو تجھ پر غصے نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اس روح کو لے کر آ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں درواز ہ کھلواتے ہیں تو پوچھاجاتا ہے کہ بیکون ہے بیاس کا نام بتاتے ہیں تووہ اسے مرحبا کہد کروہی کہتے ہیں ' یہاں تک کہ بیاس آسان میں بینچتے ہیں جہاں اللہ ہےاس میں یہ بھی ہے کہ برتے مخص سے وہ کہتے ہیں اے ضبیث نفس! جو ضبیث جسم میں تھا تو ہرا بن کرنگل اور تیز کھولتے ہوئے پانی اور لہو پیپ اور اس قتم کے مختلف عذا بوں کی طرف چل اس کے نگلنے تک فرشتے اسے یہی سناتے رہتے ہیں' پھراسے لے کرآ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں' یو چھاجا تا ہے کہ بیکون ہے؟ بیاس کا نام بتاتے ہیں تو آسان کے فرشتے کہتے ہیں' اس خبیث کومر حبانہ کہؤ میھی جبیث جسم میں توبد بن کرلوٹ جا اس کے لئے آسان کے درواز نے بیں کھلتے اور آسان وزمین کے درمیان چھوڑ دی جاتی ہے پھر قبر کی طرف اوٹ آئی ہے-

ابن جریج نے کھا ہے کہذان کے اعمال چڑھیں ندان کی رومیں اس سے دونوں تول ال جاتے ہیں۔ واللہ اعلم-اس کے بعد کے جلے میں جہور کی قرات تو جَمَلُ ہے اس کے معنی بڑا ہے جیں۔ حلے میں جہور کی قرات تو جَمَلُ ہے اس کے معنی بڑا ہے جیں۔ مطلب بہ ہرصورت ایک ہی ہے کہ نداونٹ سوئی کے ناکے سے گذر سکے نہ پہاڑ اس طرح کا فر جنت میں نہیں جاسکتا'ان کا اوڑ ھنا پچھونا آگ ہے اور ظالموں کی بہی سزا ہے۔

وَالَّذِيْنَ الْمَنُولَ وَعَمِلُوا الصّلِحْتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اللَّا وُسَعَهَا اللَّهِ وَسُعَهَا الْحَلْدُونَ ۞ الْحَلْدُونَ ۞

جن لوگوں نے ایمان قبول کرکے نیک اعمال کئے ناممکن ہے کہ جاری طرف ہے کسی پروہ بو جھڈ الا جائے جس کا دہ تھمل نہ ہو سکے پیلوگ جنتی ہیں اور بیوہ ہیں ہمیشہ

رہنے والے ہیں 🔾

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل انسانی بس میں ہے! ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۴٪)اوپر کَنهٔ گاروں کا ذکر ہوا یہاں اب نیک بختوں کا ذکر ہور ہا ہے کہ جن کے دل میں ایمان ہے اور جواپے جسم ہے قرآن وحدیث کے مطابق کا م کرتے ہیں بخلاف بدکاروں کے کہ وہ دل میں کفرر کھتے میں اور عمل ہے دور بھا گتے ہیں۔ پھر فرمان ہے کہ ایمان اور نیکیاں انسان کے بس میں ہیں۔ اللہ کے احکام انسانی طاقت ہے زیادہ نہیں

ہں-ایسےلوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے-

وَ نَزَعْنَا مَا فِنَ صُدُوْرِهِ مِ مِّنْ غِلِّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهُارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ يِلْهِ الَّذِي هَدْتَ الْهِذَا " وَمَا كُنَّ لِنَهْتَدِيَ لَوْ لاَ آنُ هَدْنَا اللهُ ۚ لَقَدْ جَاءَتُ رُسُلُ رَبِّنَ بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْ النِ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُهُ تَعْمَلُوْنَ ۞

ان کے سینوں میں جوکینہ تھا'ہم نے سب نکال دیا'ان کے بینچے سے نہریں اہریں بہر ہی ہیں' یکہیں گے کھمل تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی راہ وکھائی ہم تو اس کی راہ پاہی نہ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہماری رہبری نہ کرتا یقنینا ہمارے پاس رب کے رسول حق لائے منادی کی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم بسبباب كئ موت اعمال كوارث بنادية كتي مو

(آیت: ۲۳) ان کے دلول میں ہے آپس کی کدورتیں' حسد بغض دور کردیئے جائیں گے۔ چنانچے سیح بخاری شریف میں حدیث میں ہے کہ مومن آگ سے چھٹکا را حاصل کر کے جنت و دوزخ کے درمیان ایک ہی بل پر روک دیئے جائیں گے وہاں ان کے آپس کے مظالم کا بدلہ ہوجائے گااور یاک ہوکر جنت میں جانے کی اجازت یا نمیں گے واللہ وہ لوگ اپنے اپنے درجوں کواور مکا نوں کواس طرح پہچان لیس کے جیے دنیا میں جان لیتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ -سدی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل جنت دروازہ جنت پر ایک درخت ویکھیں گے جس کی جڑوں کے پاس سے دونہریں بہدرہی ہوں گئ بیان میں سے ایک کا پانی پئیں گے جس سے دلوں کی کدورتیں دھل جا کیں گئ بیہ شراب طہور ہے' پھر دوسری نہر میں تخسل کریں گے جس سے چپروں پرتر وتازگی آ جائے گی' پھر نہ تو بال بھھریں نہ سرمہ لگانے اور سنگھار کرنے کی ضرورت پڑے-

حضرت على بن ابوطالب رضى الله تعالى عنه ہے بھى اسى جيسا قول مروى ہے جوآيت وَسِيُقَ الَّذِيُنَ اتَّقَوُا كَيْفِير ميں آئے گا- ان شاءاللد- آپ سے میکھی مروی ہے کہان شاءاللہ میں اورعثانُّ اور طلحہُ اور زبیرٌ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ ِ صاف کردے گا' فرماتے ہیں کہ ہم اہل بدر کے بارے میں بیآیت اتری ہے۔ ابن مردوبیمیں ہے'رسول اللہ عظیمی فرماتے ہیں' ہرجنتی کو ا پناجہنم کا ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہ وہ اور بھی شکر کرے اور وہ کہے گا کہ اللہ کاشکر ہے جس نے مجھے مدایت عنایت فرمائی – اور ہرجہنمی کواپنا جہنم کا ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہاں کی حسرت بڑھے اس فت وہ کہے گا' کاش کہ میں بھی راہ یا فتہ ہوتا۔ پھر جنتیوں کو جنت کی جگہبیں دے دی جائیں گی اورا یک منادی ندا کرے گا کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم بسبب اپنی نیکیوں کے وارث بنادیئے گئے 'یعنی تہمارے اعمال کی وجہ سے تمہیں رحمت رب ملی اور رحمت رب سے تم داخل جنت ہوئے - بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور کنے فر مایا' یا در کھو! تم میں سے کوئی بھی صرف این اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جاسکتا' لوگوں نے پوچھا' آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگریہ کہ الله مجھے اپنی رحمت وفضل میں ڈھانی لے۔

وَنَاذَى اَصَحٰ الْجَتَّةِ اَصَحٰ التَّارِ اَنَ قَدُوجَدُنَا مَا وَعَدَرَ الْبَنَاحَةً الْهَالُ وَجَدُتُهُ مِنَا وَعَدَرَ الْبُكُمُ مَا وَعَدَرَ الْبُكُمُ حَقًا فَهَالُ وَجَدُتُهُ مِنَا وَعَدَرَ الْبُكُمُ حَقًا فَهَالُ وَجَدُتُهُ مِنَا وَعَدَرَ الْبُكُمُ حَقًا فَهَا وَهَا وَهُمُ إِلَا فِي الْفَالُولُ الْعَدُونَ فَيَا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْعُونَهَا عِوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ كَفِرُونَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عِوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عِوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَّا فِي أَلِي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَا فِرَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَّا فِي أَوْنَ فَي اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوْجًا وَهُمُ إِلَا فِي الْحَالِقُ لَا فَعَالَ وَالْعَالِقُولُ الْعَالِقُولُ اللّهُ وَيَبْعُونَهَا عَوْجًا وَهُمُ إِلّهُ اللّهِ وَيَبْعُونَهُ الْعَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَيَنْهُ الْعَلَامُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

جنتی جہنمیوں سے پکار کرکہیں گے کہ ہم سے ہمارے رب کا جو وعدہ تھا' ہم نے اسے بالکل بچا پایا' کیائم سے تمہارے رب نے جو دعدہ کیا تھائم نے بھی اسے بچا پایا'؟ وہ جواب دیں گے کہ ہاں' پس اس وقت ان کے درمیان ایک منادی ندا کرے گا کہنا انصافوں پر اللہ کی لعنت ہے O جوراہ اللہ سے لوگوں کورو کتے رہے اور اے میڑھاکرتے رہے اور جو آخرت کے بھی مشکر ہی رہے O

جنتیوں اور دوز خیوں میں مکالمہ: ﴿ ﴿ آیت ٢٣٠ - ٢٥٥) جنتی جب جنت میں جاکرامن چین ہے بیٹے جاکیں گے تو دوز خیوں کو مرمندہ کرنے کے لئے ان ہے دریافت فرما کیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے کے گئے تھے جج پایا ہم آئی ہو۔

''ان'' پہل پرمنرہ ہے تو ل بخذوف کا اور''قد'' تحقیق کے لئے ہے۔ اس کے جواب میں مشرکین ندامت ہے ہیں گے کہ ہاں ہم نے بھی اپنے رب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے تھے فیکے پایا۔ جیسا سورہ صافات میں فرمان ہے کہ اہل جنت میں سے ایک ہے گا کہ میرا ایک ساتھی اپنے دب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے تھے فیکے پایا۔ جیسا سورہ صافات میں فرمان ہے کہ اہل جنت میں سے ایک ہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو بھے تھے۔ تھوب کے ساتھ سوال کیا کرتا تھا کہ کہا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے جو قیا مت کے قائل ہیں؟ کیا جب ہم مرکر ملی ہوجا کیں جو باکیں ہو کہا کی اور ہمیں بدلے و یئے جا کیں گے؟ یہ کہدکروہ او پر سے جا نکر دو کھے گئی تو اور ہمیں بدلے و یئے جا کیں گئی ہوجا کیں ۔

جوانک کرد کھے گا تو اپنی سے 'کہا واقعی ہی ہم دوبارہ زندہ کئے جا کیں گئی ہوا کہی جاہ کر جینے والے اور بدلہ بھگنے والے ہی نہیں؟ اس نہوتا تو میں بھی آج گرفتار مذاب ہوتا 'اب بتاؤ دیا میں جو کہا کرتا تھا' کیا ہے جادو ہے؟ یا تمہاری آئی تحصین نہیں ہیں؟ اب یہاں پڑ ہے جاتھ کہ ہم مرکر جینے والے اور بدلہ بھگنے والے ہی نہیں؟ اس جاتھ نہوں ہے گئے اب ہی ہیں ہیں اپنے کے کا عبلہ پیاں پڑ ہے جاتھ اور جن کی لاشیں ایک کھائی میں تھیں' ڈاننا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ اے اب ہی نہیں میں نہیں ڈانیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ اے ابوجہل بن ہشام' اے عتب بن ربید' اے شیب بن ربید اور دوسر سے مرداروں کا بھی نام لیا اور فرمایا' کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سے ایک بھی۔ کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فر مایا' یارسول اللہ اُآپ ان سے باتیں کررہے ہیں جوم کرم ردارہو گئے؟ تو آپ نے فر مایا'
اس کی تتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری بات کوتم بھی ان سے زیادہ نہیں سن رہے' لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے - پھر فر ما تا ہے کہ
اس فت ایک منادی ندا کر کے معلوم کرا دے گا کہ ظالموں پر رہ کی ابدی لعنت واقع ہو پھی' جولوگوں کو راہ حق اور شریعت ہدیٰ سے
روکتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کی شریعت ٹیڑھی کر دیں تا کہ اس پرکوئی عمل نہ کرے' آخرت پر بھی انہیں یقین نہ تھا' اللہ کی ملا قات کونہیں
مانتے تھے آئی لئے بے پر واہی سے برائیاں کرتے تھے' حساب کا ڈرنہ تھا' اس لئے سب سے زیادہ بدزبان اور بدا عمال تھے۔

ان دونوں کے درمیان ایک آ ڑ ہے' اعراف پر کچھلوگ ہوں گے جو ہرایک کوان کے چہروں کے نشان سے پیچانتے ہوں گے' وہ جنتیوں نے کہیں گے کہتم پر سلام ہو گووہ جنت میں نہیں گئے لیکن انہیں امید ہے O اور جب ان کی نگامیں دوز خیوں کی طرف جا پڑتی ہیں تو کہتے ہیں'اے ہمارے پرورد گار جمیں ظالم لوگوں کے ساتھ نہ کردینا O

جنت او جنت او جنن میں ویواراوراعراف والے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢ م یک) جنتوں اور دوز خیوں کی بات بیان فرما کرارشاد ہوتا ہے کہ جنت دوزخ کے درمیان ایک اور جاب حدفاصل اور دیوار ہے کہ وہ دوز خیوں کو جنت سے فاصلے پر رکھے۔ ای دیوار کا ذکر آیت فَضُرِ بَ بَیْنَهُمُ بِسُورٍ اِلْحَ مِیں ہے یعنی ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر دحمت ہے اور باہر عذا ب ہے اس کا نام اعراف ہے۔ اعراف عرف کی جمع ہے ہراو نچی زمین کو عرب میں عرف کہتے ہیں اس کئے مرغ کے سرکی کانگ (کلفی) کو بھی عرب میں عرف اللہ یک کہا جاتا ہے کیونکہ اونچی جگہ ہوتا ہے۔ ابن عہاں پھی لوگ درکہ درمیان جہاں پھی لوگ درکہ دیے جائمیں گے۔ درمیان جہاں پھی لوگ درکہ دینے جائمیں گے۔

سدگ فرماتے ہیں اس کا نام اعراف اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہاں کے لوگ اور لوگوں کو جانتے ہجانتے ہیں یہاں کون لوگ ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہے جب کے بہت سے بھی بہی منقول ہے - حضرت حذیفہ من حضرت ابن عباس معرفت عظر ہے نیک فرمایا ہے اور بہی بعدوا لے مفسر بن کا قول ہے ۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے کیکن سنداؤہ محدیث غریب ہے ایک اور سند ہے مروی ہے کہ حضور ہے جب ان لوگوں کی بابت جن کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں اور جواعراف والے ہیں موال کیا گیا تو آپ نے فرمایا 'بدہ ہو نافر مان لوگ ہیں جوا ہے باپ کی اجازت بغیر کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں اور جواعراف والے ہیں موال کیا گیا تو آپ نے فرمایا 'بدہ ہو نافر مان لوگ ہیں جوا ہے والدین کے اور این مان والوگ ہیں جوالیت ہیں خوالیت ہوں اور جواجرہ ہیں بھی بیروایات ہیں ابراندہ میں جوالی نیا بہر مورت ان سے اصحاب اعراف کا حال معلوم ہور ہا ہے۔ حضرت حذیفہ ہے جب ان کی بابت ممکن ہے کہ بیہ موقوف روایات ہوں 'بہر صورت ان سے اصحاب اعراف کا حال معلوم ہور ہا ہے۔ حضرت حذیفہ ہے جب ان کی بابت موال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہیں جن کی نیکیاں بدیاں برابر برابر تھیں 'برائیوں کی وجہ ہے جن میں بنہ جا سے اور نیکیوں کی وجہ ہے جن میں بنہ جا سے اور نیکیوں کی وجہ سے جنم سے خوالی کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہوں والی ہیں جن کی نیکیاں بدیاں برابر برابر تھیں 'برائیوں کی وجہ سے جنت میں بنہ جا سے اور ذوبو۔

اورآیت میں آپ سے مروی ہے کہ بیدوز خیوں کود کھے کر ڈررہے ہول گے اور اللہ سے نجات طلب کررہے ہول گے کہ اچا تک

() الله

اللہ تعالی فرمائے گا جو چاہو ما گلؤیہ ما تکس کے یہاں تک کہ ان کی تمام تمنا کیں اللہ تعالی پوری کردے گا' پھر فرمائے گا' ان جیسی ستر گنا اور نعتیں بھی میں نے تہہیں دین' پھریہ جنت میں جا کیں کے وہ علامت ان پرموجود ہوگی جنت میں ان کا نام مساکین اہل جنت ہوگا۔ یہی روایت حضرت مجاہد ؓ کے اپنے قول ہے بھی مروی ہے اور یہی زیادہ مجے ہے۔ واللہ اعلم ایک حسن سند کی مرسل حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والوں کی نسبت دریافت کیا گیا تو آ پ نے فرمایا کہ ان کا فیصلہ سب سے آخر میں ہوگا' رب العالمین جب اپنے بندوں کے فیصلے کر چکے گا تو ان سے فرمائے گا کہ تم لوگوں کو تمہاری نیکیوں نے دوزخ سے تو محفوظ کر لیالیکن تم جنت میں جانے کے حقد ار ثابت نہیں ہوگا' اب تم کو میں اپنی طرف سے آزاد کرتا ہوں' جاؤ جنت میں رہو ہواور جہاں جا ہو کھاؤیؤیہ بھی کہا گیا کہ بیزنا کی اولاد ہیں۔

ابن عساکر میں فرمان نجی ہے کہ مومن جنوں کو تو اب ہے اور ان میں سے جو برے ہیں انہیں عذاب بھی ہوگا ،ہم نے ان کے تو اب اور ان کے ایما نداروں کی بابت حضور سے دریا فت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اعراف میں ہوں گئے جنت میں میری امت کے ساتھ نہوں گے۔ہم نے بو چھایا رسول اللہ اعراف کیا ہے؟ فرمایا جنت کا ایک باغ جہاں نہریں جاری ہیں اور پھل پک رہے ہیں۔ (بہتی) حضرت مجاہر فرماتے ہیں 'جنت دوز خوالوں کو جانے ہیں 'پیر حضرت مجاہر فرماتے ہیں 'جنت دوز خوالوں کو جانے ہیں 'پیر آپ نے ان آیات کی تلاوت کی اور فرمایا سب جنتی جنت میں جانے لگیں گئو کہا جائے گا کہتم امن وا مان کے ساتھ بے خوف و خطر ہوکہ جنت میں جائے اس کی سند گو تھیک ہے لیکن بی تول بہت غریب ہے۔ کیونکہ روانی عبارت بھی اس کے خلاف ہے اور جمہور کا قول ہی جو کو جنت میں جاؤ اس کی سند گو تھیک ہے لیکن بی تول بہت غریب ہے۔ کیونکہ روانی عبارت بھی اس کے خلاف ہے اور جمہور کا قول ہی مقدم ہے 'کیونکہ آ بیت کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے 'حضرت مجاہد'کا قول بھی جو او پر بیان ہوا 'غرابت سے خالی نہیں۔ واللہ اعلم۔ مقدم ہے 'کیونکہ آ بیت کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے 'حضرت مجاہد'کا قول بھی جو او پر بیان ہوا 'غرابت سے خالی نہیں۔ واللہ اعلم۔ قرطبی رحت اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول نقل کے ہیں 'صلی 'انہیا ء' ملائکہ وغیرہ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحت اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول نقل کے ہیں 'صلی' انہیا ء' ملائکہ وغیرہ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحت اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول نقل کے ہیں 'صلی ' انہیا ء' ملائکہ وغیرہ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحت اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول نقل کے ہیں 'صلی ' انہیا ء' ملائکہ وغیرہ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفید کے اس کی میں میں اس کو ان کے چرے کی رونق اور سفید کے ہیں ' میں کو ان کے چرے کی رونق اور سفید کیا ہوں کے خور سے کو ان کے چرے کی رونق اور سفید کی سفید کو ان کی میں کو ان کے جرے کی رونق اور سفید کی دونت اور سفید کی دونوں کے خور سفید کی دونوں کی کو میں کی دونوں کی میں کو ان کی کو بھور کی کو بھور کو کی دونوں کو کی دونوں کی کی دونوں کی کو بھور کی کو کی دونوں کی کو بھور کی کو کی دونوں کی کو بھور کی کو کی دونوں کو بھور کی کو کو کو کی کو کو کو کو کی کو کو کو کو کو کو کو کو کی کو کو کو کو کو کو کو کو

اوردوز خیول کوان کے چہرے کی سیابی سے بہچان کیں گے۔ یہ یہاں اس لئے ہیں کہ ہرایک کا امتیاز کر لیں اور سب کو پہچان کیں یہ جنتیوں سے سلام کریں گے جہنیوں کود کھود کھور کھور کیٹر کو اللہ کی پناہ چاہیں گے اور طمع رکھیں گے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں بھی بہشت ہریں میں پہنچا دیں بطمع ان کے دل میں اللہ نے اس کا ارادہ انہیں جنت میں لیے جانے کا ہو چکا ہے۔ جب وہ اہل دوزخ کود کھتے ہیں دیں کہ پروردگار جمیں ظالموں میں سے نہ کر'جب کوئی جماعت جہنم میں پہنچائی جاتی ہے تو یہ اپنے بچاؤ کی دعا کیس کرنے لگتے ہیں۔ جہنم سے ان کے چہر سے ہو جا کیس گے لیکن جب جنت والوں کو دیکھیں گے تو یہ چیز چہروں سے دور ہو جائے گی۔ جنتیوں کے چہروں کے چہروں پر سیابی اور آ تکھوں میں بھینگا پن ہوگا۔

وَنَاذَى اَصَحْبُ الْأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمْ هُمْ قَالُوْ اِمَنَا اَغْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَاكُنُتُمْ تَسَنَّكُمْ وَنَ الْكُوْ اللهُ اِلْخُدُونَ اللهُ الْكَذِيْنَ اَفْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَةً الْخُلُوا الْجَنَّةُ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ وَلا آنَتُمُ تَحْزَنُوْنَ ﴾ الْجَنَّةُ لاَ خَوْفَ عَلَيْكُمْ وَلا آنَتُمُ تَحْزَنُوْنَ ﴾

اعراف والے ان لوگوں کو جنہیں وہ ان کے چہروں کے نشان سے پیچان لیس گئے کہیں گے کہمہیں تمہارے جمع جتھے نے تو کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور نہمہاری شخی اور بڑائی کام آئی ۞ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ آئیس اللہ کوئی رحمت نہ دےگا؟ تم جنت میں جاؤ' نہتو تم پر کوئی ڈرخوف ہے اور نہم تمکین اور ہراساں ہوؤگے ۞

کفر کے ستون اور ان کا حشر: ہیئہ ہیئہ (آیت: ۴۸-۴۸) کفر کے جن ستونوں کو کافروں کے جن سرداروں کواعراف والے ان کے چرول سے بہچان لیس کے انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر کے پوچھیں گے کہ آج تمہاری کشرت جمعیت کہاں گئ؟ اس نے تو تہہیں مطلقاً فا کدہ نہ پہنچایا' آج وہ تمہاری اکر فوں کیا ہوئی' تم تو بری طرح عذابوں میں جکڑ دیئے گئے۔ ان کے بعد بی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں فر مایا جائے گا کہ بدبختوا نہی کی نسبت تم کہا کرتے تھے کہ اللہ انہیں کوئی راحت نہیں دےگا۔ اے اعراف والو' میں تمہیں اجازت ویتا ہوں کہ جاؤ' آرام و سکون اور بغیر کسی خطرے کے داخل ہوجاؤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فر ماتے ہیں کہ اعراف والوں کے عالی صالحہ اس قابل نہ نکلے کہ انہیں جنت میں پہنچا تمین کیون اور پنجی کہ انہیں ایک کا نداز ہے سے بہتے تھی کہائیں کے انہیں اور پنجی کی نہیں تنی برائیاں بھی ان کی نہیں کہ دوز خ میں جائیں' تو بیا عراف پر بی روک دیئے گئے لوگوں کوان کے انداز سے سے بہتے ہوں گے۔

جب الله تعالیٰ اپنی بندوں میں فیطے کر بچکا شفاعت کی اجازت دے گا 'لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم مالیہ السلام کے باس آئیں گے کہ بناؤ کیا کہ میر سوا کہیں گے کہ ان آدم آدم آپ بھا کی جناب میں کیجئے آپ جواب دیں گے کہ بناؤ کیا کہ میر سوا کسی کو الله تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پہلے پہنچائی ہوا پنی دوح اس میں پھوٹی ہوا پنی دحت اس پراپ خضب سے پہلے پہنچائی ہوا پنی دشتوں سے اسے بحدہ کرایا ہو؟ سب جواب دیں گے کہ نہیں ایسا کوئی آپ کے سوانہیں آپ فرما نمیں گے میں اس کی حقیقت سے بخبر ہوں میں تبہاری شفاعت نہیں کرسکا 'ہاں تم میر لے گر کے اہرائیم کے پاس پنچیں گے اور ان سے شفاعت نہیں کرسکا 'ہاں تم میر لے گر کے اہرائیم کے پاس بنچیں گے اور ان سے شفاعت کرنے کی درخواست کریں گے۔ آپ جواب دیں گئی کہ کہا تم جانے ہو کہ میر سے سوااورکوئی خلیل اللہ ہوا ہو؟ یا اللہ کے بارے میں اس کی قوم نے آگ میں پھینکا ہو؟ سب کہیں گئیلیں آپ کے سوااورکوئی نہیں فرما نمیں گے جھے اس کی حقیقت معلوم نہیں' میں تبہاری

پس میں اپنا سراٹھا کر کہوں گا'میرے دب میری امت' اللہ تعالی فرمائے گا' وہ سب تیری ہی ہے بھرتو ہر ہر پیغیبراور ہرایک فرشتہ رشک کرنے گئے گا' یہی مقام' مقام محود ہے۔ پھر میں ان سب کو لے کر جنت کی طرف آؤں گا' جنت کا درواز و کھلواؤں گا اور وہ میرے لئے اوران کے لئے کھول دیا جائے گا۔ پھر انہیں ایک نہر کی طرف لے جائیں گے جس کا نام نہرالحیو ان ہے' اس کے دونوں کناروں پر سونے کے کما میں جویا قوت سے جڑاؤ کئے گئے ہیں' پھر وہ لوگ اس میں عشل کریں گے جس سے جنتی رنگ اور جنتی خوشبوان میں پیدا ہو جائے گی اور چیکتے ہوئے ستاروں جیسے وہ نورانی ہو جائیں گے۔ ہاں ان کے سینوں پر سفیدنشان باقی رہ جائیں گئے جس سے وہ پہچانے جائیں گا نہیں میں اہل جنت کہا جائے گا۔

وَنَاذَى اَصَحٰبُ النَّارِ اَصَحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُو اللهُ قَالُوْا اِنِّ اللهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْحُفِرِيْنَ فِي الَّذِينَ التَّضَدُوْا دِينَهُمْ لَهُوا وَلَعِبًا وَغَرَّتُهُمُ الْحَلُوةُ الدُّنْتَ فَالْيُومَ نَنْسُهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءً يَوْمِهِمُ الْحَلُوةُ الدُّنْتَ فَالْيُومَ نَنْسُهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءً يَوْمِهِمُ هُذَا 'وَمَا كَانُوا بِالْيِتِنَا يَجْحَدُونَ هُ

دوزخی لوگ جنتیوں کو پکار کرکہیں گے کہ ہم پرتھوڑ اساپانی ہی بہادؤیا جو کچھاللہ نے تہمیں دیسے اس میں سے ہی کچھ دیدو؟ وہ جواب دیں گے کہ بیدونوں چیزیں اللہ نے کا فروں پرحرام کردی ہیں 〇 جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنار کھاتھا اور جنہیں دنیا کی زعدگی نے دھوکا دے رکھاتھا ' پس آج ہم انہیں قصد انبھلا دیں گے جیسے کہ انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلار کھاتھا اور ہماری آیات سے اٹکار کرتے تھے 〇

جیسی کرنی ولیم بھرنی: ﴿ ﴿ آیت: ٥٠-۵۱) دوز خیوں کی ذلت وخواری اوران کا بھیک مانگنا اور ڈانٹ دیا جانا بیان ہور ہا ہے' کہ وہ جنتیوں سے پانی یا کھانا مانگیں گے اوراپنے نز دیک کے رشتے کنے والے جیسے باپ ' بیٹے' بھائی' بہن وغیرہ سے کہیں گے کہ ہم جل جمن رہے ہیں' بھوکے پیاسے ہیں' ہمیں ایک گھونٹ پانی یا ایک لقمہ کھانا دے دو' جنتی بحکم الہی انہیں جواب دیں گے کہ بیسب پھے کھار پر حرام ہے۔ ابن عباسؓ سے سوال ہوتا ہے کہ کس چیز کا صدقہ افضل ہے؟ فرما یا حضور گاارشاد ہے کہ سب سے افضل خیرات پانی ہے' دیکھو جہنی اہل جنت سے ای کا سوال کریں گے۔ مردی ہے کہ جب ابوطالب موت کی بیاری میں ببتلا ہواتو قریشیوں نے اس سے کہا' کی کو بھیج کراپنے بھیتے سے کہلواؤ کہ وہ تمہار ہے پاس جنتی انگور کا ایک خوشہ بھوا دے تا کہ تیری بیاری جاتی رہے' جس وقت قاصد حضور کے پاس آتا ہے' حضرت ابو بکر صدیتی رضی اللہ عند آپ کے پاس موجود تھئے یہ سنتے ہی فرمانے گئے اللہ نے جنت کی کھانے پینے کی چیزیں کا فروں پر حرام کردی ہیں پھران کی ہدکرداری بیان فرمائی کہ بیلوگ دین حق کوایک بنسی کھیل سمجھے ہوئے تھے' دنیا کی زینت اور اس کے بناؤ چناؤ میں ہی عمر بحر مشغول رہے۔ یہ چونکہ اس دن کو بھول گئے تھے' اس کے ہدلے ہم بھی ان کے ساتھ ایبا معاملہ کریں گے جو کسی بھول جانے والے کا معاملہ ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ بھولے سے پاک ہے' اس کے علم سے کوئی چیز نکل نہیں سکتی۔ فرما تا ہے لَا یَضِلُ رَبِّی

وَلا يَنسَى ندوہ بَہِكِ ندجِهو كے۔
یہاں جوفر مایا 'یہ صرف مقابلہ کے لئے ہے جیسے فرمان ہے نَسُو اللّٰه فَنَسِیَهُمُ اور جیسے دوسری آیت میں ہے كذلاك اَتُنكَ اللّٰهُ مَنسِیتَهَا وَكذلاكَ الْیَوُمَ تُنسْدی فرمان ہے الْیَوُمَ نَنسْدگُم كَمَانَسِیْتُمُ لِقَآءَ یَوُمِکُم هذَا تیرے پاس ہماری نشانیاں آئی ایک میں جنہیں تو بھلا بیضا شا ای طرح آج تھے بھی بھلا دیا جائے گاوغیرہ۔ پھریہ بھلا نیوں سے بالقصد بھلادیے جا کیں گے۔ ہاں برائیاں اور عذاب برابر ہوتے رہیں گئانہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلایا 'ہم نے انہیں آگ میں چھوڑا رحمت سے دور کیا 'جیسے بیمل سے دور سے صحیح حدیث میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالی بندے سے فرمائے گا 'کیا میں نے تھے بیوی بیخ نہیں دیئے تھے؟ کیا عزت و آبرونہیں دی تھے؟ کیاعزت و آبرونہیں دی تھی؟ کیا عزت و آبرونہیں دی تھے؟ اور کیا تھے تھے اور کیا تھے تھے متم کی راحتوں میں آزاد نہیں رکھا تھا؟ بندہ جواب دے گا کہ ہاں پروردگار بے شک تو نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ تعالی فرمائے گا 'پھر کیا تو میری ملاقات پرایمان رکھتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ ہاں پروردگار بے شک تو نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ تعالی فرمائے گا 'پھر کیا تو میری ملاقات پرایمان رکھتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ ہیں اللہ تعالیٰ پروردگار بے شک تو نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا 'پھر کیا تو میری ملاقات پرایمان رکھتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ ہیں اللہ تعالیٰ وہ بروردگار بے شک تو نے ایسا ہی کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا 'پھر کیا تو میری ملاقات پرایمان رکھتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ ہیں۔

ہم ان کے پاس کتاب لائے جس کی تفصیل ہم نے علم ہے کی ان لوگوں کی رہنمائی اور ان پر مہر یانی کے لئے جو ایمان لاتے ہیں O بیتو اس کی حقیقت کے ظاہر ہونے کا ہی انتظار کررہے ہیں جس دن اس کی حقیقت آ جائیگی تو اس سے پہلے جو اسے بھولے ہوئے تنے وہ کہنے گلیس کے کہ پیٹک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لائے تنے کیا اب بیمکن ہے کہ ہمارے سفارشی ہوں جو ہماری سفارش کریں کیا ہوسکتا ہے کہ ہم پھرسے لوٹائے جا کیس اور جو کمل ہم کرتے رہے ان کے سوا

اورا عمال کریں بقینا انہوں نے اپنا نقصان آپ کیااوران سے ان کا باندھا ہوا جھوٹ وافتر اکھو گیا 🔾

جیسے فرمان ہے وکو ترآی اِذُو قِفُوا عَلَی النَّارِ الْخ 'کاش کہ ہم پھرد نیا ہیں لوٹائے جاتے اپ دب کی آیات کونہ جھٹلاتے اور مون بن جاتے 'اس سے پہلے جودہ چھپار ہے تئے اب ظاہر ہوگیا۔حقیقت یہ ہے کہ اگرید دوبارہ دِنیا میں بھیج بھی جا کیں تو جس چیز سے روکے جا کیں گئے وہی دوبارہ کریں گے اور جھوٹے ثابت ہوں گے انہوں نے آپ ہی اپنا ہراکیا' اللہ کے سوا اوروں سے امیدیں رکھتے رہے' جسب باطل ہوگئیں نہ کوئی ان کا کوئی سفارش ہے اور نہ کوئی جا دی۔

اِنَّ رَبَّكُهُ اللهُ الَّذِي حَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ السَّامِ ثُلِيلَ النَّهَارَ التَّامِ شُرِّ يُغْشِي الْيُلَ النَّهَارَ التَّامِ شُرِّ النَّهَارَ النَّهَارَ النَّهَارَ النَّهَارَ النَّهَارَ النَّهُ وَمُ مُسَخَرَتٍ الْعَلَبُ وُ حَثِينَ " وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنِّهُ وَمُ مُسَخَرَتٍ الْعَلَبُ وَ اللَّهُ مَن اللَّهُ الْعَلَمِينَ ﴿ اللَّهُ الْعَلَمِينَ ﴿ اللَّهُ الْعَلَمِينَ اللَّهُ الْعَلَمِينَ ﴿ اللَّهُ الْعَلَمِينَ اللهُ وَتَ اللهُ وَتَ اللهُ وَتَ الْعَلَمِينَ ﴾

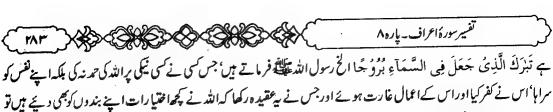
لوگو! بے شک تم سب کا پالنے والا وہی اللہ ہے جس نے آسانوں کواورز بین کو چھدین میں پیدا کیا مچرعرش پر بیٹھا' وہی رات پر دن کواوڑ ھادیتا ہے اور رات دن کو جلدی جلدی طلب کرتی آتی ہے اس نے آفت میں اس نے آفت میں یا در کھو پیدائش بھی اس کی اور فرمانروائی بھی ہے والا ہے دور اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے 0

الله تعالیٰ کی حمد و شاء: ﴿ ﴿ لَا يَت : ٥٨) بهت مَ آيات مِن بيريان مواكه آسان وزمين اور كل مخلوق الله تعالیٰ نے چھدن مِن بنائی ہے ليني اتوار سے جمعہ تک – جمعہ کے دن ساری مخلوق پيدا ہو چکی ای دن حضرت آدمؓ پيدا ہوئے 'یا توبید دن دنیا کے معمولی دنوں کے برابر ہی تھے

جیسے کہ آیت کے ظاہری الفاظ سے فی الفور مجھا جاتا ہے یا ہردن ایک ہزار سال کا تھا جیسے کہ حضرت مجاہد گا تول ہے اور حضرت امام احمد بن صنبل کا فرمان ہے اور بروایت ضحاک ابن عباس کا قول ہے ہفتہ کے دن کوئی مخلوق پیدانہیں ہوئی اس لئے اس کا نام عربی میں یوم السبت ہے 'سبت کے معنی قطع کرنے 'ختم کرنے کے ہیں۔

ہاں منداحمہ'نسائی اور صحیح مسلم میں جوحدیث ہے کہ اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اتو ار کے دن اور در نتق ل کو پیر کے دن اور برائیوں کومنگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن اور جانوروں کو جعرات کے دن اور آ دمگر کو جعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری مگھڑی میں عصرے لے کرمغرب تک حضور نے حضرت ابو ہریرہ کا ہاتھ پکڑ کریے گوایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات دن تک پیدائش کا سلسله جاری ر ما حالانکه قرآن میں موجود ہے کہ چھون میں پیدائش ختم ہوئی - اس وجہ سے امام بخاری رحمته الله علیه وغیرہ زبردست حفاظ حدیث نے اس حدیث پر کلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیعبارت حضرت ابو ہرمرہ نے کعب احبارے لی ہے۔ فرمان رسول مبین ہے۔ واللہ اعلم۔ پھر فرما تا ہے کہ وہ اپنے عرش پرمستوی ہوا-اس پرلوگوں نے بہت کچھ چے میگوئیاں کی ہیں' جنہیں تفصیل سے بیان کرنے کی پیچکہ نہیں-مناسب یہی ہے کہاس مقام میں سلف صالحین کی روش اختیار کی جائے۔ جیسے امام مالک امام اوزاعی امام توری امام لیف امام شافعی ، امام احد امام اسحاق بن را موريه وغيره وغيره وغيره ائتمه سلف وخلف رهم مالله-ان سب بزرگان دين كاند جب يهي تفاكه جيسي بيرآييت ہے اس طرح اسے رکھا جائے بغیر کیفیت کے بغیر تشبیہ کے اور بغیرمہمل چھوڑنے کے ہاں تشبیبہ دینے والوں کے ذہنوں میں جو چیز آ رہی ہے اس سے اللہ تعالى ياك اوربهت وورب الله كم مشاباس كى محلوق ميس سے كوئى نہيں -فرمان بے لَيْسَ كَعِمْلِهِ شَنىءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اس کے مثل کوئی نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ بلکہ حقیقت یہی ہے جوائمہ کرام رحمتہ التعلیم نے فرمائی ہے۔ انہی میں سے حضرت نعیم بن حما دخزاعی رحمته الله علیه ہیں' آپ حضرت امام بخاریؓ کے استاد ہیں' فرماتے ہیں' جو محض الله کومخلوق سے تشبیہ دی وہ کا فر ہے اور جو تختص اللہ کے اس وصف سے اٹکار کرے جواس نے اپنی ذات پاک کے لئے بیان فرمایا ہے' وہ بھی کا فریے-خوداللہ تعالیٰ نے اور رسول الله على في جواوصاف ذات باري تعالى جل شاند كے بيان فرمائے ہيں'ان ميں ہرگز تشبيه نہيں - پس سيح ہدايت كے راستے پر وہی ہے جوآ ٹار صححہ اور اخبار صریحہ سے جواوصاف رب العزت وحدہ لاشریک لہ کے ثابت میں 'انہیں اس طرح جانے جواللہ ک جلالت شان کے شایان ہے اور ہرعیب ونقصان سے اپنے رب کو پاک اورمبر اومنز ہسمجے۔

پیرفرمان ہے کہ رات کا اندھیرادن کے اجالے سے اوردن کا اجالا رات کے اندھیر ہے سے دورہوجاتا ہے ہرایک دوسر سے بیچے لیکا چلاتہ تا ہے ہوگیا وہ آیا ہے جیے فرمایا وَایَةٌ لَّهُمُ النَّلُ الْحُ ان کے بیچے لیکا چلاتہ تا ہے ہوگیا وہ آیا ہے جیے فرمایا وَایَةٌ لَّهُمُ النَّلُ الْحُ ان کے بیچے کے کا جاری ایک نشانی رات ہے کہ اس میں ہے ہم دن کو نکا لتے ہیں جس سے یہ اندھیر سے میں آ جاتے ہیں اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف برابر جارہا ہے نہ ہے اندازہ اللہ کا مقرر کیا ہوا جو غالب اور باعلم ہے۔ اور ہم نے چاند کی بھی منزلیں تھہرادی ہیں یہاں تک کہ وہ مجور کی پرانی شہی جسیا ہوکر رہ جاتا ہے۔ نہ آ قاب ماہتا ہے آئے نکل سکتا ہے نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے سب کے سب اپنے اپنے مدار میں تیرتے کہ خرا ہو تی ہوئے ہوگئی فاصلہ نہیں ایک کا جانا ہی دوسرے کا آ جانا ہے ہرایک دوسرے کے برابر پیچھے ہے وَّ الشَّمُسَ وَ الْفَمَرَ وَ النَّحُومُ کو بعض نے پیش سے بھی پڑھا ہے۔ معنی مطلب دونوں صورت میں قریب قریب برابر ہے۔ یہ سب اللہ کے زیر فرمان اس کے ماتحت اور اس کی اراد سے میں ہیں ملک اور تصرف اس کا ہے وہ برکتوں والا اور تمام جہان کا پالنے والا ہے فرمان زیر فرمان اس کے ماتحت اور اس کی اراد سے میں جین ملک اور تصرف اس کا ہے وہ برکتوں والا اور تمام جہان کا پالنے والا ہے فرمان رہے۔



سراہا اس نے تفریعا اور اس نے اعمال غارت ہوئے اور جس نے میں تقیدہ رکھا کہ اللہ نے پچھا فتیارات اپنے بندوں کو بھی دیتے ہیں تو اس نے اس کے ساتھ کفر کیا جواللہ نے اپنے نبیوں پرنازل فرمایا ہے کیونکہ اس کا فرمان ہے اَلَا لَهُ الْبَحَلُقُ وَالْاَمُوالِخُ '(ابن جریر) اس مے فرع مدارسا اللہ سطاق کی بھی ہے ہے ہیں تب رہ نے بیت اللہ مدارسات میں میں میں میں میں اس میں اس میں اس کا م

ایک مرفوع دعارسول الله علی که الله مه لك الملك كله ولك الحمد كله واليك يرجع الامر كله اسالك من الحير كله واعو ذبك من الشركله يا الله سارا ملك تيراي بي سيم تيرك يراي سيم تيرك بناه جا بيال طلب كرتا مول اورساري برائيول سے تيري بناه جا بتا مول-

اَدْعُوْا رَبَّكُمْ لِصَّرَّعًا وَخُفْيَةً السَّهُ لَا يُحِبُ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿ وَلاَ اللَّهُ وَلاَ اللَّهُ اللَّهُ وَالْمُعَالُونَ اللَّهُ وَالْمُعَالُونَ اللَّهُ وَالْمُعَالُونَ اللَّهُ وَالْمُعَالُونَ اللَّهُ وَالْمُحَوِينَ ﴿ وَلَا اللّهِ وَرَبِيكُ مِن الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا اللّهِ قَرِيْبُ مِن الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَمُنَا اللّهِ قَرِيْبُ مِن الْمُحْسِنِينَ ﴿

ا پے رب کی عبادت کروعا جزی سے اور چھپا کڑ پینک وہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا - اور زمین میں فساد نہ پھیلا وَاس کی اصلاح کے بعد اور اس کی عبادت کروڈ زراور لا کچ کے ساتھ 'بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے بہت نزدیک ہے 0

انسان دعاما نکے قبول ہوگی: ہم ہم (آیت: ۵۵-۵۷) اللہ تعالی اپنے بندوں کو دعا کی ہدایت کرتا ہے جس میں ان کی دنیا اور آخرت کی ہملائی ہے۔ فرما تا ہے کہ اپنے پرودگار کو عاجزی مسکینی اور آجنگی سے پکاروجیسے فرمان ہو وَ اَذْکُر رَبّاکَ فِی نَفُسِكَ الْخ 'اپنے رب کو اپنی میں یا دکر۔ بخاری و سلم میں حضرت ابوموی اشعری رضی اللہ عند سے روایت ہے کہ لوگوں نے دعا میں اپنی آ وازیں بہت بلند کردیں اللہ عند فی اللہ عند نے فرمایا 'لوگوا پنی جانوں پررم کرو م میں بہر سے کو یا غائب کوئیس پکارر ہے جو تم پکارر ہے ہوؤوہ بہت سنے والا اور بہت نزدیک ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ پوشیدگی مراد ہے۔ امام ابن جری فرماتے ہیں تَصَدُّعًا کے جنی فرات اور سکینی اور اطاعت گذاری کے ہیں اور حفید ہے مروی ہے کہ لوگ حافظ قر آن ہوتے تھے اور کے ہیں اور حفید ہے مروی ہے کہ لوگ حافظ قر آن ہوتے تھے اور کھتے ہوئے پکارو نہ کہر یا کاری کے ساتھ بہت بلند آ واز ہے۔ حضرت میں رحمت اللہ علیہ ہے مروی ہے کہ لوگ حافظ قر آن ہوتے تھے اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا تھا 'لوگ کہی کمی نمازیں اپنے گھروں میں پڑھتے تھے اور مہمانوں کو بھی پیتہ نہ چاتھا 'لوگ کہی کہی نمازیں اپنے گھروں میں پڑھتے تھے 'پوری اور مہمانوں کو بھی پیتہ نہ چاتھا نہا کہی کہی نمازیں بی خوال سے دیا کین اس طرح جیسے کوئی سرگوشی کر رہا ہوئینیں کہ چینیں چلا کیں یہی فرمان رب ہے کہ اپنے رب کو عاجزی

دعا وغیرہ میں صدسے گز رجانے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ ابو مجلز کہتے ہیں مثلاً اپنے لئے نبی بن جانے کی دعا کرنا وغیرہ -حضرت سعدنے سنا کہ ان کالڑکا اپنی دعا میں کبدرہا ہے کہ اے اللہ میں تھے سے جنت اور اس کی نمتیں اور اس کے ریٹم وحریر وغیرہ وغیرہ طلب کرتا ہوں۔ اور جہنم اس کی زنچیروں اور اس کے طوق وغیرہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو حضرت سعدنے فرمایا تو نے اللہ سے بہت می بھلائیاں طلب کیس اور بہت می برائیوں سے پناہ چاہی میں نے رسول اللہ مانا

اورآ ہشگی سے پکارو- دیکھواللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کا ذکر کیا جس سے وہ خوش تھا کہاس نے اپنے رب کوخفیہ طور پر پکارا-امام

ا بن جریج فرماتے ہیں' دعامیں بلندآ واز' ندااور چیخے کو کمروہ تمجھا جاتا تھا بلکہ گریپوز اری اور آ ہنگی کا تھم دیا جاتا تھا - ابن عباسؑ فرماتے ہیں'

ے سنا ہے آپ فرماتے تھے کے عنقریب کچھلوگ ہوں گے جودعا میں حدسے گزرجایا کریں گے۔ ایک سند سے مردی ہے کہ وہ دعا ما نکنے میں اور وضو کرنے میں حدسے نکل جائیں گے۔ پھر آپ نے بہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا تجھے اپنی دعا میں یہی کہنا کافی ہے کہا اللہ میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل سے تیری پناہ جا ہماں (ابوداؤد)

ابن ماجہ وغیرہ میں ہے ان کے صاحبزاد ہے اپنی دعا میں ہے کہ دہ ہے تھے کہ یا اللہ جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت کی دائیں جانب کا سفیدرنگ کا عالیثان کی میں بھے سے طلب کرتا ہوں پھر زمین پرامن وا مان کے بعد فساد کرنے کوئع فرما رہا ہے کیونکہ اس وقت کا فساد خصوصیت سے زیادہ برائیاں پیدا کرتا ہے۔ پس اللہ اسے حرام قرار دیتا ہے اور اپنی عبادت کرنے کا دعا کرنے کا مسینی اور عاجزی کرنے کا تھک دیتا ہے کہ اللہ کواس کے عذا بوں سے ڈرکراور اس کی نعتوں کے امید واربن کر پکارو – اللہ کی رحمت نیکو کاروں کے سروں پر مند لار بی ہے جواس کے احکام بجالاتے ہیں اس کے منع کردہ کا موں سے بازر ہتے ہیں جیسے فرمایا وَرَحُمیتی وَ سِعَتُ کُلُ شَی وَ سِمَتُ مُلُولُوں کے لئے ۔ چونکہ رحمت ثواب کی منامن ہوتی ہے اس لئے قریب کہا قریبہ نہ کہایا اس لئے کہوہ اللہ کی طرف مضاف ہے – انہوں نے اللہ کے وعدوں کا سہار الیا – اللہ نے اپنا فیصلہ کردیا کہ اس کی رحمت بالکل قریب ہے۔

وَهُو الَّذِي يُرْسِلُ الْرِّبِحَ بُشُرًا بَيْنَ يَدَى رَحْمَتِه مَّ حَتِّ الْأَاوَلَةِ مَيْتِ فَانْزَلْنَا بِهِ الْأَاوَلَةِ مَيْتِ فَانْزَلْنَا بِهِ الْمَاتَ الْمَاتَةُ وَالْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَاتُ وَالْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَاتُ وَالْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَاتُ وَالْمَوْقُ الْمَوْقُ الْمَاتُ وَالْمَاتُ وَالْمَاتُ وَالْمَاتُ وَالْمَاتُ وَالْمَاتُ وَالْمَاتُ اللّهُ الْمَاتُ اللّهُ الْمَاتُ اللّهُ الللّهُ ال

تمام مظاہر قدرت اس کی شان کے مظہر ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۵۵ – ۵۵) اوپر بیان ہوا کہ زمین وآسان کا خالق اللہ ہے سب پر قبضہ رکھنے والاً حاکم' تدبیر کرنے والا مطیع اور فر مانبر وارر کھنے والا اللہ ہی ہے۔ پھر دعائیں کرنے کا تھم دیا کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اب یہاں بیان ہور ہاہے کہ رزاق بھی وہی ہے اور قیامت کے دن مردوں کوزئدہ کردینے والا بھی وہی ہے۔ پس فر مایا کہ بارش سے پہلے بھنی بھین خوشگوار ہوائیں وہی چلاتا ہے بُشراً کی دوسری قرات مُبَشِّراتِ بھی ہے۔ رحمت سے مرادیہاں بارش ہے جیسے فرمان ہے وَھُوَ

۲٥٥٠

الَّذِی یُنَزِّلُ الْغَیْتَ مِنُ بَعُدِ مَاقَنَطُوا وَیَنُشُرُ رَحُمَتَهُ وَهُوَ الُولِیُّ الْحَمِیدُ وہ ہے جولوگوں کی نامیدی کے بعد بارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت کی ریل پیل کر دیتا ہے وہ والی ہے اور قابل تعریف - ایک اور آیت میں ہے رحمت رب کے آثار دیکھوکہ سطرح مردہ زمین کووہ جلادیتا ہے وہی مردہ انسانوں کوزندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - بادل جو پانی کی وجہ سے بوصل ہور ہے ہیں انہیں بیہ واکیں اٹھالے چلتی ہیں بیز مین سے بہت قریب ہوتے ہیں اور سیاہ ہوتے ہیں -

چنانچہ حضرت زید بن عمرو بن نفیل رحمہ اللہ کے شعروں میں ہے میں اس کا مطبع ہوں جس کے اطاعت گزار میٹھے اور صاف پانی کے ہجر ہم ان بادلوں کومردہ زمین کی طرف لے چلتے ہیں ہجر ہے ہو اللہ عن بادل ہیں اور جس کے تابع فر مان بھاری ہو جسل پہاڑوں والی زمین ہے۔ پھر ہم ان بادلوں کومردہ زمین کی طرف لے چلتے ہیں جس میں کوئی سبزہ نہیں 'خشک اور بخر ہے جیسے آیت و آیا ہ ؓ آگھ ہُم الکارُ ض میں بیان ہوا ہے۔ پھراس سے پانی برسا کراسی غیر آباد زمین کومر سبز میں بنادیتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کوزندہ کردیں گے حالا نکدوہ بوسیدہ ہڈیاں اور پھر ریزہ ریزہ ہوکرمٹی میں اسی جی جوں می قیامت کے دن ان پراللہ عزوج اللہ عن پراگر کہ میں گئے ہوں گئے ہوں گئے ہیں دن تک برابر برسی رہے گئے جسے جسے جسے دانے دیں ہیں گئے جگے دانے میں واگر ہیں ہوتی ہے۔ پھر فرمایا 'پیتماری شیحت کے لئے ہے۔ اچھی زمین میں سے بیدا وارعدہ بھی نگل خور مین شورز مین وغیرہ اس کی پیدا وارجگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں و آئبنَت کی ان کری ہور میں شورز مین وغیرہ اس کی پیدا وارجگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں و آئبنَت کو سنگا اور جوز میں خراب ہو جسے سنگل خور مین شورز مین وغیرہ اس کی پیدا وارجمی و لی ہی ہوتی ہے 'پی مثال مومن و کا فرکی ہے۔

رسول الله علی فرماتے ہیں جس علم و ہدایت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال ایس ہے جیسے زمین پر بہت زیادہ بارش ہوئی نزمین کے ایک صاف عمدہ نکڑے نے بی قبول کیا 'گھاس اور چارہ بہت سااس میں سے نکلا 'ان میں بعض نکڑے ایسے بھی ہے جن میں پانی جمع ہوگیا اور وہاں رک گیا ہیں اس سے بھی لوگوں نے فائدہ اٹھایا 'پیا اور پلایا 'کھیتیاں کیں 'باغات تازہ کئے – زمین کے جوچٹیل میں پانی جمع ہوگیا اور وہاں رک گیا ہیں سالیکن نہ تو وہاں رکا نہ وہاں کی نہو گا' یہی مثال اس کی ہے جس فے دین حق کی سمجھ بیدا کی اور میری سنگلاخ کھڑے سے اس نے فائدہ اٹھایا 'خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے سر ہی نہ اٹھایا اور اللہ کی وہ ہدایت ہی نہ لی جو میری معرفت بھیجی گئی ۔

لَقَدُ السَّلْنَا نُوْحًا إلى قَوْمِهُ فَقَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللهِ عَيْرُهُ النِّ آخاف عَلَيْكُمْ عَذَاب يَوْمِ عَظِيْمٍ فَقَالَ الْمَلَا مِنْ قَوْمِهُ إِنَّا لَنَوْكَ فِي ضَالِلِ مَيْنِ عَوْمِهُ إِنَّا لَنَوْكَ فِي ضَالِلِ مَنْ عَوْمِهُ إِنَّا لَنَوْكَ فِي ضَالِلِ مَنْ عَلَيْ صَالِلَهُ وَلَا عَنْ رَسُولٌ مِنْ اللهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَوَالَّمُ لَكُمْ وَلِي الله مَا لَا تَعْلَمُونَ فَ وَاعْلَمُ مِنَ الله مَا لَا تَعْلَمُونَ فَ وَاعْلَمُ مِنَ الله مَا لَا تَعْلَمُونَ فَ

ے ○ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم مختبے بالکل تھی تمراہی میں دیکھ رہے ہیں ○ اس نے کہا'اے میری قوم جھے کوئی گراہی ہیں بلکہ میں تورب العالمین کا رسول ہوں ○ متہمیں اپنے رب کے پیغام پہنچار ہاہوں اور تہاری خیرخواہی کر دہاہوں اور اللہ کی وہ باتنی میں جانتا ہوں جن سے تم محض بے خبر ہو ○

پھر تذکرہ انبیاء: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٥٩- ۱۲) چونکہ سورت کے شروع میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصد بیان ہوا تھا 'پھراس کے متعلقات بیان ہوئے اوراس کے متعلقات بیان ہوئے اوراس کے متصل اور بیانات فرما کراب پھراور انبیاء کیہم السلام کے واقعات کے بیان کا آغاز ہوا اور پے در پان کے بیانات ہوئے - سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہوا کیونکہ آدم علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے پیغیر اہل زمین کی طرف آپ ہی آئے میں جنہوں نے قلم سے لکھا) بن برد بن ہملیل بن قنین بن یانش بن شیف بن آدم علیہ السلام - بن یانش بن شیف بن آدم علیہ السلام -

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ اللهِ عَلَى رَجُلٍ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَقُواْ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿ فَكَذَّبُوا فَيَانَجُمُونَ ﴿ فَكَذَّبُوا فَانْجَيْنُهُ وَالْذِيْنَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَاغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَبُوا فَانْجَیْنُهُ وَالْفِیْنَ اللّٰذِیْنَ كَذَبُوا بِالْیْتِنَا اِنْهُمُ وَ کَانُواْ قَوْمًا عَمِیْنَ ﴾

کیاتہ ہیں اس بات پر تعجب ہے کہتم میں سے ایک شخص پر تہمارے دب کی طرف سے ارشاد و پندنازل ہوئی کہ وہ تہمیں آگاہ کر دے تا کہ تم غضب اللہ عن اور ہماری توں کو جھی اور ہماری آتنوں کو جھٹلانے والوں کوڈ اور یا وہ تقدیمی پر رحم کیا جائے 🔾 پس انہوں نے اسے جٹلایا آخرش ہم نے اسے نجات بخشی اور اس کی کشتی کے ساتھیوں کو بھی اور ہماری آتنوں کو جٹلانے والوں کوڈ اور یا وہ تقدیمی

ابینالوگ 🔾

المام من ميدوايت مزيا المنافع المنافع

عادیوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی مود کو بھیجا جس نے کہا کہا ہے میری قومتم اللہ کی عبادت کرواس کے سوائنہار آاور کوئی معبور نہیں کیا تم ور تے نہیں

ہود علیہ السلام اور ان کارویہ! ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵ - ۱۹) فرما تا ہے کہ جیسے قوم نوح کی طرف حضرت نوح کوہم نے بھیجا تھا قوم عاد کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کوہم نے نبی بنا کر بھیجا 'پہوگ عاد بن ارم بن عوص بن سام بن نوح کی اولاد سے پی عاد اولیٰ ہیں پہدشکل میں ستونوں میں رہتے تھے۔فرمان ہے الکم ترکیف فعل ربُّک بِعادِ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِی لَمُ یُحُلَقُ مِنْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنی کیا تو نہیں دیکھا کہ عاد ارم کے ساتھ تیرے رب نے کیا کیا؟ جو بلند قامت تھے دوسرے شہوں میں جن کی ماندلوگ بیدای نہیں کے گئے بید لوگ بردے قوئ طاقتور اور لا بے چوڑے قد کے تھے جیسے فرمان ہے کہ عادیوں نے زمین میں ناحق تکر کیا اور نعرہ لگایا کہ ہم سے زیادہ قوی کون ہے؟ کیا انہیں آئی بھی تمیز نہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا بھینا ان سے زیادہ طاقت والا ہے وہ ہماری آیوں سے انکار کر بیٹھے'ان کے شہر کیا انہیں آئی بھی تمیز نہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا بھینا ان سے زیادہ طاقت والا ہے وہ ہماری آیتوں سے انکار کر بیٹھے'ان کے شریعی میں احقاف تھے نیدر بیٹھے کہاڑ تھے۔

حضرت علی نے حضرہ علی ہے دوخرہ ہوت کے ایک شخص سے کہا کہ تو نے ایک سرخ ٹیلد دیکھا ہوگا جس میں سرخ رنگ کی را کہ جیسی مٹی ہے اس کے کہا امیر الکوئین آپ تو اس طرح کے نشان بتا رہے ہیں گویا آپ نے جشم خودد کھا ہے آپ نے فر مایا نہیں دیکھا تو نہیں کیکن ہاں جھے تک حدیث پنجی ہے کہ وہیں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہا ان لوگوں کی بستیاں یمن میں تھیں اس لئے ان کے پیغیر وہیں مدفون ہیں آپ ان سب میں شریف قبیلے کی قبر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہا ان لوگوں کی بستیاں یمن میں تھیں اس لئے ان کے بیغیر وہیں آپ ان سب میں شریف قبیلے کے متعے - اس لئے انہیاء ہمیشہ حسب نسب کے اعتبار سے بھی بہت تخت تھی - جب اپنے نبی کی زبانی اللہ کی عبادت اور تقوی کی تھیسے سنی تو لوگوں کی سخت اور زور دارتھی اس کے مردار اور بڑے بول اسٹھے کہ تو تو پاگل ہوگیا ہے نہمیں اپنے بتوں کی ان خوبصورت تصویروں کی عبادت سے ہٹا کر بھادی اکثر یت اور ان کے مردار اور بڑے بول اسٹھے کہ تو تو پاگل ہوگیا ہے نہمیں اپنے بتوں کی ان خوبصورت تصویروں کی عبادت سے ہٹا کر بھادی احد کی عبادت کی دعودوں کی عبادت سے ہٹا کر ایک کا عبادت کی دعوت کیوں دی ؟)

حضرت ہوڈ نے آئییں جواب دیا کہ جھے میں تو بے وتو ٹی کی بقضلہ کوئی بات نہیں میں جو کہدر ہا ہوں وہ اللہ کا فرمودہ ہاس گئے کہ میں رسول اللہ ہوں رب کی طرف سے حق لا یا ہوں وہ رب ہر چیز کا مالک سب کا خالق ہے میں تو تہ ہیں کام اللہ پہنچار ہا ہوں 'تمہاری خیر خوا ہی کرتا ہوں اور امانت داری سے حق رسالت ادا کر رہا ہوں۔ یہی وہ فقیس ہیں جو تمام رسولوں میں یکساں ہوتی ہیں 'یعنی پیغام حق پہنچانا 'لوگوں کی جھلائی چا ہنا اور امانتداری کا نمونہ بنا تم میری رسالت پر تعجب نہ کرو بلکہ اللہ کاشکر بجالاؤ کہ اس نے تم میں سے ایک فرد کو اپنا پیغیر بنایا کہ وہ تمہیں عذاب اللہ سے ڈراد کے تہ ہیں رب کے اس احسان کو بھی فراموش نہ کرنا چا ہئے کہ اس نے تہ ہیں ہلاک ہونے والوں کے بقایا میں وہ تمہیں باقی رکھا' اتنا ہی نہیں بلکہ تہ ہیں تو می ہوگا مصبوط اور طاقتور کر دیا ۔ یہی نعت حضرت طالوت پرتھی کہ انہیں جسمانی اور علمی کشادگی دی گئی تھی۔ تم اللہ کی نعت وں کو یا در کھوتا کہ نجات حاصل کر سکو۔

قَالُوَّا آجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللهَ وَحُدَهُ وَنَذَرَمَا كَانَ يَعْبُدُ ابَاوُنَا وَاتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الطَّدِقِيْنَ ٥

وہ کہنے گئے کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اللہ کی عمادت کریں اورانپے باپ دادوں کے معبود دل کوچھوڑ دیں؟ جا اگر تو سچا ہے تو جن عذا ابوں سے تو ہمیں دھرکار ہائے آئیں لئے آ

قوم عاد کا باغیان درویہ: ہلتہ ہلا (آیت: ۵۰) قوم عاد کی سرخی تکبر ضداور عناد کا بیان ہور ہا ہے کہ انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے
کہا کہ کیا آپ کی تشریف آوری کا مقصد یہی ہے کہ ہم اللہ واحد کے پرستارین جا کیں اور باپ دادوں کے پرائے معبودوں سے روگردانی
کرلیں؟ سنواگر یہی مقصود ہے تو اس کا پورا ہونا محال ہے ہم تیار بین اگرتم ہے ہوتو اپنے اللہ سے ہمار سے لئے عذاب طلب کرو۔ یہی کفار مکہ
نے کہا تھا 'کہنے گئے کہ یا اللہ محمد کا کہا حق ہے اور وہ واقعی تیرا کلام ہا ور ہم نہیں مانے تو تو ہم پرآسان سے پھر برسایا 'کوئی اور سخت المناک عذاب ہمیں کر قوم عاد کے بتوں کے نام یہ بین صرف صرف دھیا 'ان کی اس ڈھٹائی کے مقابلے میں اللہ کا عذاب اور اس کا غضب ٹابت ہو
گیا۔ رحس سے مرادر جز 'لیعنی عذاب ہے ناراضی اور غصے کے معنی یہی ہیں۔

قَالَ قَدُ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَبِّكُمْ رِجْسُ وَعَضَبُ النَّجَادِلُونَيْ فِي آسُمَا مِسَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمُ وَابَاؤُكُمُ مِسَائِلَ اللهُ النَّجَادِلُونَيْ فِي آسُمَا مَسَلُطُنُ فَانْتَظِرُوۤ الِّذِينَ مَعَكُمْ مِّنَ اللهُ ال

ہود نے کہا'یقینا تم پرتہارے رب کی جانب ہے بلا اور خضب پڑ ہی چکا' کیاتم جھے سے ان چند ناموں کی خاطر لڑ بھڑ رہے ہوجنہیں تم نے اور تہارے باپ دادول نے مقرر کر لئے ہیں' جن کی کوئی سنداللہ نے نہیں اتاری' اچھا تو اب تم بھی انتظار کرؤش بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں O آخر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کواپٹی رحمت سے نجات دی اور ان لوگوں کی جڑکا ہے دی جو ہماری آئیوں کو تبطلاتے تھے اور ایمان قبول کرنے والے نہ تھے O

کمجور کے درخوں کے بینے الگ ہوں اور شاخیں الگ ہوں۔ دیکھ لے ان میں سے ایک بھی اب نظر آرہا ہے؟ ان کی سرکشی کی سزا میں سرکش ہواان پر مسلط کر دی گئی جوان میں سے ایک اٹھا کر آسان کی بلندی کی طرف لے جاتی اور وہاں سے گراتی جس سے سرالگ ہو جاتا اور دھڑ الگ گر جاتا۔ پہلوگ یمن کے ملک میں عمان اور حضر موت میں رہتے تھے۔ ادھرادھر نکلتے اور لوگوں کو مار پیدے کر جر آ و تہر آبان کے ملک و مال پر عاصبانہ قبضہ کر لیت سارے کے سارے بت پرست تھے حضرت ہوڈ جوان کے شریف خاندانی شخص تھے ان کے پاس میں دسالت لے کر آئے اللہ کی تو حید کا تھی میں شرک سے ردکا کوگوں پر ظلم کرنے کی برائی سمجھائی کی نظر انہوں نے اس نفیحت کو تبول نہ کیا مقابلے برتن گئے اور اپنی تو حید کا تھی۔

موبعض لوگ ایمان لائے تھے لیکن وہ بھی بیچارے جان کے خوف سے پوشیدہ رکھے ہوئے تھے ہاتی لوگ بدستورا پئی ہے ایمانی اور نالفانی پر جےرہے خواہ نواہ فوقیت ظاہر کرنے گئے بیکار عمارتیں بناتے اور پھولے نہاتے۔ ان سب کا موں کواللہ کے رسول (حضرت ہود) نا پیند فرمات 'انہیں روکتے' تقویٰ کی اور اطاعت کی ہدایت کرتے' کیکن ہے بھی تو انہیں ہے دلیل بتاتے' بھی انہیں مجنوں کہتے۔ آپ اپنی برات ظاہر کرتے اور ان سے صاف فرماتے کہ جھے تہاری قوت وطاقت کا مطلقا خوف نہیں' جاؤتم سے جوہو سکے کرلؤ میر ابحروسہ اللہ پر سے اس کے سوانہ کوئی بھروسے کے لائن' نہ عبادت کے قابل' ساری مخلوق اس کے سامنے عاجز پست اور لاچار ہے' بچی راہ اللہ کی راہ ہے آخر ہو جا کہ چند آدمیوں جب سیا پئی برائیوں سے باز نہ آئے تو ان پر بارش نہ بر سائی گئی تہن سال تک قط سائی رہی' زچ ہو گئے' تگ آگے' آخر یہ ہو چا کہ چند آدمیوں کو بیت اللہ شریف بھیجیں' وہ وہاں جا کر اللہ سے دعا کیں کریں۔ بہی ان کا دستور تھا کہ جب کی مصیبت میں پھنس جاتے تو وہاں وفد بھیجے۔ اس وقت ان کا قبیلہ عمالی تی وہ مادی ہیں تھی جس کا ماروں اس نام جا ہدہ بین میں میں بی میں جس کے ان کا مرداراس زمانے میں معاویہ بن بی کرتھا۔ اس کی ماں قوم عادیہ میں بھی جس کی نام جاہدہ بنت جبیری تھا۔

عاد یوں نے اپنے ہاں سے سر اشخاص کو نتی کر کے بطور وفد کے شریف کوروانہ کیا ' یہاں آ کر بید معاویہ کے مہمان ہے ' پر تکلف دوتوں کے اڑا نے ' شراب خوری کرنے اور معاویہ کی دوتوں کا گا تا سنے بیں اس بے خودی سے مشخول ہو گئے کہ پورا ایک مہینہ گذر گیا' انہیں اپنے کام کی طرف مطلق توجہ نہ ہوئی' معاویہ ان کی بیروش دیکھ کر اورا نی تو م کی بری حالت سامنے رکھ کر بہت کر حتا تھا' کیس بیمہان نوازی کے خلاف تھا کہ خودان سے کہتا کہ جاؤ - اس لئے اس نے پچھاشعار کے اوران ہی دونوں کنیزوں کو یاد کرائے کہ وہ یہی گا کر انہیں نوازی کے خلاف تھا کہ خودان سے کہتا کہ جاؤ - اس لئے اس نے پچھاشعار کے اوران ہی دونوں کنیزوں کو یاد کرائے کہ وہ یہی گا کر انہیں سنا کیں – ان شعروں کا مضمون بیتھا کہا ہے گو جو قوم کی طرف سے اللہ سے دعا کیں کرنے کے لئے بیسے گئے ہواللہ عاد یوں پر بارش برسائے جو آئ تی قط سالی کی وجہ سے تباہ ہو گئے ہیں بچو کے ہیں بچو کے ہیں بور ہے ہیں بورڈ ھے نیچ' مرد محورتیں تباہ حال پھر رہے ہیں یہاں تک کہ بولنا چالنا ان پر دو بھر ہوگیا ہے - جنگلی جانور آن کی آ یا دیوں میں بھر رہے ہیں کیونکہ کی عاد کی میں آئی قوت کہاں کہ وہ تیر چلا سک کیان افسوس کہ تھی تھر نے میں مانے اور دعا کیں انگر افسوس کہ تھی تے میں باللہ تعالی نے شخول میں منہمک ہو گئے اور بے فائدہ وقت ضائع کرنے گئے تم سے زیادہ براوفد دنیا میں کوئی نہ ہوگا – یا درکھوا گراب مشروع کیس اللہ تعالی نے نہوٹ کی خدرتیں میں گئے اور دعا کیں مانگر کی میں تھی تھر اور ایک آ واز آئی کہ ان میں سے ایک افتار کی کی ان میں میں ان کی کہان باپ کونہ بینے کو میں تھی تھے ان پر وہ عذا ب نہیں آئے ہے گئے بہی باق

رہادرانبی میں سے عاد اُخریٰ ہوئے اس وفد کے سردار نے سیاہ بادل پیند کیا تھا جواس وقت عادیوں کی طرف چلا اس محف کا کائم قبل بن غز تھا۔ جب یہ بادل عادیوں کے میدان میں پہنچا جس کا نام مغیث تھا تو اسے دیکھ کروہ لوگ خوشیاں منانے لگے کہ ابر سے پائی ضرور بر کے گا والانکہ بیدہ تھا جس کی بیلوگ نبی کے مقابلہ میں جلدی مچارہ سے جس میں المناک عذاب تھا ، جو تمام چیز دل کوفنا کردیے والاتھا سب سے پہلے اس عذاب اللی کوایک عورت نے دیکھا جس کا نام ممید تھا یہ چی ارکر بیہوش ہوگئ جب ہوش آئی تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کہا آگ کا مجورت ہوا تھا جے فرشتے تھیٹے چلے آتے تھے۔ برابرسات راتیں اور آٹھ دن تک بیر آگ والی ہوا ان پر برستار ہا، تمام عادیوں کاستیاناس ہوگیا۔

حضرت ہودعلیہ السلام اور آپ کے موٹن ساتھی ایک باغیج میں چلے گئے دہاں اللہ نے انہیں محفوظ رکھا' وہی ہوا' مضنڈی اور بھینی ہوکران کے جسموں کوگئی رہی جس سے روح کو تازگی اور آ تکھوں کوشنڈک پہنچی رہی۔ ہاں عادیوں پراس ہوانے شکباری شرع کردی' ان کے دہاغ بھٹ گئے' آ خرانہیں اٹھا اٹھا کرد ہے پٹیا' سرالگ ہو گئے دھڑ الگ جاپڑئے' یہ ہوا سوار کوسواری سمیت ادھرا ٹھا لیتی تھی اور بہت او نچالے جاکرا سے اوندھاد ہے پٹنی تھی' یہ سیاتی بہت غریب ہے اور اس میں بہت سے فوائد ہیں۔ عذاب اللی کے آ جانے سے حضرت ہوڈ کو اور مومنوں کو نجات لگی رحمت جی ان کے شامل صال رہی اور باقی کفاراس بدترین سرا ہیں گرفتار ہوئے۔

منداحد میں ہے حضرت حارث بحری رضی اللہ عند فرماتے ہیں میں اپنے ہاں ہے رسول اللہ علی کی خدمت میں علا بن حضری کی شکایت لے کر چلا - جب میں ربذہ میں پہنچا تو بنو تمیم کی ایک بڑھیا تا چار ہو کر بیٹھی ہوئی ملی بجی دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے رسالت ماب میں پہنچا دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے رسالت ماب میں پہنچا دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے اپنے اونٹ پر بٹھا لیا اور مدینے پہنچا و یکھا کہ مجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے ساجہ جنڈ ہے لہرا رہے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ تحضرت علی ہے کہا مضور علیہ حضرت علی اسے تعواد لئکا کے کھڑے وربن عاص رضی اللہ عنہ کی منزل میں تشریف لے کئے میں آپ کے چیچے اللہ عنہ کی منزل میں تشریف لے کئے میں آپ کے چیچے چلا گیا اجازت طلب کی اجازت می جب میں نے اندرجا کرسلام کیا تو آپ نے جھے دریا فت فرمایا کیا تم میں اور بوتیم میں پھی چھے چشک ہے؟ میں نے کہا محضوراس کے دمددارو ہی ہیں میں اب حاضر خدمت ہور ہاتھا تو راستے میں قبیلہ تمیم کی ایک بڑھیا عورت مل تی جس کی ایک بڑھیا ہوئی جس کیا سے بھی اندرآ نے کیا ایک بڑھیا عورت مل تی جس کی ایک بڑھیا ہوئی ہوئی ہے آپ سے اس مواری وغیرہ نہی اس نے جمھے درخواست کی اور میں اے اپنی سواری پر بٹھا کر یہاں لیا یا ہوں وہ درواز سے پر بیٹھی ہوئی ہے آپ پاس سواری وغیرہ نہی اس نے جمل اور اسے بھی اندرآ نے کی اجازت دی۔

میں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں اور بنو تمیم میں کوئی روک کر دیجئے 'اس پر بڑھیا تیز ہوکر بوئی اگر آپ نے ایسا کر دیا تو پھر آپ کے ہاں کے بہاں کے بہاں کہ بہری اور میری تو وہی شل ہوئی کہ بکری اپنی موت کو آپ اٹھا کر لے گئ میں نے بہاں پہنچایا 'مجھے اس کے انجام کی کیا خبرتھی ؟ اللہ نہ کرے کہ میں بھی عادی قبیلے کے وفد کی طرح ہوجاؤں' تو حضور نے میں نے ہی تجھے یہاں پہنچایا 'مجھے اس کے انجام کی کیا خبرتھی ؟ اللہ نہ کرے کہ میں بھی عادی قبیلے کے وفد کی طرح ہوجاؤں' تو حضور نے مجھے دریا فت فرمایا کہ بھئی عادیوں کے وفد کا تصد کیا ہے؟ باوجود بکہ آپ کو جھے نے یادہ اس کا علم تھا' لیکن یہ بچھ کر کہ اس وقت آپ با تیں کرنا چاہتے ہیں' میں نے قصد شروع کردیا کہ حضور بھی وقت عادیوں میں قبط سالی نمودار ہوئی تو انہوں نے قبل نامی ایک مختص کو بطور قاصد کے بہت اللہ شریف دعا وغیرہ کرنے کے لئے بھیجا' یہ معاویہ بن بکر کے ہاں آ کرمہمان بنا' یہاں شراب و کہا باور راگ رنگ

وَإِلَى مُمُودُ اَحَاهُمْ صَلِمَ قَالَ يَقُوهُمْ اَعْبَدُوا اللهُ مَا لَكُمُ مِّنَ اللهِ غَيُرُوا قَدُ جَاءَ تَكُمُ رَبِيْنَةٌ مِّنَ رَبِّكُمْ اللهِ كَاءَ تَكُمُ رَبِيْنَةٌ مِّنَ رَبِّكُمْ اللهِ كَافَةُ اللهِ لَكُمُ اللهِ قَادُرُوهَا تَأْكُلُ فِي آرُضِ اللهِ وَلَا تَمَسُّوهُا بِسُوّعُ فَيَا خُدُكُمْ عَذَا كُالِيُكُرْهُ وَلَا تَمَسُّوهُا بِسُوّعُ فَيَا خُدُكُمْ عَذَا كُالِيكُرُهُ

شمودیوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا جس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگواللہ کی عبادت کروٴ تمہارا کوئی معبوداس کے سوانہیں یقینا تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل بھی آ چکی اللہ کی بیاؤٹنی تمہارے لئے نشان ہے اسے آزاد کردو کہ بیاللہ کی زمین میں چرتی چکتی رہے خبر داراہے کی قتم کی تکلیف نہ کہنجا تا کہ تمہیں دردناک عذاب آ د بوچیں 🔿

شمود کی قوم اور اس کا عبرت ناک انجام: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵) علمائے نسب نے بیان کیا ہے کہ شمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح ' پید بھائی تھا جد بس بن عامر کا -ای طرح قبیلہ طسم بیسب خالص عرب تھے۔ حضرت ابرا جیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پہلے شمود کی عادیوں کے بعد ہوئے ہیں' ان کے شہر حجاز اور شام کے درمیان واد کی القر کی اور اس کے اردگر دمشہور ہیں۔ سند ہ ھیل تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ تنظیفہ ان کی اجاز بستیوں میں سے گزرے تھے۔ منداح میں ہے کہ جب حضور عیافیہ تبوک کے میدان میں انترے لوگوں نے شمود یوں کے گھروں کے باس ڈیرے ڈالے اور انہی کے کنوؤں کے پانی ہے آئے گوند ھے ' ہانڈیاں چڑھا کیں' تو آپ نے تھام دیا کہ سب ہانڈیاں الت دی جا کیں اور گذرہے ہوئے آئے اور گئی ہوئے کی اور ٹنی کے اور شرح سے حضرت صالح کی اور ٹنی بائی ہی تھی اور فر مایا' آئندہ عذاب والی بستیوں میں پڑاؤنہ کیا کر و' کہیں ایسانہ ہو کہ اس عذاب کے شکار تم بھی بن جاؤ۔

ایک روایت میں ہان کی بستیوں ہے روتے اور ڈرتے ہوئے گذرو کہ مباداوہ ی عذاب تم پر آ جا کیں 'جوان پرآ ئے تھے۔ اور روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک میں لوگ بہ عجلت ہجر کے لوگوں کے گھروں کی طرف لیک آ پ نے ای وقت یہ آ واز بلند کرنے کا کہا الصلوة حامعة 'جب لوگ جمع ہو گئے تو آ پ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے گھروں میں کیوں گھے جارہے ہوجن پر غضب اللی نازل ہوا' راوی حدیث الوکوٹ فرماتے ہیں' رسول اللہ سے اللہ میں ایک نیزہ تھا۔ میں نے یہ من کرع ض کیا کہ یا رسول اللہ سے اللہ عقافی 'ہم تو صرف تعجب کے طور پر انہیں و کیھنے چلے گئے سے آ پ نے فرمایا میں تہمیں اس سے بھی تعجب خیز چیز بتار ہا ہوں' تم میں سے بی ایک شخص ہے جو تہمیں وہ چیز بتار ہا ہوں 'تم میں سے بی ایک شخص ہے جو تہمیں وہ چیز بتار ہا ہے جو

گذرچیس اور وہ خبریں دے رہاہے جوتبہارے سامنے ہیں اور جوتبہارے بعد ہونے والی ہیں پس تم ٹھیک ٹھاک رہوا ورسید ھے جلے جاؤ' تمہیں بھی عذاب کرتے ہوئے اللہ تعالی کوکوئی پرواہ نہیں یا در کھؤالیے لوگ آئیں گے جواپی جانوں ہے کسی چیز کو دفع نہ کرسکیں ہے۔ حضرت ابوكبورها نام عمر بن سعد ہے اور كہا گيا ہے كہ عامر بن سعد ہے - واللہ اعلم ايك روايت ميں ہے كہ ججركى بتى كے ياس آتے ہى حضور عليات نے فرمایا معجزے نبطلب کرو دیکھوقوم صالح نے معجزہ طلب کیا جوظام رہوا یعنی اوٹنی جواس راستے سے آتی تھی اوراس راستے سے جاتی تھی' لیکن ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتانی کی اور اونٹنی کی کوچیس کاٹ دیں ایک دن اونٹنی ان کا یانی پیٹی تھی اور ایک دن بیسب اس کا دودھ پیتے تھے اس اونٹی کو مار ڈالنے پران پرایک چیخ آئی اوریہ جتنے بھی تھےسب کے سب ڈھیر ہو گئے؛ بجز اس ایک مخص کے جوحرم شریف میں تھا لوگوں نے بوج پھا'اس کا نام کیا تھا؟ فرمایا ابورغال' یبھی جب حدحرم سے باہرآ یا تو اسے بھی وہی عذاب ہوا۔ یہ حدیث صحاح ستہیں تو نہیں لین ہے سلم شریف کی شرط رہے آیت کا مطلب ہے ہے کہ شودی قبیلے کی طرف سے ان کے بھائی حضرت صالح علیه السلام کونی بنا کر بھیجا گیا۔ تمام نبیوں کی طرح آپ نے بھی اپنی امت کوسب ہے پہلے تو حیدالہٰی سکھائی' کہ فقط اس کی عبادت کریں' اس کے سوااورکوئی لائق عبادت نہیں-اللہ کا فرمان ہے جتنے بھی رسول آئے سب کی طرف یہی وحی کی جاتی رہی کہ میرے سواکوئی معبود نہیں صرف میری ہی عبادت کرو-اور ارشاد ہے ہم نے ہرامت میں رسول بھیج کہ اللہ ہی کی عبادت کرواوراس کے سوااوروں کی عبادت سے بچو-

وَإِذْكُرُوۡۤاِ اِذۡ جَعَلَكُمۡ خُلَفَآءً مِنْ بَعۡدِ عَادٍ قَ بَوَّأَكُمۡ فِي الأرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَّتَنْحِثُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذَكُرُوٓ الآءِ اللهِ وَلا تَعْتَوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿ قَالَ الْمَلَلُ الَّذِيْنَ الْسَتَكُبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِيْنِ السُّتُضْعِفُوا لِمَنْ امَن مِنْهُمْ اتَّعَلَّمُونَ آنَّ صلِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهُ قَالُوَّا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۞

یا د کرلوکہ اللہ نے عادیوں کے بعد تہمیں خلیفہ بنایا ہے اور تمہیں الی زمین میں بسایا ہے کہتم اس کے زم جھے میں محلات بنار ہے ہواور پہاڑوں کوتر اش کر مکانات بناتے ہو پستم اللہ کی نعتوں کو یا دکرواور فسادی بن کرز مین میں تباہی ہر پا کرتے نہ پھرو 🔿 اس کی قوم کے سرکش سر داروں نے قوم کے کمزور ایمان داروں سے کہا کہ کیا جمہیں صالح کے رسول اللہ ہونے کا پوراعلم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہاں ہم تو جس شریعت کے ساتھ وہ بیسجے گئے یں'ایمان رکھنے والے ہیں O

(آیت: ۱۳ ـ ۵۵) حضرت صالح فرماتے ہیں او گوتمہارے پاس دلیل الی آچکی جس میں میری سچائی ظاہر ہے ان او گول نے حضرت صالع ہے یہ بجزہ طلب کیا تھا کہ ایک منگلاخ چٹان جوان کی کہتی ہے ایک کنارے پڑی تھی جس کا تام کا تبہ تھا'اس ہے آ یہ ایک ا دنٹنی زکالیں جوگا بھن ہو(دو دھ دینے والی ادنٹنی جودس ماہ کی حاملہ ہو) حضرت صالح نے ان سے فر مایا کہا گرابیا ہوجائے توتم ایمان قبول کرلو بلنا شروع کیااور چنج گئی اس کے چی ہے ایک اوٹٹی نمودار ہوئی' اسے دیکھتے ہی ان کے سردار جندع بن عمرونے تو اسلام قبول کرلیا اور اس کے

قَالَ الْآذِنِنَ اسْتَكُبَرُوْ اِنَا بِالَّذِيْ امَنْتُمْ بِ الْخِوْرُونَ الْفَالُوْ الْسَاقَةُ وَعَتَوْاعُنَ آمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْ الْطَلِحُ الْمُرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْ الْطَلِحُ الْمُرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْ الْطَلِحُ الْمُرْسِلِينَ الْمُؤْمِلِينَ السَّحْوَا فِي دَارِهِمْ جَيْمِينَ الْمُؤْمِلُينَ الْمُؤْمِلُينَ الْمُؤْمِلُينَ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلِينَ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلِينَ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلِينَ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلِينَ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُلْمُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولِ الْمُؤْمِلِيلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُلْمُ الْمُؤْمِلُلِمُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولِ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُلُولُ الْمُؤْمِلُلِمُ الْمُل

جن لوگول نے سرکٹی کی تھی انہوں نے کہا کہتم جس پرائیمان لائے ہو ہم اس کے مکر ہیں 0 پس انہوں نے اونٹی کو مارڈ الا اور اپنے پرورد گار کے تھم سے سرتا لی کی اور کہنے گئے کہ اے صالح جن عذابوں سے تو ہمیں دھمکا تا رہتا ہے اگر تو ٹی الواقع پیٹیبروں میں سے ہے تو آئیس ہم پر نازل کردے 0 پس انہیں زلز لے نے آ پکڑا جس سے وہ اپنے گھروں میں بی زانو پراوند ھے گرے ہوئے مردے رہ گئے 0

(آیت: ۱عد) پنانچ قرآن کریم میں ہے فکڈ بُوہُ فعَقَرُو ها الْح قوم صالح نے اپنے نبی کو جھالا یا اور او ٹنی کی کوچیں کاٹ کر اسے مارڈ الا اُتوان کے پروردگارنے ان کے گناہوں کے بدلے ان پر ہلاکت نازل فر مائی اور ان سب کو کیساں کردیا اور آیت میں ہے کہ ہم نے شود یوں کو او ٹنی دی جو ان کے گئا ہوں کے بدلے ان پر ہلاکت نازل فر مائی اور ان سب کو مایا کہ انہوں نے اس او ٹنی کو ہم نے شود یوں کو او ٹنی دی جو ان کے لئے پوری سجھ بوجھ کی چیز تھی کیکن انہوں نے اس پرظلم کیا 'یہاں بھی فر مایا کہ انہوں نے اس او ٹنی کو مارڈ الا 'پس اس فعل کی اسا اور سارے بی قبیلے کی طرف ہے جس سے صاف ملا ہر ہے کہ چھوٹے پر سب اس امر پر شفق تھے امام ابن جریز و غیر و کا فرمان ہے کہ اس کے قل کی وجہ یہ ہوئی کہ عنیز و بنت غنم بن مجلوجوا کی بردھیا کا فروشی اور حضر سے صاف گئا ہم ہوئی تھی اس کی لڑکیاں بہت خوبصورت تھیں اور تھی بھی ورت مالدار 'اس کے خاوند کا نام و داب بن عمر و تھا جو جمود یوں کا ایک سر دار تھا 'یہ بھی کو تن کے علاوہ مال اور حسب نب میں بردھی ہوئی کا فرقا اس کی لڑکیاں بہت خوبصورت تھی جس کا نام صدقہ بنت مجا بین ذہیر بن عقارتھا 'یہ بھی جس کے علاوہ مال اور حسب نب میں بردھی ہوئی کا فرقا اس کا خاوند مسلمان ہو گیا تھارشی اللہ تعالی عنہ اس سرکش عورت نے خاوند کو چھوڑ دیا – اب یہ دونوں عور تیں لوگوں کو اکساتی تھیں کہ کو تی کا مورت نے ایک شخص حباب کو بلایا اور اسے کہا کہ میں تیرے گھر آام دوہو جائے اور حضرت صال کے علیہ السلام کی او ٹنی کوئل کرد ہے -صدقہ نامی عورت نے ایک شخص حباب کو بلایا اور اسے کہا کہ میں تیرے گھر آ

جاؤل گی اگر تواس او مٹنی کول کردئے لیکن اس نے اٹکار کردیا 'اس پراس نے مصدع بن مہرج بن محیا کو بلایا جواس کے چیا کالڑ کا تھا اور اسے اس بات پرآ مادہ کرلیا۔ بیضبیث اس کے حسن و جمال کامفتوں تھا'اس برائی پرآ مادہ ہوگیا۔ادھرعنیز ہنے قدار بن سالف بن جذع کو بلا کر اس سے کہا کہ میری ان خوبصورت نو جوان کڑ کیوں میں ہے جسے تو پیند کرئے اسے میں تخفیے دے دوں گی اس شرط پڑ کہا س اونٹی کی کوچیں کا نے ڈال میے خبیث بھی آ مادہ ہوگیا' میتھا بھی زنا کاری کا بچے (زناکی پیدادار)' سالف کی اولا دمیں نہتھا' جیسان نامی ایک مخص سے اس کی بدکار ماں نے زنا کاری کھی 'بیاس سے پیداہوا تھااب دونوں چلے اوراہل شموداور دوسرے شریروں کو بھی اس پرآ مادہ کیا چنانچے سات مخف اور بھی اس پر آمادہ ہو گئے اور بینوفسادی مخص اس بدارادے پرال مکئ جیسے قرآن کریم میں ہے و کان فیی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهُطٍ یُّفُسِدُوُ ذَ فِی الْاَرُضِ وَلَا یُصُلِحُوُنَ اسْشِرِیم فَیْض شے جن میں اصلاح کا مادہ بی ندھا سراسرفسادی ہی نتے چینکہ بیلوگ توم کے سروار تنے ان کے کہنے سننے سے تمام کفار بھی اس پر راضی ہو گئے اور انٹنی کے واپس آنے کے راہتے میں بید دنوں شریرا پی اپنی کمین گا ہوں میں بیٹھ گئے جب افٹی نکلی تو پہلے مصدع نے اسے تیر مارا جواس کی ران کی ہڈی میں پیوست ہو گیا اس وقت عفیز ہ نے اپنی خوبصورت لڑکی کو کھلے منہ قدار کے پاس بھیجا' اس نے کہا' قدار کیا دیکھتے ہوا ٹھواوراس کا کام تمام کردو' بیاس کی شکلند کیھتے ہی دوڑااوراس کے دونوں پچھلے یاؤں کا نے دیئے اونٹنی چکرا کرگری اور ایک آواز نکالی جس سے اس کا بچے ہوشیار ہو گیا اور اس راستے کو چھوڑ کر پہاڑی پر چلا گیا -ادھرقد ارنے اونٹنی کا گلاکا ف دیا اور وہ مرگئ اس کا بچہ پہاڑی چوٹی پرچڑھ گیا اور تین مرتبہ بلبلایا -

حسن بصری فرماتے ہیں-اس نے اللہ کی سامنے اپنی مال کے قبل کی فریاد کی مجرجس چٹان سے نکلاتھا' اسی میں سا کیا- بیروایت بھی ہے کہ اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ ہی ذبح کر دیا گیا تھا- واللہ اعلم حضرت صالح علیہ السلام کو جب بینچر پنچی تو آپ محبرائے ہوئے موقعہ پر بنیخ دیکھا کہ اوٹٹی بے جان بڑی ہے آپ کی آ تھوں سے آنسونکل آئے اور فرمایا 'بس اب تین دن میں تم ہلاک کر دیتے جاؤ کے ہوا بھی یمیٰ بدھ کے دن ان لوگوں نے اونٹنی کو آل کیا تھا اور چونکہ کوئی عذاب نہ آیا' اس لئے اتر اسکے اور ان مفسدوں نے ارادہ کرلیا کہ آج شام کو صالح كوبھى مار ڈالؤاگر واقعى ہم ہلاك ہونے والے ہى ہيں تو پھريد كيوں بچار ہے؟ اوراگر ہم پرعذاب نہيں آتا تو بھى آؤروز روز كے اس مجنجمٹ سے پاک ہوجا تیں-

چنانچ قرآن کریم کابیان ہے کدان لوگوں نے مل کرمشورہ کیا اور پھرفتمیں کھا کر اقرار کیا کدرات کوصالح کے گھر پر چھایہ مارواور اسے اور اس کے گھر انے کوتہہ تیج کرواور صاف اٹکار کردو کہ ہمیں کیا خبر کہ کس نے مارا؟ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے ان کے اس مکر کے مقابل ہم نے بھی مرکیااور بیدہارے مرسے بالکل بے خبرر ہے اب انجام دیکھولو کہ کیا ہوا؟ رات کو بیا بنی بدنیتی سے مفترت صالح کے کعر کی طرف چلے آپ کا گھر پہاڑ کی بلندی پرقعا' ابھی بیاو پر چڑھ ہی رہے تھے کہاو پر سے ایک چٹان پھر کی لڑھکتی ہوئی آئی اورسب کو ہی چیں ڈالا ان کا توبیہ حشر ہوا ادھر جعرات کے دن تمام شمود یوں کے چہرے زرد پڑ گئے جمعہ کے دن ان کے چہرے آگ جیسے سرخ ہو گئے اور ہفتے کے دن جومہلت کا آ خری دن تھا'ان کے مندسیاہ ہو گئے۔ تین دن جب گذر گئے تو چوتھا دن اتو ارضح ہی منبح سورج کے روش ہوتے ہی او پر آسان سے تخت کڑا کا ہوا جس کی ہولناک دہشت انگیز چنگھاڑنے ان کے کلیج بچاڑ دیئے ساتھ ہی نیچے سے زبر دست زلزلیآیا' ایک ہی ساعت میں ایک ساتھ ہی ان سب کا ڈھیر ہوگیا' مرُ دوں سے مکانات' بازار' گلی' کو ہے بھر گئے' مردُ عورت' بچے' پوڑھے اول سے آخرتک سارے کے سارے تباہ ہو مے شان رب دیکھئے کہ اس واقعہ کی خبر دنیا کو پہنچانے کے لئے ایک کا فرہ عورت بیادی گئ بیمی بڑی خبیثہ تمی معزت صالح علیہ السلام کی عدادت کی آگ سے بھری ہو نکھی اس کی دونوں ٹائلیں نہیں تھیں لیکن ادھر عذاب آیا ادھراس کے یاؤں کھل مجے اپنی ستی سے سر پٹ بھاگی

اور تیز دوڑتی ہوئی دوسرے شہر پیچی اور وہاں جا کران سب کے سامنے ساراوا قعہ بیان کر ہی چکنے کے بعدان سے یانی مانگا-ابھی پوری پیاس بھی نبجھی تھی کہ عذاب الٰہی آپڑااوروہیں ڈھیرہوکررہ گئی۔ہاںابودغال نامی ایک شخص اور پچ گیا تھاپہ یہاں نہ تھاحرم کی پاک زمین میں تھا' لیکن کچھ دنوں کے بعد جب بیابی کسی کام کی غرض سے حد حرم سے باہر آیا' ای وقت آسان سے پھر آیا اور اسے بھی جہنم واصل کیا شمود یوں میں سے سوائے حضرت صالح اوران کے مومن صحاب^ہ کے اور کوئی بھی نہ بچا-ابود عال کا واقعہ اس سے پہلے حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔قبیلہ ثقیف جوطائف میں ہے مذکور ہے کہ بیاس کی سل سے ہیں۔عبدالرزاق میں ہے کہ اس کی قبر کے پاس سے رسول کریم عظام جب گذر سے تو فر مایا جانتے ہو یکس کی قبر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اوراس کے رسول کوزیادہ علم ہے آپ نے فر مایا کی ابود غال کی قبر ہے ' بیا یک شمودی مخف تھا'اپنی قوم کے عذاب کے دفت بیرم میں تھا'اس وجہ سے عذاب الہی سے بچ رہائیکن حرم شریف سے فکلا تو اس وقت اپنی قوم کے عذاب سے بیبھی ہلاک ہوااور میبیں فن کیا گیا اوراس کے ساتھ اس کی سونے کی لکڑی بھی دفنا دی گئی' چنانچے لوگوں نے اس گڑھے کو کھود کراس میں ہے وہ لکڑی نکال لی-

اور صدیث میں ہے کہ آپ نے فر مایاتھا مقیف قبیلہ اس کی اولاد ہے ایک مرسل صدیث میں بھی یہ ذکر موجود ہے۔ یہ می ہے کہ آپ نے فر مایا تھا'اس کے ساتھ سونے کی شاخ وفن کردی گئی تھی' یہی نشان اس کی قبر کا ہے اگرتم اے کھودونو وہ شاخ ضرورنکل آئے گئ چنانچے بعض لوگوں نے اسے کھودااور وہ شاخ نکال لی- ابوداؤ دمیں بھی بیروایت ہے اور حسن عزیز ہے لیکن میں کہنا ہوں اس حدیث کے وصل کا صرف ا کیے طریقہ بحیر بن ابی بحیر کا ہے اور میصرف اس حدیث کے ساتھ معروف ہے اور بقول حضرت امام کیجیٰ بن معین موائے اساعیل بن الی امیہ کے اسے اس سے اور کسی نے روایت نہیں کیا' اختال ہے کہ نہیں اس حدیث کے مرفوع کرنے میں خطانہ ہو- پیعبداللہ بن عمروہی کا قول ہواور پھراس صورت میں یہ بھی ممکنات سے ہے کہ انہوں نے اسے ان دو دفتروں سے لے لیا ہو جو انہیں جنگ ریموک میں ملے تھے۔ میرے استاد شخ ابوالحجائ اس روایت کو پہلے تو حسن عزیز کہتے تھے لیکن جب میں نے ان کے سامنے یہ ججت پیش کی تو آپ نے فر مایا بے شک ان امور کا اس میں احتمال ہے۔ واللہ اعلم۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ لِقَوْمِ لَقَدُ ٱبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنَ لا تُحِبُّونَ النَّصِحِينَ ۞

حضرت صالحنے ان ہے مندموڑ لیااور فرمایا کدمیرے بھائیویش توتمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکااور تبہاری پوری خیرخواہی کی لیکن افسوس تم اپنے خیرخواہوں کواپنا

صالح عليه السلام ہلاكت كے اسباب كى نشائدى كرتے ہيں: ١٠٠ الله (آيت: ٢٥) قوم كى ہلاكت د كھيكر افسوس حسرت اور آخرى ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر پینجبری حضرت صالح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نتمہیں رب کی رسالت نے فائدہ پہنچایا ندمیری خیرخواہی ٹھکانے تکی تم اپنی بہجمی سے دوست کو دہمن سمجھ بیٹھے اور آخراس روز بدکو دعوت دے لی - چنا نچے حضرت محمد رسول اللہ عظی بھی جب بدری کفار پر غالب آئے وہیں تین دانا تک مفہرے رہے پھر رات کے آخری وقت اوٹنی پرزین کس کرآپ تشریف لے علے اور جب اس کھائی کے یاس پہنچ جہاں ان کا فروں کی لاشیں ڈالی گئ تھیں تو آپ تھبر گئے اور فرمانے گئے اے ابوجہل اے عتب اے شیب اے فلاں اے فلاں بتاؤرب کے وعديةم نے درست پائے؟ ميں نے تواين رب كفرمان كى صدافت اپنى آئكھول سے ديكھ لى حضرت عرر نے كہا كارسول الله تو يان

جسموں سے باتیں کررہے ہیں جوم دارہو گئے؟ آپ نے فرمایا'اس اللہ کی شم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں جوان ہے کہ رہا ہوں اسے بیتم سے زیادہ س رہے ہیں نکین جواب کی طاقت نہیں۔ میرت کی کتابوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا'تم نے میرا خاندان ہونے کہ رہا کہ کہ کہ خاندان ہونے ہی جھٹا یا اور کے باوجود مجھے جھٹا یا اور دوسر سے لوگوں نے جھے سیا سمجھا'تم نے رشتہ داری کے باوجود مجھے دلیں لکا لا دیا اور دوسروں نے جھے اپنے ہاں جگہ دی افسوس تم اپنے ہو کر جھ سے برسر جنگ رہے اور دوسروں نے جھے اپنے ہاں جگہ دی افسوس تم اپنے ہو کر جھ سے برسر جنگ رہے اور دوسروں نے میری المدادی ہی تم اپنے نبی کے بدترین قبیلے ہو۔ بہی حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم سے فرمار ہیں کہ میں نے تو ہمدردی کی انتہا کردی اللہ کے پیغام کی بیغ میں تم ہماری خیرخواہی میں کوئی کوتا ہی نبیس کی گئیا کہ اب میری امت برعام اٹھایا' نہ تن کی پیروی کی ندا ہے خیرخواہ کی مائی' بلکدا سے اپناد تمن سمجھا۔ بعض مضرین کا قول ہے کہ ہم نبی جب دیکھتا کہ اب میری امت برعام عذاب آنے والا ہے انہیں چھوڑ کرنگل کھڑ ابوتا اور حرم مکہ میں پناہ ایتا ۔ واللہ اللہ ا

منداحمد میں ہے کہ ج کے موقعہ پر جب رسول کریم سلط وادی عسفان پنچے تو حضرت صدیق اکبررضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ بیکونی وادی ہے؟ آپ نے جواب دیا وادی عسفان فرمایا میر سے سامنے سے حضرت ہوداور حضرت صالح علیماالسلام ابھی گذر ئے اونٹنیوں پر سوار تھے جن کی کمیلیں محبور کے چوں کی تھیں کمبلوں کے جبہند بند ھے ہوئے اور موٹی چادریں اوڑ ھے ہوئے تھے لبیک پکارتے ہوئے بیت اللہ شریف کی طرف تشریف لے جار ہے تھے کیے حدیث فریب ہے۔ صحاح ستہ میں نہیں۔

وَلُوَّطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهُ آتَا تُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا - سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ آخَدُ الْفَاحِشَةَ مَا - سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ آخَدُ الْخِلَمِيْنَ ﴿ اِنَّكُمْ لَتَا تُوْنِ الْزِجَالَ شَهْوَةً مِّنَ دُوْنِ النِّسَآءُ بَلُ آنَتُمُ قَوْمٌ مُّسَرِفُوْنَ ﴿ فَاللَّالَةُ مَا النِّسَآءُ بَلُ آنَتُمُ قَوْمٌ مُّسَرِفُوْنَ ﴾ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءُ بَلُ آنَتُمُ قَوْمٌ مُّسَرِفُوْنَ ﴾

(ہم نے ہی لوط کو بھیجا) اس نے اپنی قوم سے کہا کہتم لوگ ایسی بے حیائی کا کام کررہے ہوجوتم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کیا © کہتم عورتوں کو چھوڑ کراپنی شہوت رانی کے لئے مردوں کی طرف مائل ہورہے ہو؟ بات بیہے کہتم لوگ ہوہی صدے گذرجانے والے O

لوط علیہ السلام کی بدنصیب قوم: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۸-۱۸ ﴾ فرمان ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کو بھی ہم نے ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا، تو ان کے واقعہ کو بھی یا دکر -حضرت لوط علیہ السلام باران بن آزر کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹیج سے آپ ہی کے ہاتھ پر ایمان ہول کیا تھا اور آپ ہی کے ساتھ شام کی طرف ہجرت کی تھی - اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا نبی بنا کر سدوم نا می ہتی کی طرف بھیجا، آپ نے ان کو اور آس پاس کے لوگوں کو اللہ کی تو حیدا ورائی اطاعت کی طرف بلایا، نیکیوں کے کرنے 'برائیوں کو چھوڑ نے کا حکم دیا، جن میں ایک برائی اغلامبازی تھی جو ان سے پہلے دنیا ہے مفقود تھی، اس بدکاری کے موجد یہی ملعون لوگ سے عمرو بن دینار ؓ یہی فرمات کہ ہیں ۔ جامع دشق کے بانی خلیفہ ولید بن عبد الملک کہتے ہیں، اگر یہ خرقر آن میں نہ ہوتی تو میں اس بات کو بھی نہ ماننا کہ مردم دسے حاجت روائی کر لے - ای لئے حضرت لوط علیہ السلام نے ان حرام کا روں سے فرما یا کہ تم سے پہلے تو بینا پاک اور خبیث فعل کی نے نہیں کیا، عورتوں کو جواس کام کے لئے تھیں، چھوڑ کرتم مردوں پر رہجو رہے، اس سے بڑھ کر اسراف اور جہالت اور کیا ہوگی؟ چنا نچاور آ بے میں ہم کو تہمارے ان مہمان لاکوں نے خواب دیا کہ تمیں ان کی چاہت نہیں ہم تو تمہارے ان مہمان لاکوں کے خواباں ہیں۔ مفسرین فرماتے ہیں، جس طرح مردم دوں میں مشخول سے خورش ہی محورت وں میں مشخول ہے نہیں ان کی چاہت نہیں ہم تو تمہارے ان مہمان لاکوں کے خواباں ہیں۔ مفسرین فرماتے ہیں، جس طرح مردم دوں میں مشخول ہے نور تیں بھی عورتوں میں کھنٹی ہوئی قیس ۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قُومِهُ إِلاَّ آنَ قَالُوۤا آخْرِجُوْهُ مُرِّرِ رْيَتِكُمُ إِنَّهُمُ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۞ فَأَنْجَيْنَهُ وَآهُ لَهُ إِلَّا امْرَاتَهُ ﴿ كَانَتُ مِنَ الْغَبِرِيْنِ ﴿ وَآمْطَرُنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ١

اس کے جواب میں قوم لوط کا صرف یمی قول تھا کہ آئیں اپنے شہر سے نگال دؤیہ تو بڑے ہی پاک بازلوگ ہیں 🔾 پس ہم نے لوط کوادراس کے گھرانے کو بجز اس ک بیوی کے بچالیا' وہ بیچیے رہ جانے والوں میں رہ گئ 🔾 اور ہم نے ان پر بڑی بارش برسائی دیکھ لے کدان بدکاروں کا کیسا براانجام ہوا 🔾

(آیت: ۸۲) قوم لوط پر بھی نبی کی نصیحت کارگر نہ ہوئی 'بلکہ الٹار شنی کرنے گئے اور دلیس نکالا دینے پر تل گئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کومع ایمانداروں کے دہاں سے صحیح سالم بچالیااور تمام بستی والوں کو ذکت وپستی کے ساتھ متباہ وغارت کردیا۔ان کا بیرکہنا کہ بیرزے یا کہازلوگ ہیں الطورطعنے كے تقااوريكمي مطلب تھا كہ ياس كام سے جوہم كرتے ہيں دور ہيں چران كا ہم ميں كيا كام؟ مجابد اورابن عباس كا يهي تول ہے-لوطى تباه ہو گئے: 🏠 🏠 (آیت: ۸۳-۸۳) حضرت لوظ اوران كا كھرانداللہ كے ان عذابوں سے ني كميا جولوطيوں پر نازل ہوئے - بجز آپ کے گھرانے کے اورکوئی آپ پرائیان نہ لایا جیسے فرمان رب ہے فَمَا وَ جَدُنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتِ مِّنَ الْمُسُلِمِیْنَ لِینی وہاں جتنے مومن تنے ہم نے سب کو تکال دیا کیکن بجز ایک گھروالے کے وہاں ہم نے کسی مسلمان کو پایا ہی نہیں بلکہ خاندان لوط میں سے بھی خود حضرت لوط علیدالسلام کی بیوی ہلاک ہوئی کیونکہ یہ بدنصیب کا فرہ ہی تھی 'بلکتوم کے کا فروں کی طرف دارتھی اگر کوئی مہمان آتا تو اشاروں ہے قوم کو خرپنجادین ای لئے مفرت اوظ سے کہددیا ممیاتھا کداہے اپنے ساتھ نہ کے جانا بلکداسے خربھی نہ کرنا - ایک قول میھی ہے کہ ساتھ تو چلی تھی لیکن جب توم پرعذاب آیا تواس کے دل میں ان کی محبت آگئی اور رحم کی نگاہ سے انہیں دیھنے لگی وہیں اس وقت اس بدنھیب پر بھی عذاب آ کیالیکن زیادہ ظاہر تول پہلاہی ہے یعنی نداسے حضرت اوط نے عذاب کی خبر کی نداسے اپنے ساتھ لے سے میں باتی رہ گئ اور پھر ہلاک ہوگئ- غابرین کے معنی بھی باقی رہ جانے والے ہیں جن بزرگوں نے اس کے معنی ہلاک ہونے والے کئے ہیں ' وہ بطورلزوم کے ہیں' کیونکہ جوبا تی تنے وہ ہلاک ہونے والے ہی تنے-حضرت لوط علیہ السلام اوران کے مسلمان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شہر سے نکلتے ہی عذاب البی ان پر بارش کی طرح برس پڑا' وہ بارش' پھروں اور ڈھیلوں کی تھی جو ہرا یک پر بالخصوص نشان زدہ ای کے لئے آسان سے گرر ہے تھے۔ گو الله كي عذاب كوب انصاف لوگ دور مجمد رہ مول كيكن حقيقا ايمانيين اے يغبر آپ خود كيد ليج كدالله كى نافر مانيوں اور رسول الله كى تکذیب کرنے والوں کا کیاانجام ہوتا ہے؟ امام ابوصنیفہ فرماتے ہیں'لوطی تعل کرنے والے کواوٹچی دیوارے گرا دیا جائے' پھراو پر سے پھراؤ کر کے اسے مار ڈالنا چاہئے کیونکہ لوطیوں کواللہ کی طرف سے یہی سزادی گئی -اورعلماء کرام کا فرمان ہے کہ اسے رجم کردیا جائے خواہ وہ شادی شده مویابے شادی مو-

الم شافعی کے دوقول میں سے ایک یہی ہے۔ اس کی دلیل منداحم ابوداؤ دوتر مذی اور ابن ماجہ کی بیرحدیث ہے کررسول الله صلی الله عليه وسلم نے فرمایا ، جھےتم لوطی تعل كرتے ياؤا اسے اور اس كے نيچے والے دونوں كونل كردو-علاء كى ايك جماعت كا قول ہے كريك بحل مثل زنا کاری کے بے شادی شدہ موں تو رجم ورنہ سوکوڑے۔ امام شافعی کا دوسرا قول بھی یہی ہے۔ عورتوں سے اس تنم کی حرکت کرنا بھی چھوٹی



لواطت ہاور بداجماع امت حرام ہے بجو ایک شاذ قول کے اور بہت ی احادیث میں اس کی حرمت موجود ہے۔ اس کا پورا بیان سور ہ بقر ہی کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔

وَإِلَىٰ مَذَينَ آخَاهُمُ شُعَيْبًا قَالَ لِقَوْمِ اعْبُدُوا اللهُ مَا لَكُمْ مِّنَ اللهِ عَيْرُهُ فَدَجَاءَ ثَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنَ رَبِّكُمُ فَاوَفُوا لَكُمْ مِّنَ اللهِ عَيْرُهُ فَدَجَاءَ ثَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنَ رَبِّكُمُ فَاوَفُوا النَّكُمُ مِّنَ اللهِ عَيْرُوا وَلاَ تَعْفِيدُوا النَّكُمُ اللهِ عَيْرُ الْكُمُ وَلاَ تُفْسِدُوا النَّكُمُ اللهِ عَدَاصِلا عِمَا لالكُمُ خَيْرٌ لَكُمُ ان كُنْدُو فِي الأَرْضِ بَعْدَ اصلاحِهَا لالكُمُ خَيْرٌ لَكُمُ ان كُنْدُو فَي الأَرْضِ بَعْدَ اصلاحِهَا لالكُمُ خَيْرٌ لَكُمُ ان كُنْدُو فَي الأَرْضِ بَعْدَ اصلاحِهَا لالكُمُ خَيْرٌ لَكُمُ ان كُنْدُو فَي الأَرْضِ بَعْدَ اصلاحِهَا لالكُمْ خَيْرٌ لَكُمُ ان كُنْدُو اللهَ اللهِ عَنْدُونَ اللهُ اللهِ عَنْدُونَ اللهُ الله

مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا' انہوں نے سمجھایا کہ اے تو می بھائیؤاللہ کی عبادت کرواس کے سواتمپار اادر کوئی معبود نہیں' تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے واضح دلیل آ پیچی ابتم ناپ تول پوری کیا کرو لوگوں کوان کی چیزیں کم نددیا کرواور ملک کے سیح انتظام کے بعداس میں رخندا ندازیاں نہ کرواگر تم ایماند مارو تمہارے لئے یہی بات بہتری والی ہے 0

وَلاَ تَقَعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُونَ وَتَصُدُونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ مَنْ امَنَ بِهُ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوَا اِذْكُنْتُمَ قَلِيلًا فَكَثَرَكُمُ وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَهُ الْمُفْسِدِينَ ﴿ وَلَنْ كَانَ طَايِفَةٌ مِنْكُمُ الْمَنُوا بِالَّذِي الْسِلْتُ بِهُ وَطَابِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّى يَحْكُمُ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّى يَحْكُمُ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ



تحير الحكمين

ہر ہرراہ پر پیٹے کرلوگوں کوڈرا تا دھمکانا اوراللہ پرایمان رکھنے والوں کوراہ اللہ سے دو کنا اوراس میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چھوڑ دؤ اپنے اس وقت کو یا دکرو جبکہ تم بہت تھوڑ ہے سے سے اللہ نے تہمیں بڑھا دیا اور اور خود دیکے لو کہ فساد مچانے والوں کا کیسا پر اانجام ہوا؟ ۞ اگرتم میں سے ایک گروہ اس چیز پر ایمان لائے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہ لائے تو تم صبر کروسہار سے کام لویہاں تک کہ خود اللہ تعالی ہم میں فیصلہ فرما دے اور و مسب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ۞